گل نرگس مہدیؑ صاحب زمان

(عج اللہ فرجہ الشریف)

مولف:
حجۃ الاسلام شیخ محمد حسین بہشتی

ناشر: موسسہ قائم آل علیہم السلام

فہرست مضامین

مقدمہ: 11
امام مھدی کا مختصر تعارف 16
ولادت کیسے ھوئی؟ 17
دعائے تعجیل ظھور امام مھدی کے فوائد 19
وظائف منتظران 23
معصومین کے اسماء او ر القاب تشریفاتی اورتعارفی نہیں ہیں: 26
لقب اور کنیت میں فرق: 27
کنیت: 28
لقب : 28
امام عصر علیہ السلام کے لقب مہدی کیوں ہیں؟ 29
لوگ امام مہدی علیہ السلام کے مقابل ہوگا یا ساتھ ہونگے؟ 33
بقیۃ اللہ خیر لکم سے مراد کون ہے؟ 35
آلودگیوں کی وجہ سے دعا کا مستجاب نہ ہونا : 35
دنیا کی آخرین حکومت: 40
امام مہدی ؑ کےکنیت اور القاب: 42
موعود: 43
قائم: 43
منتقم: 44
منتظر: 44
امام غائب: 44
صاحب الامر: 44
صفات و خصوصیات: 45
حضرت امام مھدی (عج) قرآن میں : 51
حضرت امام مھدی (عج) حضرت امام حسن مجتبیٰ ؑکی نگاہ میں : 55
حضرت امام مھدی (عج) حضرت امام سجاد ؑکی نظر میں : 56
حضرت امام مھدی(عج) امام محمد باقر ؑکی نظر میں 57
حضرت امام مھدی(عج) امام موسیٰ کاظم ؑکی نظر میں : 58
حضرت امام مھدی(عج)امام رضا ؑکی نظرمیں : 58
حضرت امام مھدی (عج) امام حسن عسکری ؑکی نظر میں : 60
حضرت امام مھدی(عج) شیعوں کی نظر میں 60
حضرت امام مھدی(عج) اهل سنّت کی نظر میں 62
ابن ابی الحدید 63
علاّمه خیرین آلوسی 64
حذیفه 65
امام زمان ؑکی ابتدائی دنوں کے مشکلات 67
غیبت کا آغاز ، غیبت صغریٰ ، غیبت کبریٰ 72
الف۔ غیبت کا آغاز 72
ب۔ غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ 73

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غیبت صغریٰ 74
نوّاب امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا تعارف: 81
١۔ عثمان بن سعید عَمری 82
٢۔ محمد بن عثمان 82
٣۔ حسین بن روح نوبختی 83
٤۔ علی بن محمد سمری 83
غیبت کبریٰ کے ظاہری اسباب 84
حضرت امام زمان علیہ السلام کے طول عمر 93
حضرت امام مھدی ؑکے بارے میں ذکر شدہ احادیث کی تعداد 97
حضرت امام زمان علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر 98
امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظھور 101
حضرت امام مھدی ؑکے ظھور کی جگہ: 102
ظھور امام مھدی ؑکی حتمی علامات 104
١۔ خروج سفیانی 106
٢۔ لشکر سفیانی کا سرزمین بیداء میں دھنس جانا 108
٣۔ صیحۂ آسمانی 108
٤۔ نفس ذکیہ 110
5. خروج یمانی 111
خروج سید حسنی 113
حضرت امام مھدی ؑکے ظھور کی غیر حتمی علامتیں 115
حضرت امام رضا ؑکے کلام میں علائم ظھور 116
حضرت ولی اللہ الاعظم امام مھدی ؑکے وفادار 117
حضرت امام مھدی ؑکے پیاروں اور یاروں کو خوش خبری 118
غیبت کے زمانے میں منتظرین امام ؑکی ذمہ داریاں 119
حجت خدا اور امام مھدی ؑکی معرفت 119
تزکیہ نفس اور اخلاقی تربیت 121
امام ؑسے قلبی محبت رکھنا 122
ظھور پُرنور حضرت حجت ؑکے لئے تیاری 127
حضرت امام مھدی ؑکے انتظار کی جزاء 128
حضرت امام مھدی ؑکے ظھور کی تعجیل کے لئے دعا: 129
دعا کے لئے مناسب مقامات: 130
حضرت امام مھدی ؑکیسے قیام فرمائیں گے؟ 130
سب سے پھلے حضرت ؑکے ھاتھ بیعت کرنے والے 131
حضرت ؑکے پروگرام 132
تلوار کے سایہ میں : 132
مساوات و برابری 135
مستضعفین کی حکومت 137
انسانوں کی ذھنی اور فکری تربیت 138
بیس احادیث امام زمان ؑکے بارے میں : 140
حدیث نمبر ١: 140

حدیث نمبر ۲: 142
حدیث نمبر ۳: 142
حدیث نمبر ٤: 144
حدیث نمبر ٥: 146
حدیث نمبر ٦: 148
حدیث نمبر ۷: 149
حدیث نمبر ۸: 151
حدیث نمبر ۹: 153
حدیث نمبر ۱۰: 155
حدیث نمبر ۱۱: 157
حدیث نمبر ۱۲: 158
حدیث نمبر ۱۳: 160
حدیث نمبر ۱٤: 164
حدیث نمبر ۱٥: 165
حدیث نمبر ۱٦: 166
حدیث نمبر ۱۷: 168
حدیث نمبر ۱۸: 169
حدیث نمبر ۱۹: 169
حدیث نمبر ۲۰: 170
امام مہدیؑ کے بارے میں کچھ اشعار 172
خورشیدو زہرہ 172
آثار انقلاب 173
چراغ الفت 178
نور فروزان 180
مہدیؑ کا انقلاب 181
میرا امامؑ 183
کون و مکاں 184
میر کارواں 187
اے گل نرجس 189
فہرست منابع مآخذ 191

مشخصات کتاب

نام کتاب: گل نرگس مہدئ صاحب زمان
مولف: حجة الاسلام شیخ محمد حسین بهشتی
تدوین و تنظیم: سید سجاد اطہر موسوی
طباعت: اول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ناشر: موسسه قائم آل محمد ؑ

مقدمہ:

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں (1)

خداوند عالم کی بارگاہ اقدس میں نہایت عجزو انکساری کے ساتھ عرض گزار ہیں کہ اس عطا کردہ توفیقات سے بقیة اللّٰهی اور خیر خدائی حضرت امام زمانہ ؑکی صادقانہ خدمت کا یہ قدم ِخیر آنحضرت کے محضر مبارک میں خیر من الف خیر قرار دے اور اپنے اس منصور کی نصرت میں ناصر و مددگار رہے۔ اپنی مزجاة بضاعت اور ناچیز توان و طاقت کے مطابق ہمارا یہ اقدام اس نظریہ کے تحت ہے کہ اس طرح سے اپنے زمانے کے امام ؑکی مؤدت کا کچھ حق ادا ہو جائے ،اگر چہ جس قدر بھی اس سلسلے میں ہم سعی و کوشش کریں ،پھر بھی نہایة اس نتیجہ پر پہنچیں گے (حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا)بھر حال سعی مقدور کے مطابق بقول شاعر:

....

(1)علامہ محمد اقبال

آب دریا را اگر نتو ان کشید
ہم بقدر تشنگی با ید چشید

اور جہاں تک قبولیت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ دروازۂ کرم پر معیار قبولیت کمیت نہیں بلکہ نیت اور کیفیت ہواکرتی ہے لہٰذا اگر جوھر اخلاص عطا ہو جائے تو عمل کی قلت قبولیت سے محرومیت کا باعث نہیں ہو سکتی اور ان کی جود و سخا اور بخشش انسان کے لئے حوصلہ افزاھوتی ہے۔

(باکریمان کارھا د شوار نیست)

اس خدمت کے پیش نظر یہ حدیث قابل ذکر ہے کہ معصوم علیھم السلام فرماتے ہیں :-

(من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة الجاھلیة)(1)

"یعنی جو بھی اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے وہ جاھلیت کی موت مرتا ہے" ۔

....

(1) بحار ج ۲۳ ، صص٢٦-۹۵

لہٰذا اہل علم حضرات پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ:

اولاً :وہ خود اس عظیم معرفت کے حصول کے لئے جدو جہد و توان بذل کریں

ثانیاً: اس نور معرفت کو پھیلا کر انسانیت کی خدمت کریں ، در حقیقت یہ معرفت ایسا انمول خزانہ ہے جو توحید و وحدانیت کی صحیح معرفت کی اساس ہے۔

(اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِی نَفْسَکَ فاِ نّکَ اِن لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَکْ؛ اللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُولَکَ فَاِ نَّکَ اِن لَمْ تُعَرِّفْنِی رَسُولَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکْ؛ اللّٰھُمَّ عَرِّفِنی حُجَّتَکْ فَاِنَّکَ اِن لَمْ تُعَرِّفْنِی حُجَّتَکْ ضَلَلْتُ عَنْ دِینِی) (1)

....

(1) بحار الانوار؛ج، ۵۳، ص ۱۸۷

امام عصر ؑپر عقیدہ رکھنا صرف شیعوں تک محدود نہیں بلکہ اہل تسنّن کی اکثریت بھی اسی عقیدے کے قائل ہیں اس کی واضح دلیل بہت سی ایسی کتابیں ہیں جو حضرت امام عصر ؑکے بارے میں اہل سنت علماء اور دانشوروں نے لکھی ہیں ، لہٰذا ہم آج کے سیاسی نظریات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت امام زمان ؑکی شخصیت جو کہ شیعہ و اہل سنت کے درمیان ایک مشترک عقیدہ ہے اس کو مزید تقویت دیں ، یہ کتابچہ بھی، عدل کل، مصلح جہاں حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بارے میں مخصوص منابع اہل تشیّع اور منابع اہل تسنّن پرمبتنی ہے، کیونکہ آج اسلام دشمن طاقتوں نے اسلام اور امام زمان ؑکی شخصیت کو اپنے باطل اہداف کا نشانہ بنایا رکھاھے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظریہ امام زمان ؑکو خراب کرنے کے لئے بے بنیاد پروپیگنڈوں کی بوچھاڑ کر رکھی ہے، عقیدہ مہدویت سے خائف ہو کر مسلمانوں اور مومنین کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے باطل طاقتوں کے درھم و دینار اور ڈالر حرکت میں آئے ہوئے ہیں ، اس حوالے سے ہالی وُوڈ کی وہ فلیمیں جو امام زمان ؑکے خلاف بنائی گئی ہیں اس سازش کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آج امریکہ اور اسرائیل خط مقدم پر اس نظریہ کے خلاف تیزی کے ساتھ مخفیانہ اور اعلانا کام کررہے ہیں ایسی صورت میں ہر سچے مسلمان اور مؤمن کا فریضہ ہے کہ اپنی توان کے مطابق اس عقیدہ اور نظریہ کی حفاظت اور دفاع کے لئے کام کرے اسی ضرورت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کتابچہ کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے تاکہ ہماری نئی نسلیں دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہیں اور امام زمانہ کی معرفت حاصل کریں ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(لطف عالی متعالی)
محمد حسین بہشتیؔ
مشہد مقدّس ایران

منجئ عالم مہدئ آخر زمان(عج)

امام مہدی ؑکا مختصر تعارف
نام: محمد
لقب: مہدی (عج)
کنیت: اباالقاسم
والد ماجد: امام حسن العسکری علیہ السلام
والدہ گرامی: نرجس خاتون
جائے ولادت: سامراء
سال ولادت: 255 ھجری
مدّت عمر: خدا ہی بہتر جانتا ہے

ولادت کیسے ہوئی؟

شیعوں کے بارھویں امام ؑنے مشہور ترین قول کے مطابق شب جمعہ نیمہ شعبان 255 ھجری ق کو شہر سامرہ میں آنکھیں کھولیں -(1)

شیخ مفید علیہ الرحمہ کا قول:- آپ کے پدر گرامی حضرت امام حسن عسکری ؑکے ہاں آپ کے علاوہ نہ ظاھراً اور نہ ہی باطناً کوئی فرزند تھا۔ آپ کی حفاظت بھی خفیہ طور پر کرتے رہے(2)-

....

(1) کافی؛ ج ۱ ، ص 514
(2)المفید؛ ص 346

اس نیمہ شعبان 1432 ھجری کو حضرت امام زمانہ ؑکی غیبت کے 1177 سال مکمل ہو رہے ہیں ۔ جب تک خدا چاہے یہ تسلسل جاری و ساری رہے گا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ ؑکی والدہ گرامی کا اسم مبارک نرجس خاتون ھے البتہ سوسن ،صیقل، ملیکا بھی کہا جاتا ھے (1) آپ "یوشع " کی بیٹی تھیں ، دادھیال کے اعتبار سے قیصر روم کی پوتی تھیں اور نانیھال کے اعتبار سے حضرت عیسیٰ مسیح کے جانشین جناب شمعون کی نواسی ھوتی تھیں حضرت نرجس خاتون معجز انہ طریقہ سے حضرت امام حسن عسکری ؑکے تحت عقد آگئی (2)

....

(1) الصدوق؛ ص 432
(2) کمال الدین و تمام النعمۃ؛ ج 2 , ص 423، 417

اھل بیت علیم السلام کے دشمن بنی امیہ اور بنی عباس کے حکمران حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے نام سے بھت ڈرتے تھے کیونکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام کی طرف سے اس طرح کی روایت نقل ھوئی تھی کہ خاندان پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاھرین علیھم السلام میں سے ایک شخص بنام مھدی ؑظلم و ستم کے خلاف اٹھ کھڑے ھونگے اور ظلم و ستم کا قلع قمع کریں گے۔ لہٰذا یہ ظالم لوگ اس انتظار میں تھے کہ یہ جب دنیا پر آئے تو اسے فوراً قتل کر ڈالیں ۔
حضرت امام محمد تقی ؑکے بعد آھستہ آھستہ ظلم و ستم میں اضافہ ھوتا گیا اور خاندان عصمت و طھارت پر دنیا تنگ ھوتی گئی یھاں تک کہ حضرت امام حسن عسکری ؑکے زمانے میں یہ ظلم وبر بریت اپنے عروج کو پھنچ چکاتھا۔ امام حسن عسکری ؑکی پوری زندگی ،شھر سامراء میں فو جی چھاؤنی میں حکومت کے زیرنظرر ھے۔حضرت امام حسن عسکری ؑکے گھر میں معمولی رفت وآمد، حکومت سے مخفی نہ تھی؛ ایسی صورت حال میں آخرین حجت خدا حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کیسے آشکار طریقے سے دنیا میں آتے؛ لہٰذا جب آپؑ کی ولادت نزدیک ھوئی تو حضرت نرجس خاتون میں حاملگی کے کوئی آثار موجود نہ تھے۔ حضرت امام حسن عسکری ؑنے فرمایا:۔ خدا کی قسم !میرے فرزند کی غیبت اتنی طولانی ھوگی کہ لوگ اس وقت تک ھلاکت سے نجات نھیں پاسکیں گے جب تک وہ میرے فرزند کی امامت پر ثابت قدم نہ رھیں اور ان کے ظھور کے لئے دعا کرتے نہ رھیں ۔ (1)

....

(1) الصدوق؛ ج 2،ص 444- 434

منجیٔ عالم مھدیٔ آخر زمان(عج)

دعائے تعجیل ظھور امام مھدی ؑکے فوائد
حضرت امام زمان ؑنے فرمایا:۔ میرے ظھور کی تعجیل کے لئے کثرت سے دعا کیا کریں کیونکہ اسی میں تمھارے لئے فرج(آسانی) ھے۔

1. نعمتوں میں اضافہ ھوگا۔
2. یہ اظھا،ر محبت قلبی کی علامت ھے۔
3. ائمہ طاھرین علیھم السلام کے فرامین کو زندہ کرنا ھے۔
4. شیطان کے لئے پریشانی کا باعث ھے۔
5. خداوند عالم کے دین کو زندہ رکھتا ھے۔
6. حضرت کی دعا شامل حال ھونے کا موجب ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7. اجر رسالت کو ادا کرنا ھے۔
8. خداوند عالم کی اطاعت کرنا ھے۔
9. دعا قبول ھونے کی علامت ھے۔
10. بلائیں دور ھو جائیں گی۔
11. رزق میں وسعت کا باعث ھے۔
12. گناھوں کے پاک ھونے کا سبب ھے۔
13. پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں میں شامل ھو جائیں گے۔
14. امامؑ کا ظھور پر نور جلد ھو جائے گا۔
15. دین خدا کی مدد و نصرت کرنے والوں میں سے ھونگے۔
16. اھل بھشت میں سے ھونگے۔
17. دعا اولو الامر کی اطاعت ھے۔
18. قیامت کے دن حساب و کتاب میں آسانی ھو گی۔
19. دعا بھترین عبادت ھے۔
20. شعائر اللہ کی تعظیم ھے۔
21. پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ھو گی۔
22. برائی اچھائی میں بدل جائے گی۔
23. اھل زمین کے عذاب میں کمی واقع ھو گی۔
24. خداوند کریم کی رحمت شامل حال ھو گی۔
25. قیامت کے دن امام زمانہؑ کی شفاعت نصیب ھو گی۔
26. قیامت کے دن تشنگی دور ھو جائے گی۔
27. فرشتے اس کے حق میں دعا کریں گے۔
28. دعا عالم برزخ میں اس کی مونس ھو جائے گی۔
29. پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جنگ و جھاد میں شھید ھونے والوں کا درجہ حاصل ھو گا۔
30. حضرت امام زمانہؑ کے پرچم تلے شھید ھونے کا ثواب نصیب ھو گا۔
31. حضرت ولی اللہ اعظم امام زمانؑ پر احسان کرنے کا ثواب نصیب ھو گا۔
32. قیامت کے روز عذاب سے محفوظ رھیں گے۔
33. حضرت فاطمۃالزھرا سلام اللہ علیھا کی شفاعت نصیب ھو گی۔
34. آخرالزمان کے فتنہ و فساد سے محفوظ رھیں گے۔
35. حج کا ثواب ملے گا۔
36. عمرہ کا ثوب ملے گا ۔ (1)

....

(1) مکیال المکارم ؛ج ۱ ، کمال الدین ؛ ج ۲، ص 384

وظائف منتظران

اس کتاب میں منتظران امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لئے کچھ وظائف تحریر کئے گئے ھیں ۔
۱۔ حضرت ولی اللہ اعظم امام زمانؑ کی معرفت
۲۔ امام زمانؑ کے اسمائے گرامی کا عزت و احترام کرنا۔
۳۔ حضرت امام زمانؑ کے ساتھ خاص محبت۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔ لوگوں کے درمیان حضرت امام زمان ؑکا اسم مبارک عزت و تعظیم سے لینا۔
٥۔ آپؑ کے ظھور پر نور کا انتظار کرنا۔
٦۔ حضرت ؑ کے دیدار کا مشتاق رھنا۔
٧۔ لوگوں کے درمیان حضرت ؑ کا زیادہ تذکرہ کرنا۔
٨۔ آپ ؑ کی جدائی میں غمگین و اندھناک رھنا۔
٩۔ مجالس و محافل میں شرکت اور حضرت کا ذکر خیر کرنا۔
١٠۔ حضرت امام زمان ؑسے منسوب مجالس و محافل منعقد کرنا۔
١١۔ مولا کی شان میں شعر و شاعر ی اور مدح خوانی کے جلسات منعقد کرنا۔
١٢۔ اٹھنے بیٹھنے وقت حضرت ؑ کا اسم گرامی لیتے رھنا۔
١٣۔ حضرت ؑ کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔
١٤۔ خداوند عالم سے حضرت ؑ کی معرفت حاصل ھونے کی دعا کرنا۔
١٥۔ دعا میں مداومت اور مقاومت کرنا۔
١٦۔ امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجه الشریف کی یاری و نصرت میں مسلسل کو شش و سعی کو جاری رکھنا۔
١٧۔ امام ؑ کے ظھور ھونے پر آپ (علیه السلام) کی مکمل مدد و حمایت کی نیت رکھنا۔
١٨۔ امام زمان ؑکی خوشنودی کے لئے اچھی جگھوں پر مال و دولت خرچ کرنا۔
١٩۔ شیعوں سے ارتباط و رابطه میں رھنااور ضرورت پڑھنے پر ان کی مدد کرنا۔
٢٠۔ شیعوں کو خوش رکھنا۔
٢١۔ حضرت ولی اللہ اعظم امام زمان ؑکی خیر خواھی کے لئے کام کرنا۔
٢٢۔ جھاں کھیں بھی ھو حضرت ؑ کی زیارت اور آپؑ کو سلام کرتے رھنا۔
٢٣ زیارت امام زمان ؑکے قصد سے مؤمنین وصالحین کی زیارت کرنا۔
٢٤۔ آنحضرت پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجنا۔
٢٥۔ آنحضرت کی طرف لوگوں کو دعوت اور رھنمائی کرنا۔
٢٦۔ آنحضرت کے لئے ھمیشه خضوع و خشوع میں رھنا۔
٢٧۔ نماز پڑھنا اور اس کا ثواب امام زمان ؑکی خدمت میں ھدیه کرنا۔
٢٨۔ امام زمان ؑکی خوشنودی اور رضایت حاصل کرنا۔
٢٩۔ امام زمان ؑکی خوشنودی کے لئے زیارت امام حسین ؑپڑھتے رھنا۔

منجئ عالم مھدئ آخر زمان(عج)

معصومین کے اسماء او ر القاب تشریفاتی اورتعارفی نہیں ہیں:
امام زمان علیہ السلام کے القاب میں سے ایک لقب مہدی ہے ، اگرچہ آپ کے بہت سارے القاب ہیں جیساکہ محدچ نوری نے نجم الثاقب میں نقل کیا ہے ۔
امام عصرؑ کے ایک سو بیاسی (١٢٨) اسم اور لقب ہیں ۔ ویسے تو کسی معصوم علیہم السلام کے القاب تعارفی نہیں ہیں جسطرح ہم لوگ ایک دوسرے کو دیتے ہیں بلکہ ان ذوات مقدسہ کے ہر لقب ان کے خاص صفت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کے وجود مبارک میں پائے جاتے ہیں ۔
مثال کے طور پر حضرت کبریٰ فاطمہ زھرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں کہتے ہیں :
آپ ؑ کے کئی القاب اور اسم مبارکہ کے ہیں ۔ فاطمہ ، زھرا، زکیہ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان اسماء مبارک کے معنیٰ رکھتے ہیں اس میں سے ہر اسم ایک حقیقت جو حجرت کے وجود مقدس میں نور افشانی کرتی ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہمارے آپس میں جو اسم گزاری کرتے ہیں وہ تشریفاتی اور تعارفی ہیں ۔ مثلا ہم کہتے ہیں حجۃ الاسلام ،آیۃ اللہ، شریعت مدار ، نائب امام وغیرہ یہ القاب ہم بہ عنوان عزت و احترام کے طور پر دیئے جاتے ہیں ۔ لیکن ائمہ معصومین علیہم السلام کے القاب اور اسمای گرامی ایک حقیقت اور باسم بہ مسمیٰ ہیں ۔

لقب اور کنیت میں فرق:
جی ہاں ! اسم ، لقب اور کنیت میں فرق کرتے ہیں

کنیت:
کنیت وہ ہے جو کلمہ اب (بمعنی باپ) یا ام(بمعنی ماں) یا ابن (بمعنی بیٹا) ہیں مثلا ابوالحسن ، ابن الرضا، ام سلمہ وغیرہ یہ کنیت ہیں ۔

لقب :
وہ لفظ ہے جو کسی اچھی یا بُری صفت پر دلالت کرتا ہے ۔ مثلا فلان صاحب محمود ہے یعنی پسندیدہ شخص ۔
مثلا حضرت امیر المومنین کا اسم گرامی علی ہے آپ کا کنیت ابوالحسن، آپ کا القاب ، امیر المؤ منین ۔
اسم مبارک امام زمان علیہ السلام وہی اسم مبارک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کنیت گرامی بھی ابوالقاسم مثل پیغمبر اکرمؐ کے ہمنام ہیں ۔ امام زمان علیہ السلام کے بہت سے القاب ہیں ، آپ کا مشہور ترین لقب مہدی ہے البتہ ہمارے سارے ائمہ طاہرین علیہم السلام مہدی ہیں ۔
اشھد انکم الائمۃ الراشدون المہدیون المعصومون یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ آپ سب کے سب مہدی ہیں ۔

امام عصر علیہ السلام کے لقب مہدی کیوں ہیں؟
امام زمان علیہ السلام کے خاس لقب مہدی کیوں رکھا گیا :
کہا گیا ہے کہ آپ کی ہدایت کرنے کا انداز ایک خاص راہ وروش کے مطابق ہوگا ۔ یعنی آپ جب لوگوں کو دعوت حق دیں گے اس وقت کسی قسم کی رکاوٹ اور مزاحمت نہیں ہوگا ۔ لوگوں کو اسلام ناب محمدی کے صاف وشفاف دعوت دیں گے اور لوگ بغیر کسی لیت ولعل کے قبول کریں گے ۔ اور جسطرح سے چاہیں گے دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت کو ظاہر اور اشکار کریں گے ۔ قوانین اسلام پر مکمل عمل درآمد ہوگا ، یہ سب کچھ صرف آقا امام زمان علیہ السلام کی توسط سے ہی ہوگا ۔
باقی ائمہ علیہم السلام اپنے اپنے زمانے میں ھادی اور مہدی ضرور تھے مگر حقیقت اسلام کو لوگوں کے درمیان آشکار اور ظاہر نہیں کرسکا ۔اور قوانین اسلام کو اجراء کے مرحلے تک نہیں پہنچایا جاسکے ، کیونکہ وقت کے غاصب اور ظاہم حکمرانوں نے اس چیز کی اجازت نہیں دی کہ اسلام کے صحیح پیغام کو لوگوں تک پہنچا سکے ۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین ۔
لیکن جب امام زمان علیہ السلام ظہورفرمائیں گے تو اس وقت شریعت اسلامی ، قرآن پاک اور اسلامی اصولوں پر مکمل عمل در آمد ہوگا ، اس زمانے میں کوئی طاغوت اور ظالم حکمران نہیں ہونگے کیونکہ سبھی جھوٹے ، ظالم اور طاغوتی طاقتوں کو اللہ کی مدد سے نیست ونابود فرمائیں گے ۔ اور اسلامی قوانین کو من وعن اجراء فرمائیں گے ۔
حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اذا قام القائم دعا الناس الی الاسلام جدیدا وھو اھم الی امر قد دثر وضل عنه الجمهور ۔ یعنی جب ہمارے قائم قیام فرمائیں گے تو لوگوں کو ایک جدید اور تازہ اسلام کی دعوت کریں گے اور اس صاف وشفاف اسلام کی ھدایت کریں گے جبکہ گذشتہ لوگوں کی اسلام اس قدر منحرف اور پرانے ہوچکے ہونگے کہ لوگوں کی اکثریت گمراہ ہوچکے ہونگے ۔
ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے ظہور انور سے پہلے احکام اسلامی اس قدر مہجور اور متروک ہوئے ہونگے جسطرح آئینہ پر گرد وغبار چھا چکے ہے اور آئینہ سے جلا وصفا نکل چکے ہے، اور آدمی کو اپنا چہرہ صحیح طور پر دکھائی نہیں دے رہا ہے ۔
اسی وجہ سے لوگوں کی نظر میں امام زمان علیہ السلام کے دعوت شدہ اسلام کو جدید پائیں گے جس اسلام کی امام دعوت دیں گے اس کی بہ نسبت اپنے اسلام میں بہت فرق محسوس کریں گے اور مختلف پائیں گے ۔
امام صادق علیہ السلام مذید فرماتے ہین: وانما سمی القائم مهدیا لانه یهدی الی امر مضلول عنه (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) سفینۃ البحار ج۲ ص۷۰۱

حضرت قائم کو اس لئے مہدی نام رکھا گیا ہے جو چیز گم ہوچکا ہو اور لوگ اس چیز سے بے خبر ہوں ۔ حضرت امام زمان لوگوں کے درمیان گم ہونے والے اسلام کو دوبارہ ظاہر اور آشکار فرمائیں گے (گم ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ لوگوں کی غلط رسم ورواج اور اسلامی تعلیمات کو اس قدر تحریف کر چکے ہونگے گویا کہ اصل اسلام گم ہوچکے ہیں) آقا امام زمان علیہ السلام پورے دنیا پر اصل اسلام کو ظاہر اور آشکار فرمائیں گے لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیمات سے آشنا اور آگاہ فرمائیں گے ۔
نہج البلاغۃ میں بھی مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں :
یعطف الھوی علی الھدی اذا عطفُوا الھدی علی الھوی ویعطف الرأی علی القرآن اذا عطفوا القرآن علی الرأی (1)
یعنی وہ اس وقت قیام فرمائیں گے جب ہدایت کو خواہشات نفسانی سے پلٹا دیں گے لیکن لوگوں نے ہدایت کو اپنی خواہشات نفسانی میں تبدیل کیا ہوگا ۔
وہ قرآن پاک کو ہر قسم کی رائے سے پاک وصاف کریں گے لیکن لوگو قرآن پاک کو اپنے رائے میں (اپنی مرضی کے مطابق) بدل چکا ہوگا ۔
....

(1) نہج البلاغہ خطبہ۱۳۸

لوگ امام مہدی علیہ السلام کے مقابل ہوگا یا ساتھ ہونگے؟
اس وقت ہمیں انتہائی بیدار اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کیونکیہ ہم وہی لوگ ہیں جو خدا پرستی کے بجائے ہوا پرستی کو اختیار کیا ہوا ہے اپنی زندگی کو قرآن کے مطابق چلنے کے بجائے اپنے آراء اور افکار کے مطابق ڈالے ہوئے ہیں یہی سبب ہے اسلام فرسودہ اور کہنہ ہوچکا ہے ، ظاہری اسلام کے ساتھ بھی ہمارے حکام اور حکمران مذاق اڑایا جارہا ہے ۔ اور عوام اور عوامی لیڈر صرف نعرہ بازوں میں وقت ضائع کررہے ہیں آج الحمد للہ سے سارے دنیا کے مسلمان جانتے ہیں کہ ان کے ملک کے حکمران ننگ دین اور تنگ ملت ہیں لیکن یہ بیچارے عوام کچھ بھی نہیں کرسکتے ہیں ۔ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کسی ملک کے عوام اپنے ظالم اور نمدار حکمرانوں کے خلاف جمہوری طریقے سے آواز بلند کرنا چاہئے بھی تو ان کی آواز کو ٹینگ اور توپ کے ذریعہ دبانا چاہتے ہیں مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے ہر ایک اپنے ہاں قرآن اور اسلام کی خاص تعبیر وتصریح کرتے ہیں اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث شریف میں کتنی وزن اور حقانیت پوشیدہ ہے اور یہ بھی یاد رکھنی چاہئے فی الحال تو صرف مسلمان ہی وہ قوم ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں اسلام ہی تنہا نجات دھندہ بشریت ہے اور احکام اسلامی پر عمل اور اس کو اجراء کرنے والے ہم ہی ہیں لیکن ہم لوگ ھوی وھوس پر غالب کریں اور اپنی آراء وافکار کو قرآن پر مقدم کریں پہلے مرحلے میں تو یقینا تنہا ہم ہی ہونگے جو امام زمان علیہ السلام ہمارے خلاف قیام فرمائیں گے اور قرآن اور اسلام کو ہمارے غلط آراء اور افکار سے پاک وصاف اور ہم سے نجات دلائیں گے ۔
جو اس راہ میں مخالفت اور مزاحمت کریں تو ان کے جڑ سے اسلام کو آذاد اور اس گروہ کے قلع قمع کریں گے اور یہ بات بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب سے پہلا گروہ جو حضرت کو قتل کرنے کے بارے میں فتوی دیں گے وہ امت اسلامی کے مفتی اور فقہاء ہونگے !

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بقیۃ اللہ خیر لکم سے مراد کون ہے؟
یہ جملہ سورہ ہود کی آیہ شریفہ کی ضمن میں ہے اور حضرت شعیب سے متعلق ہیں آپ نے اپنی قوم سے فرمایا۔
لاتنقصوا المکیال والمیزان ، ہوشیار رہئے ! اپنے ترازو اور پیمانہ میں کم نہ تولئے ۔

آلودگیوں کی وجہ سے دعا کا مستجاب نہ ہونا :
معاملات میں توجہ کرنی چاہئے یہ ایک ایسا مطلب ہے جس کی طرف قرآن مجید نے بہت تاکید کی ہے ۔ حقیقتا یہ ایک ایسی بات اور توجہ طلب چیز ہے ہماری بہت بڑی مشکلات ہماری کاروباری زندگی کی آلودگیوں کی وجہ سے ہیں ۔
یہی سبب ہے کہ ہماری کاروباری زندگی کے آلودگیوں کی وجہ سے ہیں ۔ یہی سبب ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی اور وعظ ونصیحت اثر نہیں کرتی ہے ۔ یعنی ہمارے دل سیاہ ہوچکے ہیں اس اثر کی وجہ سے ہماری دعائیں رک جاتی ہیں اور مشکلات اور گرفتاریوں میں دگنی اضافہ ہوجاتی ہے ۔
اور معاشی طور پر تنگ دستی کا شکار ہوجاتی ہے لہٰذا قرآن مجید میں خداوند منان فرماتا ہے ، لا تنقصوا المکیال والمیزان۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوشیار رہنا چاہئے ۔ اپنے معاملات میں گڑھ بڑھ نہیں کرنا چاہئے کمی وبیشی نہیں کرنی چاہئے ۔ ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہئے ۔
انی اراکم بخیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں اسطرح دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم لوگ خدا کی وعظ ونصیحت کو قبول کریں تو تمہاری زندگی سراسر خیرو برکت سے پر ہوجائیں گے اور اگر نہ کریں !
وانی اخاف علیکم عذاب یوم محیط(1) مجھے ڈر اس بات پر ہے کہ خدا کی عذاب میں تم لوگ گرفتار ہوجائیں گے ، دنیا ، عالم برزخ اور محشر کے دن عذاب خدا میں مبتلا ہوجائیں گے ۔
....

(1) سورہ ھود آیہ ۸۴

ولا تبخسوالناس اشیائھم ۔ ۔ ۔ ۔ لوگوں کے قیمتی اشیاء میں کم نہ کیجئے ۔
اپنے بازار کی رونق کے لئے دوسروں کے بازار کو خراب نہ کریں ۔
بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین ، جو کچھ اللہ کی طرف سے بچا ہے تمہارے لئے خیر وبرکت ہے ۔
خداوند عالم کی اطاعت وفرمان برداری میں حرام چیزوں کو چھوڑ دے اس ضمن میں جو کچھ باقی رہ جائے لیکن اسی حلال چیز میں اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو ۔ خدا کی مرضی اور دستخط کی وجہ سے بہت زیادہ حرام مال سے بہتر ہے اسی میں خداوند عزوجل خیروبرکت عنایت کرے ۔ اگرچہ اس قلیل سی مال سے آپ کے پاس بلڈنگ ، محل ، بڑے قیمتی گاڑی وغیرہ نہیں ہونگے، مگر یہ کہ آپ کی خیر دنیا اور آخرت اسی میں مضمر ہیں وہ ہیں بقیۃ اللہ ۔
یعنی وہی مختصر سود جو خدا کی مرضی اور حلال طریقے سے ہاتھ میں آجاتے ہیں یہاں پر بقیۃ اللہ کی مصداق وہی حلال سود ہے ۔
مگر اس آیت کی تاویل میں آیا ہے بقیۃ اللہ سے مراد وجود اقدس حضرت امام زمان علیہ السلام ہیں ، چونکہ خدا کی طرف سے انبیاء اور ائمہ طاہرین کے بعد باقی رہنے والا تنہا آپ کی ذات مبارک ہیں ۔
وہ تمہارے لئے خیر ہیں اس شرط پر اگر تم اپنے زندگیوں میں حلال اور حرام خدا میں رعایت کریں اور خدا کی مرضی کے مطابق زندگی چلائیں ۔
اس وقت ہم خوشی منائیں ، جشن منائیں ، چراغان کریں ، نعرہ لگائیں بہت اچھی بات ہیں اس وقت خدا ہمیں اپنے خیر وبرکت سے مالا مال کریں گے ۔ یہ کہ ہم سب اظہار محبت کرتے ہیں لیکن یہ تمام جلسے جلوس ہمارے عیاں ، چراغان وغیرہ طبق تقوی الٰہی کے مطابق ہونی چاہئے اسی لئے خداوند قدوس فرماتا ہے ۔
ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقویٰ القلوب(1) یہاں پر شعائر اللہ سے مراد ، مسجد ، امام بارگاہ ، خیابان ، گلی کوچہ کو چراغان کرنا وغیرہ مقدمہ ہے اصل میں دل کو روشن کرنا چاہئے ۔ قلوب کو عشق ومحبت امام زمان سے منور کرنا چاہئے۔ مسجد ، امام بارگاہ، خیابان ، گلی کوچہ ، شہر اور محلہ وغیرہ روشن کریں خدا نخواستہ ، دل روشن نہ ہو، قلوب عشق ومحبت اور معرفت بقیۃ اللہ سے تاریک ہو تو پھر فیصلہ آپ پر؟؟ البتہ مسجد، امام بارگاہ، سڑکیں، گلی کوچےوغیرہ کے ساتھ ساتھ آپ کے قلوب بھی عشق ومحبت، ایمان ویقین کے نور سے روشن ہوجائیں یہ بہت ہی اچھی بات ہوگی ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) سورہ حج ۲۲

دنیا کی آخرین حکومت:

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اول ماینطق بہ القائم حین فرج - - - - جب امام زمان علیہ السلام ظہور فرمائیں گے - تو سب سے پہلا کلمہ یہ ہوگا - انا بقیۃ اللہ وحجتہ وخلیفتہ علیکم:
میں بقیۃ اللہ ہوں ، میں اللہ کی طرف سے تمہارا خلیفہ ہوں - لہٰذا اس وقت کوئی بھی حضرت کو سلام عرض کریں تو ان جملوں کے ساتھ السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ ، آپ پر سلام ہو اے خدا کی باقی ماندہ حجت خدا جو روئے زمین پر ہیں -
آپ فرماتے ہیں۔ ان دولتنا آخر الدّول - یعنی ہماری دولت آخرین دولت ہیں - (1)
ہماری دولت آخرین دولت ہیں ، ہماری حکومت آخرین حکومت ہیں -

....

(1) منتخب الاثر ص۳۰۸

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے - مایکون ھذا الامر حتی لا یبقیٰ صنف من الناس الا وقد ولوا علی الناس -
حضرت امام زمان کی حکومت اس وقت تک منشاء شہود پر واقع نہیں ہونگے جب تک دنیا کی ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والا حکومت تک نہیں پہنچ گے اور حکومت تک پہنچے کے بعد دیکھیں گے وہ دنیا میں اصلاح نہیں کرسکا ہے۔ حتی لایقول قائل انا لو ولّینا لعدلنا ثم یقوم القائم بالحق والعدل - (غیبت نعمانی)
جب ہم حکومت ہاتھ میں لیں گے اور دنیا کی اصلاح کریں گے تو اس وقت کوئی مائی کا لال یہ نہ کہیں اگر یہ حکومت ہماری ہاتھ میں آجاتے تو ہم بھی اس طرح اصلاح کرتے -
ہم مہلت دیں گے تاکہ زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ حکومت تشکیل دیں اس وقت ہم دیکھتے ہیں جو ہم نے اصلاح کی ہے وہ کسی کو توفیق نہیں ہونگے - انّ دولتنا آخر الدول ولم یبق اھل بیت لھم دولۃ الا ملکوا قبلنا لئلا یقولوا اذا رأوا سیرتنا اذا ملکنا سیرنا بمثل سیرۃ ھؤلائ قول اللہ تعالیٰ (والعاقبۃ للمتقین) - (منتخب الاثر ص ۳۰۸)

منجیٔ عالم مهدیٔ آخر زمان(عج)

امام مہدی ؑ کےکنیت اور القاب:
حضرت امام زمانہ ؑکا نام اور کنیت وهی نام اورکنیت هے جو پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کا هے۔ خداوند عالم جب تک آپؑ کے ظهور پر نور سے روئے زمین کو زینت نه بخشے اس وقت تک کسی کو اجازت حاصل نهیں هے که آپؑ کو آپ کے اصل نام اور کنیت سے پکارے، اسی وجه سے بعض فقهاء آپؑ کے اصل نام اور کنیت سے پکارنے کی حرمت کے قائل هیں (1) ۔ اور بعض فقهاء اس امر کو مکروه قرار دیتے هیں البته اکثر فقهاء آپؑ کے اصل نام سے کسی کو پکارنے کی حرمت کو عصر غیبت صغریٰ میں منحصرکرتے هیں ۔ اس کی وجه یه بیان کی گئی هے که آپؑ کو اس زمانے میں خطرات لاحق تھے اسی لئے حرمت کا حکم بھی اسی دور میں منحصر هے(2)۔

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) ا لطبرسی؛ ص 418, 417 (2) سیرہ معصومین؛ ج 6 ،ص 161،163

ان روایات کی دلالت کی بناء پر شیعه آنحضرت ؑ کو درج ذیل القاب سے پکارتے ھیں ۔
بقیة الله ، امام غائب ، غائب ، خلیفة الله ، مهدی ، صاحب الامر ، خلف الصالح ، فرح المؤمنین ، مهدی موعود ، صاحب الزمان ، حافظ دین ، فرح اعظم ، قائم موعود ، حجة الله ، صاحب العصر ، کلمة الحق ، منتقم ، ولی الله ، خاتم الاوصیاء ، میزان حق ، امام المنتظر ، هادی ، المنصور ، احمد ،

موعود:
چونکه آپؑ کے اور آپؑ کے ظهور کے بارے میں خبر دی گئی ھے۔ خداوند رب العزت ،تمام پیغمبران برحق ، اولیاء برحق اور پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے وعده دیا ھے که وه آئیں گے اور پوری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اسی وجه سے آپؑ کا نام " موعود " رکھا ھے۔

قائم:
کیونکه آپؑ دین حق کو پھیلائیں گے اور قیام عدل کے لئے قیام فرمائیں گے اسی لئے آپ ؑ کا نام "قائم" رکھا ھے۔

منتقم:
چونکه آپؑ انبیاء کرام اور اولیاء کرام علیهم السلام اور خدا پرستوں کا انتقام جابر اور ظالموں سے ضرور لیں گے۔
جن لوگوں نے بشریت اور آدمیت کو قتل کیا اور حق و حقیقیت کے پرستاروں کا پاک خون بهایااور جو خدا کی راه میں شهید هوئے ان کا انتقام لیں گے اسی لئے آپ ؑ کو "منتقم" کها جاتا ھے۔

منتظر:
چونکه مسلمان آپ ؑ کے انتظار میں ھیں بلکه پوری بشریت ایک ایسے منجی کے انتظار میں ھے جو ان کو ظلم و بربریت سے نجات دے۔ اسی لئے آپ ؑ کو " منتظر " کهتے ھیں ۔

امام غائب:
آپؑ عام طور پر لوگوں کی نظروں سے پنهاں ھیں اسی لئے آپؑ کو " امام غائب " کهتے ھیں ۔

صاحب الامر:
چونکه آپؑ خدا کے صاحب امر ھیں اسی لئے آپؑ کو " صاحب الامر " کهتے ھیں ۔

صفات و خصوصیات:
مرحوم شیخ عباس قمی رحمة الله علیه کتاب " منتهی الآمال" میں آپؑ کے جمال کے بارے میں اس طرح لکھتے ھیں :۔ جیسا که روایت میں آیا ھے " آپؑ لوگوں میں سے پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی صورت و سیرت ، خلق و خُلق اور کردار و گفتار میں شبیه ترین شخصیت ھیں آنحضرت کی تمام صفات و خصوصیات امام زمان علیه السلا م میں جمع ھیں ۔

مهدی ؑفرزند فاطمه سلام الله علیها ھیں .
حضرت مهدی ؑکے فضائل میں سے ایک فضیلت یه ھے که آپؑ حضرت فاطمه صدیقهٔ کبریٰ سلام الله علیها کے فرزند ھیں اور حضرت ابا عبد الله الحسین ؑکی نسل سے ھیں آپؑ حضرت زهرا سلام الله علیها کے تسلسل کا نام ھیں ، آپؑ کی سیرت طیبه حضرت فاطمه زهرا سلام الله علیها کی سیرت طیبه سے مربوط ھے، آپؑ کا مقصد اور هدف حضرت زهرا سلام الله علیها کا مقصد اور هدف ھے، آپؑ کا راسته فاطمه ؑ کا راسته ھے۔
حضرت زهرا ؑ نام امام زمان ؑسے بهت خوش هوتی ھیں اور آپؑ کی یاد سے اپنے دل کو تسلی دیتی ھیں اور امام زمان ؑجیسی هستی کے وجود مبارک پر فخر کرتی ھیں اور امام زمان ؑاپنی اس عظیم ماں پر رشک کرتے ھیں ۔
امام زمان ؑکا فر زندزهرا علیها السلام سے هونا یه ان امور میں سے ایک ھے جن پر شیعه و سنی اتفاق رکھتے ھیں ۔اس ضمن میں بهت سی روایات موجود ھیں نمونے کے طور پر ایک حدیث کو نقل کیا جاتا ھے۔ جب پیغمبر اکرم صلی الله علیه

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وآلہ وسلم اپنے آخری دنوں میں بستر بیماری پر تھے تو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا اپنے با با کی حالت پر رو رہی تھیں ، آہستہ آہستہ آپؑ کی آواز بلند ہوئی، پیغمبر اسلام ؐنے اپنے سر مبارک کو اٹھایا اور رونے کی وجہ پوچھی: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کیا: آپؐ کے بعد اسلام کی بربادی اور عترت وآل کی مظلومیت سے ڈرتی ہو ں یہاں پر پیغمبر اسلام ؐنے اپنی بیٹی کو تسلی و تشفی دی اور صبر و حوصلے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا : اس امت کے مہدی ؑظہور کریں گے اور گمراھی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے، آپؑ کو بشارت ہو کہ وہ آپؑ کی نسل سے ہو نگے.

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حضرت امام زمان ؑکے لئے ایک بہترین نمونہ ھیں ۔ انسان کی زندگی کو بھتر بنانے کے لئے اسلام نے جو آفاقی پروگرام دیا ھے آپ کا وجود مقدس اس میں سے ایک نمونہ ، آئیڈیل اور رھنما ھے، بہترین نمونہ کی شناخت اور رھنما کی معرفت انسان کے معنوی درجات کی بلندی کے لئے نہایت اھمیت کی حامل ھے، خدا وند عالم پیغمبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، حضرت ابراھیم خلیل ؑاور ان کے واقعی پیرو کاروں کو بہترین نمونہ قرار دیتا ھے ایک حدیث میں حضرت امام زمان ؑنے اپنے جدہ ماجدہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے لئے بہترین نمونہ بیان فرمایا ھے:

(فی ابنة رسول اللہ ؐلی اسوة حسنہ)

الف: روایات میں حضرت صدیقۂ کبریٰ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو سارے جھاں کے لئے سرور و سالار قرار دیا گیا ھے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری بیٹی فاطمہ ؑ تمام جھاں کی عورتوں کی سردار ھیں (من الاولین و الآخرین).

حضرت امام رضا ؑنے اپنے بیٹے امام مہدی ؑکو سارے عالم کے لئے بہترین خلق قرار دیا ھے

ب: حضرت فاطمہ زہراسلام اللہ علیہا طاھرہ ھیں اور حضرت امام زمان ؑطاھر ھیں طاھرہ اور طاھر وہ لقب ھیں جو حضرت نبی اکرم ؐنے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور اپنے بیٹے امام زمان ؑکو دئے ھیں حضرت پیغمبر گرامی اسلامؐ نے فرمایا : کیا تو نھیں جانتا ھے کہ میری بیٹی پاک و پاکیزہ ھیں ؟ اور فرمایا خدا وند عالم نے امام حسن العسکری ؑکے صلب میں ایک مبارک اور پاک و پاکیزہ ھستی کو قرار دیا ھے ۔

ج: دونوں کا وجود مبارک عظیم ھے"حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے القاب میں سے ایک مبارکہ ھے اور امام زمان ؑکے القاب میں سے ایک لقب مبارک ھے دونوں کا وجود باعث خیر و برکت ھے۔ اور اسی طرح بھت سے دیگر القاب میں بھی مشترک ھیں ان میں سے چند ایک یہ ھیں : حضرت زہرا سلام اللہ علیہا ذکیہ ھیں اور امام زمان ؑذکی ھیں ، آپ(س) مطھرہ ھیں اور امام زمان (ع) طاھر ھیں ،آپ(س) تقیہ ھیں اور وہ تقی ھیں ، آپ(س) نقیہ ھیں وہ نقی، آپ (س) محدثہ ھیں اور وہ محدث، آپ(س) منصورہ ھیں اور وہ منصور، آپ(س) صدیقہ ھیں اوروہ صادق المقال، آپ(س) صابرہ ھیں اور وہ صابر۔آپ(س) معصومہ ھیں اوروہ معصوم، آپ(س) مظلومہ ھیں اور وہ مظلوم ،آپ(س) شفیعۂ محشر ھیں اور وہ شافع محشر،دونوں غوث اور فریاد رس ھیں ، دونوں بدعت گزاروں اور گمراہ کرنے والوں کے خلاف جھاد کرنے والے ھیں ، دونوں مسلمین اور مؤمنین کے لئے مھرباں ، غمخواراور ھمدرد ھیں ، دونوں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت عزیز اور پیارے ھیں

جی ھاں :بیان ہوا کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مظلومہ ھیں اور امام مہدی ؑمظلوم، جیساکہ زیارت حضرت فاطمہ زہرا (س) میں ھم پڑھتے ھیں :

(السلام علیک ایّتہاالمظلومة)

حضرت امیر المؤمنین ؑحضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مظلومیت کے بارے میں فرماتے ھیں :

(ان فاطمة بنت رسول اللہ لم تزل مظلومة من حقھا ممنوعة)

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیغمبر اکرم ؐکی بیٹی مسلسل ظلم و ستم سھتی رھیں اور اپنے حق سے محروم رھیں ۔

حضرت امام علی ؑامام زمان ؑکی مظلومیت اور غربت کے بارے میں فرماتے ھیں :

(صاحب ھذا الامر الشریف الطرید الفرید الوحید)

اس امر کے صاحب ،نکالے ہوئے ، دور رکھے ہوئے ا اور یک و تنھا ھیں ۔

آیئے ! ھم مل کر ان حضرات کی معرفت حاصل کریں اور اپنی ذمہ داریوں پر عمل کرتے ہوئے امام زمان ؑکی غیبت کے دور میں ان دونوں مظلوموں کی مظلومیت کو کم کرنے میں معاون و مددگار بننے کی بھر پور کوشش کریں ۔

دلی شکستہ تر از من در آن زمانہ نہ بود
در این زمان دل فرزند من شکستہ تر است (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) کتاب سحاب رحمت / بیان شہادت حضرت علی اصغرؑ

منجیٔ عالم مہدیٔ آخر زمان(عج)

حضرت امام مهدی (عج) قرآن میں :

۱۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُها عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ (1)

ترجمہ: ہم نے ذکر کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا ھے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ھی ھونگے۔

نیک کردار بندوں کی وراثت اور سلطنت کا ذکر زبور میں بھی ھے اور اس سے پہلے توریت وغیرہ میں تھا جس سے صاحبان کردار کی تسکین قلب کا سامان مھیا کیا گیا ھے کہ ان کی ریاضتیں دار دنیا میں بھی برباد ھونے والی نہیں ھیں اور بالآخر دنیا کا آخری قبضہ انھیں کے ھاتھوں میں ھو گا، جس کے ذریعے وہ نظام الٰھی کورائج کریں گے اور ملک خدا میں قانون ِخدا کا نفاذ ھو گا اور اس طرح ان کی دیرینہ حسرت پوری ھوگی اور انھیں ان کی محنتوں کا ثمر حاصل ھو گا۔ اس کے بغیر غرض تخلیق مکمل نہیں ھو سکتی اور کائنات ناتمام کی ناتمام ھی رہ جائے گی۔ دنیا اھل شروفساد کے لئے نہیں بنائی گئی ،اس کی تخلیق قانون الٰھی کے نفاذ کے لئے ھوئی ھے۔ اس اقتدار و سلطنت میں تردد و تأمل اور تشکیک کی کوئی گنجائش نہیں ھے اگر اھل باطل اور بے ایمان و بدکردار افراد اپنی عیاریوں سے دنیا کے حاکم ھو سکتے ھیں اور نظام عالم کو چلاسکتے ھیں تو پروردگار عالم کے نیک و پاک بندے کیوں اس زمین کے وارث نہیں ھو سکتے اور وہ نظام دنیا کو کیوں نہیں چلا سکتے؟ اھل باطل کو ھمیشہ یھی خوش فھمی رھی ھے کہ دنیا میں ھمارے علاوہ کوئی حکومت کرنے کے قابل نہیں ھے لیکن خدا کا شکر ھے کہ اب دھیرے دھیرے یہ حقیقت واضح ھوتی جا رھی ھے کہ باطل کا یہ خیال ایک جنون و وھم کے علاوہ کچھ نہیں ، اور نظام عالم کا چلانا صرف اھل حق و حقیقت ھی کا کام ھے اھل باطل نظم دنیا کو درھم برھم تو کر سکتے ھیں لیکن نظام دنیا کو کامیابی کے ساتھ چلا نہیں سکتے ۔

حضرت امام محمد باقر ؑفرماتے ھیں :-

خدا کے نیک بندے ھی اس روئے زمین کے وارث ھونگے اور وہ اصحاب امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجه الشريف ھیں (2)۔

۲۔ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّة وَنَجْعَلَهُمْ الْوَارِثِينَ (3)

وَنُمَكِّنَ لَهمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهامَانَ وَجُنُودَهمَا مِنْهمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ (4)

ترجمہ: اور ھم چاھتے ھیں کہ جن لوگوں کو زمین پر کمزور بنا دیا گیا ھے ان پر احسان کریں اور انھیں لوگوں کا امام بنائیں اور زمین کا وارث قرار دیدیں ۔

اور انھیں کو روئے زمین کا اقتدار دیں اور فرعون و ھامان اور ان کے لشکر کو انھیں کمزوروں کے ھاتھوں سے وہ منظر دکھلائیں جس سے یہ ڈر رھے ھیں ۔

۳۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهوقًا(5)

ترجمہ: اور کھہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل فنا ھو گیا بتحقیق باطل بھر حال فنا ھونے والا ھی تھا۔

یہ وعدہ ئالٰھی ھے جس کا وقتی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں ۔ وقتی طور پر باطل اپنی جولانیوں کا مظاھرہ کر سکتا ھے لیکن دائمی اقتدار اور اختیار صرف حق کے لئے ھے ۔صاحبان ایمان کو اس وعدہ الٰھی کی بناء پرمطمئن ھو جانا چاھئے اور سمجھ لینا چاھئے کہ انجام کار انھیں کے ھاتھوں میں ھے۔

....

(1) سورہ انبیاء105

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(2) تفسیر مجمع البیان؛ج ۷، ص 66
(3) سورہ قصص؛5،6
(4) سورہ قصص؛5،6
(5) سورہ اسراء؛81

حضرت امام مهدی (عج) حضرت امام حسن مجتبیٰ کی نگاہ میں :

حضرت ولی الله اعظم امام زمانؑ جب ظهور فرمائیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ آسمان سے زمین پر اتر آئیں گے اور امام زمان عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف کے پیچھے نماز پڑھیں گے ان کی ولادت لوگوں سے پنهاں هوگی اور خود بهی لوگوں کی نظروں سے غائب هوں گے وہ میرے بهائی حسینؑ کے نویں فرزند هیں ، وہ بهترین خاتون کے فرزند هیں اور آپؑ کی عمر بهت طولانی هوگی۔ خداوند عالم ان کو (زمین)سے چالیس ساله انسان کی طرح ظاهر فرمائیں گے تاکه سب مخلوق خدا جان لے که خدا هر چیز پر قادر اور توانا هے - (1)

....

(1) کمال الدین؛ ج ۱ ، ص 416

حضرت امام مهدی (عج) حضرت امام سجادؑ کی نظر میں :

بے شک غیبت کے زمانه میں لوگ آپؑ کی امامت پر ایمان رکهتے هونگے اور آپؑ کا انتظار کر رهے هونگے۔یه لوگ دوسرے زمان کے لوگوں سے افضل هونگے، چونکه خداوند عالم نے ان کو عقل و فهم و درک عنایت کیا هے۔ غیبت ان لوگوں کے لئے مثل ظهور هے۔ خداوند کریم نے ان لوگوں کی فضیلت و عظمت کو پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآلی وسلم کے زمانے کے ان صحابیوں کے برابر قرار دیا هے جنهوں نے خدا کی راہ میں تلوار لے کر جهاد کیا، یهی لوگ واقعی اخلاص رکهنے والے اور لوگوں کو سراً و علاناً دین مقدس اسلام کی طرف دعوت دینے والے هیں اور یهی لوگ حقیقت میں همارے شیعه هیں - (1)

....

(1) منتخب الاثر؛ ص 244

حضرت امام مهدی(عج) امام محمد باقرؑ کی نظر میں

محمد بن مسلم جو حضرت امام صادق اور امام باقر علیهم السلام کے شاگردوں میں سے تهے) کهتے هیں : میں نے امام محمد باقرؑ سے پوچهاتو آپ نے فرمایا:۔امام مهدیؑ پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی راہ و روش اپنائیں گے تاکه اسلام کو حاکم بنائیں ۔میں نے عرض کیا ! روش پیغمبر (ص) کیا هے ؟امامؑ نے فرمایا: جو نظام اور دستورات زمانه جاهلیت میں تهے آنحضرت نے ان سب کو باطل کیا اور عدالت کو لوگوں کے درمیان قائم کیا۔
امام زمانؑ(قائم) بهی اسی طریقه کار کو اپنائیں گے، جب آپؑ ظهور فرمائیں گے تو جو کچھ ظهور سے پهلے لوگوں کے درمیان رائج هوگا ان سب کو پاؤں تلے روند ڈالیں گے اور جو اسلام کے واقعی اصول اور دستور هیں ان کو قائم کریں گے (1) -

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) تہذیب؛ ج 6، ص 154

حضرت امام مہدی(عج) امام موسیٰ کاظم ؑکی نظر میں :

خداوند عالم ھمارے خاندان کے بارھویں شخصیت کے ذریعے ھر مشکل اور دشوار ی کو آسان بنائیں گے اور اس کے مبارک ھاتھوں سے ھر قسم کے جابروں اور طاقت ور ظالموں کو نابود کرے گا اور ھر شیطان سر کس کو تباہ و برباد کرے گا ۔ (1)

....

(1) کمال الدین؛ ج 2، ص 369

حضرت امام مہدی(عج)امام رضا ؑکی نظرمیں :

دعبل خزاعی کھتے ھیں : میں اپنا قصیدہ بارگاہ امام رضا ؑمیں پڑھ رھا تھا، جب اس شعر پر پھنچا " ایک امام آلِ محمد ؐمیں قیام کریں گے وہ اللہ کے اسم اعظم کی تائید و برکت اور غیبی مدد سے قیام فرمائیں گے اور حق کو باطل سے جدا کریں گے اور خوردونوش اور کینہ پروری کرنے والوں کو اپنے اصل انجام تک پھنچائیں گے (اس وقت) حضرت امام رضا ؑبھت روئے اور اس وقت فرمایا:
اے دعبل! روح قدس نے تمھاری زبان میں بولا ھے کیا تم جانتے ھو یہ امام کون ھیں ؟
میں نے عرض کیا :نھیں آقا میں نھیں جانتا ھوں ! لیکن میں نے سنا ھے کہ آپؑ کے خاندان سے ایک امام قیام فرمائیں گے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے ۔
امام رضا ؑنے فرمایا:میرے بعدامام میرے بیٹے محمد جواد ؑھوں گے، ان کے بعد محمد ؑکے بیٹے علی ؑامام ھوں گے اور ان کے بعد علی ھادی ؑکے فرزند حسن ؑامام ھوں گے ، ان کے بعد امام حسن العسکری ؑکے فرزند ارجمند حجت وقائم امام ھوں گے ۔ لوگ ان کی راہ میں تک رھے ھونگے۔ان کے ظھور کے بعدسب کے سب اس کے مطیع اور فرمانبردار ھو جائیں گے، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ اس سے پھلے ظلم وجور سے بھر چکی ھوگی ۔ (1)

....

(1) کمال الدین؛ ج 2 ، ص 472

حضرت امام مہدی (عج) امام حسن عسکری ؑکی نظر میں :

میں اس پروردگار عالم کا شکر گزار ھوں جس نے میرے مرنے سے پھلے مجھے میرا جانشین دکھایا۔ اوروہ جانشین انسانوں میں سے شکل وشمائل اور اخلاقی کمالات کے اعتبار سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیه وآله وسلم کی شبیہ ترین شخص ھے۔
خدا وند ان کو دوران غیبت بلاؤں سے محفوظ فرمائے گا،اس کے بعد ان کو ظاھر و آشکار فرمائے گا اور وہ زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا جسطرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ھوگی ۔ (1)

....

(1) کمالادین؛ ج 2 ،ص 409

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام مہدی(عج) شیعوں کی نظر میں
ہمارے عقیدے کا بنیادی ڈھانچہ یہ ہے کہ ہمارے امام ،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے ہیں ۔ اسی وجہ سے ہمارے مذہب کا نام شیعہ رکھا گیا ہے، ہمارے عقیدہ کے مطابق سب سے پہلے امام معصوم حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اُور آخری امام معصوم حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فر جہ الشریف صاحب الامر وصاحب العصر والزمان ہیں جو کہ 255ھجری قمری کو سامرا میں دنیا پر تشریف لائے اور ان کی عمر طولانی ہے اور لوگوں کی نظروں سے پنہاں ہیں تاکہ اس دن پوری دنیا میں اسلام کے آئین اور دستور کو تمام ادیان پر غالب فرمائیں اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں ۔ پس یہ عقیدہ رکھنا کہ امام زمان ؑمہدی موعود، بارھویں امام، زندہ اور غائب ہیں ہمارے مذہب کے ارکان میں سے ہے، اس بناء پر حضرت امام مہدی ُروئے زمین پر حجت خدا ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے خاتم الاوصیاء اور امام ہیں ۔ آپؑ اسلام کے علمدار، قرآن و وحی کے محافظ اور روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا نور حساب ہو تے ہیں اسلام کی تمام قدرو قیمت آپؑ کے وجود میں جلوہ نما ہے۔ آپؑ خلق و خُلق اور کردار وگفتارمیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں ۔ آپؑ کی غیبت میں زندگی کے اعلیٰ مقاصد پوشیدہ ہیں ۔خداوند رب العزت نے جو وعدہ مؤمنین سے کیا ہے اسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند گرامی حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف عملی جامہ پہنائیں گے غمزدہ افرادکو خوش حال کریں گے۔

حضرت امام مہدی(عج) اہل سنّت کی نظر میں
بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام زمان ؑپر عقیدہ رکھنا صرف شیعوں سے تعلق رکھتاہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، بلکہ اس موردمیں اہل سنت بھی اہل تشیع کی مانند حضرت امام زمان ؑپر عقیدہ رکھتے ہیں ۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت اور خوشخبری جو آپ ؐنے امام زمان ؑکے بارے میں دی ہے کہ آپؑ کی حکومت عالمی سطح پر ہو گی اس بات پر سب شیعہ و سنی اتفاق نظر رکھتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ اہل سنت کے علماء کہتے ہیں آپؑ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں اورآپؑ جلد دنیا میں تشریف لائیں گے اور جو کچھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری دی ہے اسے عملی جامہ پہنائیں گے۔ اس بات کی دلیل ان کی کتابوں میں موجود احادیث ہیں جو امام زمان ؑکے بارے میں نقل ہوئی ہیں ۔
اہل سنت کے راوی اہل تشیع کے راویوں سے کم نہیں ہیں ان میں صحابہ سے لے کر تبع تابعین تک راوی ملتے ہیں ۔
امام زمان ؑکے بارے میں ہم تک جو قدیم ترین کتابیں پہنچی ہیں ان میں فضل بن شاذان نیشاپوری کی کتاب " قائم " ہے۔
اہل سنت کے ہاں قدیم ترین کتاب جو امام زمان ؑکے بارے میں لکھی گئی ہے وہ کتاب " فتن ملاصم " مرحوم حافظ نعیم بن عماد مروزی کی ہے۔ مرور زمان کے ساتھ ساتھ امام مہدی ؑپر عقیدہ رکھنا ایک مسلم اسلامی عقیدہ ثابت ہو چکا ہے۔
علماء اہل سنت کے ساتھ عوام بھی اس عقیدہ پر پختہ ایمان رکھتی ہے ۔ اگر کوئی اس نظریہ کا مخالف نظر آئے تو ہم دلیل اور نمونے کے طور پر چند بزرگ علماء کا ذکر کریں گے تا کہ ثابت ہو جائے کہ اہل سنت کا امام مہدی ؑپر عقیدہ روایت کے اعتبار سے ہے۔

ابن ابی الحدید
وہ شرح نہج البلاغہ میں حضرت امیر المؤمنین ؑکے اس جملہ (وبنا یختم لا بکم) کو نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں آپؑ کا اشارہ اس جملہ میں امام مہدی ؑکی طرف ہے کہ جو آخری زمانے میں ظہور کریں گے۔ اکثر محدثین کا کہنا ہے کہ آپؑ اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میں سے ہیں ۔
معتزلہ کے ماننے والے اس بات کا انکار نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنی کتابوں میں وضا حت سے بیان کرتے ہیں ۔ ان کے اکابرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اگرچہ آپؑ پیدا نہیں ہوئے ہیں مگر آپؑ ضرور تشریف لا ئیں گے ۔ (1)
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) الامام مہدی عند اہل سنہ؛ ج 2،ص 160، ص158

علاّمه خیرین آلوسی

آپؑ کتاب" غاية المواعظ " میں بیان فرماتے هیں ۔ اکثر علماء اور بزرگان کے کهنے کے مطابق ظهور مهدی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک هے، اگر کوئی اهل فضل اس بات سے انکار کردے توگویا اس کا کوئی اعتبار اور قیمت نهیں هے اس کے بعد وه کهتے هیں :هم نے حضرت امام مهدی ؑکے بارے میں جو بات کی هے وه اهل سنت کی نظر میں معتبر، صحیح اور موثق هے ۔ (1)
....

(1) الامام مہدی عند اہل سنہ؛ ج 2،ص 160،ص 158

حذیفه

حذیفه نے پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے روایت کی هے که آپؑ نے فرمایا: اگر دنیا کی عمر صرف ایک دن سے زیاده باقی نه ره جائے تو اس دن خداوند عالم ایک ایسے شخص کو ظاهر کرے گا جس کا نام میرا نام هو گا جس کا خلق وخو میرا خلق وخو هوگا جس کی کنیت میری کنیت هو گی۔ جس کا کام میرا کام هو گا۔
حضرت بقية الله ا لاعظم امام مهدی ؑکے بارے میں شیعوں کی لکهی هوئی کتابیں درج ذیل کتابیں علماء شیعه سے منسوب هیں مرحوم علامه آقا بزرگ تهرانی نے کتاب شریف " الذریعه الیٰ تصانیف شیعه " میں نقل فرمایا هے:۔
١۔ المهدی مرحوم خندق آبادی
٢۔ کتاب الغیبه والحیره ابی العباس حمیری قمی
٣۔ المهدی جلال الدین مردوشتی
٤۔ کتاب الغیبه و ذکر القائم ابی اخی طاهر
٥۔ المهدی ابو موسیٰ عیسیٰ بن مهران
٦۔ رسالة فی الحجه مرحوم شیخ صدوق
٧۔ المهدی موعود سید علی لاهوری
٨۔ رسالة فی غیبة الحجه سید مرتضیٰ علم الهدیٰ
٩۔ کتاب قائم علی بن مهزیار
١٠۔ رسالة فی غیبة الحجه میرزا علی اکبر عراقی
١١۔ رسالةفی غیبة الامام سید دلدار
١٢۔ کتاب الغیبه شیخ مفید
یه وه کتابیں هیں جو بهت قدیمی هیں اور گزشته صدیوں میں لکهی گئی هیں ۔
حضرت امام مهدی ؑکے بارے میں اهل سنّت کی لکهی هوئی کتابیں :
١۔ البیان فی الاخبار صاحب الزمان گنجی شافعی
٢۔ المهدی حماد بن یعقوب
٣۔ عقد الدرر فی اخبار مهدی المنتظر ابی بدر مقدس
٤۔ علامات المهدی المنتظر ابن حجر عسقلانی
٥۔ البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان متقی هندی
٦۔ علامات المهدی جلال الدین سیوطی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام زمان ؑ کی ابتدائی دنوں کے مشکلات

گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعدحضرت کے لئے ۳۲۸ ہجری ھ تک کا دور بڑی مشکلات اور مصیبتوں کا زمانہ رہا ہے۔ ان دنوں میں محمد وآل محمد علیہم السلام پر بنی عباس کے مظالم، بنی امیہ کے مظالم سے کچھ کم نہ تھے۔ اس دور میں سادات اور ان کے ارادتمندوں، عقیدتمندوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں ان کے خون سے گارے بنائے گئے۔ مکانوں کی بنیادوں میں، دیواروں میں زندہ چنوائے گئے۔ سولیوں پر چڑھائے گئے حبس ابد کی سزائیں ملیں، جائدادیں ضبط ہوئیں مختلف قسم کے مصیبت اور آلام میں گرفتار ہوئے۔ بنی عباس کے خلیفہ معتمد نے حضرت امام زمان علیہ السلام کو شہید کرنے کا مکمل پروگرام بنایا۔

اس حالے سے ہر طرف سے جاسوس مقرر کئے۔ مردوں، عورتوں، غلاموں ،کنیزوں کی شکل میں معین کئے۔ پروگرام کے مطابق حضرت امام زمان علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی قتل کرنا تھا مگر اس میں وہ ناکام رہے تو حضرت کی سراغ رسانی کے لئے دوسرے بڑے بڑے انتظامات کئے گئے اس دوران آپ کی خفیہ تلاش صرف شہروں تک محدود نہیں تھی بلکہ جنگل ، ریگستان، صحرا، میدانی علاقے اور غیر آباد جگہوں پر حکومت کی طرف سے جاسوس لگے ہوئے تھے خاص طور پر جہاں پر شیعہ اکثریت سے بستے تھے۔ جس شخص پر شک ہوتا تھا کہ وہ حضرت امام زمان علیہ السلام سے رابطہ میں ہے اسے مار دیا جاتا تھا۔

مومنین کی حالت یہ تھی کہ عزیزوں سے دوستوں سے آپس میں ملنا چھوڑ دیا تھا باپ بیٹے کے درمیان عہد وپیمان کے بعد حضرت کے بارے میں کوئی بات کرسکتے تھے۔ان پریشان حال لوگوں کا نہ کوئی کاروبار تھا نہ ہی روزگار، نتیجہ یہ ہوا کہ اپنا اپنا شہر بار چھوڑ کر خاندان کے خاندان اطراف عالم میں نکل گئے اور مختلف ملکوں میں ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ان میں سے اکثر جنگلوں ،پہاڑوں میں حیران وپریشان،سرگردان پھرتے رہے اور خانہ بدوشی میں زندگی بسر کی بہت سے غریب عالم غربت ومسافرت میں بہت ہی مظلومانہ مرگئے۔ ہزاروں درود وسلام ہو اس زمانے کے راسخ العقیدہ شیعوں پر جنہوں نے نہیات ہی صبر وتحمل اور ثابت قدمی کے ساتھ ان حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بنی عباس کے حکمرانوں کی طرف سے قیامت خیر مظالم سے صفحہ قرطاس پر ہیں۔ یہاں پر مومنین اور مسلمین کی آگاہی آیئے صرف ایک واقعہ نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ معتضد نے حکم دیا کہ حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو کسی طریقے سے گرفتار یا قتل کر ڈالیں۔ اس حوالے سے صدارتی گارڈ کے ایک فوجی دستے کو سامراء میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کرنے کا اور جس کو بھی جس حالت میں ملے گرفتار کر کے لے آئیں۔

چنانچہ اس فوجی دستے نے شاہی حکم پر چاروں طرف سے مکان کو گھیر لیا آمد ورفت کے تمام راستے بند کردیئے۔ کچھ فوجی مع افسران کے گھر کے اندر داخل ہوئے حسب دستور اس سرداب مقدس کے قریب پہنچ گئے جو مکان کے آخری حصے میں ایسے مخفی مقام پر واقع تھا جہاں کسی کے رہنے کا احتمال نہیں ہوسکتا ہے ایسے میں وہاں سے کسی کی دلنشین انداز میں تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے سنایا گیا۔جس کو سن کر سب حیران رہ گئے فوجی دستے کے افسر نے باہر کے سپاہیوں کو بھی اند ر بلا لیا اور کہا ہمارا جو ہدف ہے وہ اسی سرداب کے اندر موجود ہے پس اس کو گرفتار کرنا ہے وہ یہیں پر موجود ہیں محاصرہ کی ضرورت نہیں ہے اب سب مل کر اس کو پکڑ لینا۔اتنے میں حضرت امام زمان علیہ السلام سرداب سے باہر آئے اور ان لوگوں کے سامنے سے نکل کر سب کی نگاہوں سے غائب ہوگئے بہت سے سپاہیوننے حضرت کو نکلتے ہوئے دیکھا کچھ کی نظریں نہ پڑیں مگر جب فوجی افسر نے سرداب کے اندر داخل ہونے کا سپاہیوں کو حکم دیا تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے اور اس طرح کو چلے گئے افسر نے کہا کہ ہم نے تو کسی کو نکلتے نہیں دیکھا جب آپ نے کچھ نہ کہا تو ہم نے بھی توجہ نہ کی۔ اس صورت حال سے سب دنگ رہ گئے پھر ہر چند کوشش کی گوشہ گوشہ چھان ڈالا لیکن کوئی نشان نہ ملا۔ آخر کار ندامت وشرمندگی کے ساتھ یہ گروہ واپس ہوگیا اور معتضد کو صورت حال سے آگاہ کیا۔

نور خدا کفر کے حرکت پر خندہ زن پھونکوں سے یہ نور بجھایا نہ جائے گا
جن کو قدرت نے یہ بتا دیا کہ حجت خدا کا نگہبان خدا ہے جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون!

معاندین کی کوئی ظالمانہ حرکت کامیاب نہیں ہوسکتی۔ پہلے بھی خدا والوں کے کیسے کیسے محاصرے ہوتے رہے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے گرفتار کرکے پھانسی دینے کے ارادے سے ایک گھر میں بند کردیا تھا مگر خداوند عالم نے ان کو تو اٹھا لیا اور یہودیوں کے سردار یہودا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں کردیا جو سولی پر چڑھا دیا گیا،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے کے سلسلہ میں کفار ومشرکینن نے بڑی بڑی تدبریں کرتے رہے یہاں تک کہ شب ہجرت کیسا محاصرہ ہوا مگر حضرت اندر سے باہر تشریف لائے دشمنوں کے سامنے سے چلے گئے اور کسی نے نہ دیکھا اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام کی حفاظت کا واقعہ ہوا کہ سرداب سے تشریف لا کر حملہ کرنے والوں کے درمیان سے نکلے لیکن ان قاتلوں کی آنکھوں پر ، عقلوں پر ایسے پردے پڑے کہ کچھ نہ کرسکے مگر اپنی اس ناکامی وشان الٰہی کے مظاہرہ سے بھی کچھ سبق نہ لیا اور گمراہی کی دیواروں میں محصور رہے۔

غیبت کا آغاز ، غیبت صغریٰ ، غیبت کبریٰ

الف۔ غیبت کا آغاز

حضرت امام حسن عسکری آٹھ ربیع الاوّل ۲٦۰ ہجری قمری کو عباسی خلیفہ معتمد کے ہاتھوں شہید ہوئے تو حضرت مہدی ؑجنکی عمر ابھی پانچ سال سے زیادہ نہ تھی آپ نے اپنے والد بزرگوار کی پیکر مبارک پر نماز اداکی ۔ (1)

....

(1) سید محسن امین؛ ص 259

ب۔ غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ

(ولہ قبل قیاَمہ غیبَتَان: احدایھما اَطوَلُ مِنَ الأُخریٰ کما جاأت بذالک الاخبارفَاِنّما القصریٰ مِنھمامنذئوقتِ موٴ لد الیٰ انقطاع السّفارۃبینّۃ و بین شیعتہ وعدم السُّفراء بالوفاہ و امّا الطّول لی فھی بعدالأولیٰ وفی آخرِھا یقوم با السّیف) (1)
حضرت ؑکے قیام سے پہلے دو غیبت ھیں ۔ ایک، دوسرے سے زیادہ طولانی ھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں کچھ اس طرح آیا ھے۔
ایک (غیبت صغریٰ) ھے جو آپؑ کی ولادت سے لے کرآپؑ کے سفراء اور نائبین تک کے زمانہ پر محیط ھے آپؑ کے معتمد نائبین کی رحلت کے بعد آپؑ غیبت کبریٰ میں چلے گئے جس میں آپؑ اپنے ظھور پر نورتک لوگوں سے مخفی رھیں گے۔

....

(1) ارشاد مفید؛ باب 35، ص 673

غیبت صغریٰ

حضرت امام زمان علیہ السلام کی غیبت ایسی ہی ہے کہ جیسی گذشتہ امتوں میں بعض انبیاء علیہم السلام وا ولیاء علیہم السلام کی غیبتیں ہوئیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ میری امت میں ہو بہو وہ باتیں ہوں گی جو گذشتہ امتوں میں پیش آتی رہیں ہیں لہٰذا حسب حالات مذکورہ اس امت میں بھی حجت خدا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت ہوئی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سب سے پہلے ظالمین کے ظلم وستم کی وجہ سے حضرت ادریس علیہ السلام کو جو حضرت آدم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام کے پر دادا ہیں غیبت کا حکم ہوا جبکہ بادشاہ وقت ان کے قتل کی فکر میں تھا چنانچہ وہ غائب ہوئے اور قوم کی شقاوت اور نافرمانی سے اس شہر میں اور اس کے اطراف میں بیس(۲۰) برس تک بارش تک نہ برسی اتنی مدت میں حضرت ادریس علیہ السلام پہاڑوں میں ویرانوں میں پوشیدہ رہے جب وہ ظالم حکمراں ہلاک ہوگیا اور قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریس علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ کی دعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ بالائے آسمان اٹھا لئے گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ مدت کے بعد قائم آل نوح علیہ السلام ظاہر ہوں گے جن کا نام ہود ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور محبت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل رہا کہ لوگ حضرت ہود علیہ السلام کے ظہور سے ناامید ہونے لگے تھے حضرت خضر علیہ السلام کی غیبت اب تک ہے اور حضرت امام زمان علیہ السلام کے رفیق ہیں آپ کا معجزہ یہ رہا ہے کہ آپ جس خشک زمین پر بیٹھتے وہ سر سبز وشاداب ہوجاتی جس خشک لکڑی پر تکیہ کرتے اس سے پھول پتے نکل آتے چونکہ خضرة کے معنی سبزی کے ہیں اس لئے ان کو خضر کہتے ہیں آپ نے آب حیات پیا ہے اسی لئے قیامت کے وقت صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے۔ بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد صعصعہ میں دیکھا ہے جس قوم کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے اس نے ان ہیں ایک کمرے میں بند کرکے راستے میں مٹی پتھر سے روک دیئے تھے جب دروازہ کھولا گیا تو کمرہ خالی تھا وہ بحکم الٰہی وہیں سے غائب ہوگئے خداوند رب العزت نے وہ قوت عطا فرمائی کہ جس شکل وصورت میں چاہیں متشکل ہوجائیں حضرت خضر علیہ السلام کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہیوں کی رہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت امام زمان علیہ السلام کے رفقاء میں سے ہیں۔

اسی طرح حضرت الیاس علیہ السلام کی غیبت ہے بنی اسرائیل کے پیغمبر رہے قوم ان کی تکذیب کرتی اور ان کی توہین کرتی رہی مدت تک ان کے ظلم وستم پر صبر کرتے رہے مگر جب وہ قتل کرنے پر تل گئے تو آپ ایک پہاڑ میں غائب ہوگئے اور سات برس اسی حالت میں گزرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی خداوند رب العزت نے وحی کی کہ اب آپ جو چاہو سوال کرو عرض کیا کہ میں قوم بنی اسرائیل سے بہت بیزار ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھالے ارشاد رب العزت ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین واہل زمین کو تم سے خالی دیکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے پس خداوند عالم نے وہ طاقت وکرامت فرمائی کہ حضرت الیاس علیہ السلام بھی حضرت خضر علیہ السلام کی طرح زمین پر موجود وغائب ہیں حضرت حجت علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل ہے جنگلوں میں پریشان حالوں کی رہنمائی ضعیفوں کی دستگیری فرماتے ہیں حضرت صالح علیہ السلام جب اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس (۱۲۰) برس تک ہدایت کرتے رہے مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہوگئے اور اتنی مدت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ آپ انتقال فرماگئے ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں جب ظاہر ہوئے تو کسی نے ان کو نہ پہچانا۔ حضرت صالح علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اس پتھر سے جس کی لوگ پرستش کرتے تھے اونٹنی مع بچہ کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے آپ نے دعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے اور ایک شقی القلب کو لالچ دے کر اس اونٹ کے پاؤں کٹوا دیئے ٹکڑے ٹکڑے کیا گوشت کو کھایا توبہ کے لئے تین دن کی مہلت ملی لیکن وہ نہ سمجھے۔ چوتھے روز بڑی چیخ وپکار کی آواز ہوئی کانوں کے پردے پھٹ گئے زمین کو زلزلہ آیا قلب وجگر پاش پاش ہوگئے آسمان سے آگ آئی جس نے سب کو جلا کر خاکستر کردیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر دو سو بیالیس(۲٤۲) برس کی ہوئی قوم کو ہدایت کرتے کرتے بوڑھے ہوگئے اور مدت تک غائب رہے پھر خدا کی قدرت اور عنایت سے جوانی کی حالت میں پلٹ گئے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے قوم نے کہا ہم نے تمہارا کہنا اس وقت تک نہ مانا جب تم بوڑھے تھے اب تو جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔حضرت یونس علیہ السلام بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ ان کی غیبت تو ایسی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں رہے ۳۳ برس سمجھایا مگر دو افراد کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ بارگاہ خداوندی میں بڑے اصرار کے ساتھ نزول عذاب کی دعا کی بالآخر عذاب نازل ہونے کا مہینہ، دن اور وقت مقرر ہوا جس کی اطلاع دے کر خود آبادی سے باہر آئے اور پہاڑ کے کسی گوشے میں چھپ گئے جب عذاب کا وقت قریب آیا تو اس قوم نے صحرا میں پہنچ کر بوڑھوں کو جوانوں سے جدا، عورتوں کو شیر خوار بچوں سے جدا، حیوانوں کو ان کے دودھ پیتے بچوں سے جدا کرکے فریاد شروع کردی ۔یکایک عذاب کے آثار دیکھے کہ زرد آندھی آئی جس میں خوفناک صدائے عظیم تھی سب نے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ واستغفار کی آوازیں بلند کیں بچے اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے اور روتے تھے جانور اپنے بچوں سے علیحدہ ہونے پر شور کررہے تھے رحمت الٰہی جوش میں آئی اور عذاب ٹل گیا۔ اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام یہ خیال کرکے کہ سب ہلاک ہوگئے ہوں گے شہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی طرف آئے مگر وہاں سے چرواہوں کو آتے دیکھا اور سمجھ گئے کہ عذاب الٰہی نہیں آیا ہے آپ اس تصور میں کہ قوم مجھے جھوٹا کہے گی مخفی ہوگئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اپنی قوم میں واپس آئے تب سب نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے حضرت یونس علیہ السلام کی غیبت ایسی تھی جس سے متعلق خداوند عالم نے فرمایاہے کہ اگر وہ اس کی تسبیح نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طرح طرح سے ستایا جب یہودی تھک گئے تو پھانسی دینے کے ارادے سے ان کو ایک مکان میں بند کردیا رات کا وقت تھا بحکم الٰہی جبرئیل آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے نکال کر بالائے آسمان لے گئے۔ صبح کو یہ سب ظالم پھانسی لگانے کے قصد سے جمع ہوئے اور ان کا سردار جس کا نام یہودا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باہر لانے کے لئے تنہا اس مکان میں داخل ہوا خداوند رب العزت نے اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں کردیا۔ جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو دوسروں کو خبر دینے کے واسطے لوٹا اس کے باہر آتے ہی قبل اس کے کہ وہ کچھ کہے یہودا کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر پکڑ لیا اس نے شور مچایا کہ میں عیسیٰ ؑ نہیں ہوں یہودا ہوں۔ مگر کسی نے اس کی نہیں سنی اور اس کو سولی پر چڑھایا پھر خدا کی قدرت سے اس کی اصلی صورت ہوگئی۔

اس وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غیبت ہے جب حضرت امام زمان علیہ السلام کا ظہور ہوگا تب آسمان سے اتریں گے اور ظاہر ہونگے۔

مذکورہ غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں بھی ہیں ، جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا تو چار سو سال تک انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام ان سے غائب رہے باوجودیکہ روئے زمین پر حجت خدا موجود تھے لیکن غیبت رہی یہاں تو صرف چند حضرات سے متعلق روایات کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہے جس پر نظر کرنے سے امام زمان علیہ السلام کی غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ دونوں کی صورتیں سمجھنے میں آسانی ہوجائیگی۔

نوّاب امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا تعارف:

غیبت صغریٰ کے دوران حکومتی کا رندے امام ؑ کو نہیں دیکھ سکتے تھے اور عام لوگ بھی آپ کے دیدار سے محروم تھے لیکن امامؑ کے ماننے والے اور قریبی افراد آپؑ سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتے رھتے تھے اس عرصہ میں چار افراد ایسے تھے جو امام ؑ کے قریبی اور خاص تھے انہیں کے توسط سے لوگ اپنے مسائل حل کراتے تھے یہ افراد امامؑ اور لوگوں کے درمیان واسطہ اور پل کی حیثیت رکھتے تھے۔ان کے اسماء گرامی درج ذیل ھیں :۔

۱۔ عثمان بن سعید عَمری

یہ شخص حضرت امام علی نقی ؑکے خاص صحابی اور مورد اعتماد تھے ۔عثمان بن سعید حضرت امام حسن عسکری ؑکے دور امامت میں گھی بیچنے کے بھانے امامؑ اور لوگوں کے درمیان واسطہ کا کردار ادا کرتے تھے۔ امام عسکری ؑکی شہادت کے بعد آپ حضرت امام مہدی ؑکے پہلے نائب مقرر ھوئے ،لوگ آپ کے ذریعہ امامؑ سے اپنے مسائل حل کراتے تھے۔

۲۔ محمد بن عثمان

حضرت امام مہدی ؑکے پہلے نائب کی رحلت کے بعد محمد بن عثمان امام کے نائب خاص منتخب ھوئے ،شیعہ آپ کے علاوہ کسی اور کو نائب امام نھیں مانتے تھے۔ آپ سے لوگوں نے بہت سی کرامات دیکھیں ۔محمد بن عثمان 50سال تک نیابت امامؑ کے منصب پر فائز رھے۔آپ اپنی وفات سے پھلے حضرت امام زمان ؑکی توسط سے جانتے تھے کہ آپ کب رحلت فرمائیں گے۔

۳۔ حسین بن روح نوبختی

دوسرے نائب امام ؑکی رحلت کے بعد حسین بن روح نوبختی نائب امام منتخب ھوئے اور مسلمانوں کے مالی امور کے عھدہ کو سنبھالا۔ جب بغداد کو حامد بن عباس نے فتح کیا تواس وقت حسین بن روح نو بختی کو گرفتار کیا گیا۔ اس عرصہ میں ابوجعفر محمد بن علی سلمخانی نیابت کی ذمہ داریاں انجام دیتے رھے۔ جب بعد میں اس کے انحراف فکری کو پھچان لیا تو حسین بن روح نو بختی نے ایک خط کے ذریعے لوگوں کو اطلاع دی کہ سلمخانی کو اس عھدہ سے ھٹایا گیا ھے سال 326ھجری قمری کو حسین بن روح رحلت فرماگئے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔ علی بن محمد سمری
تیسرے نائب امامؑ کی رحلت کے بعد حضرت امام زمان ؑکے حکم سے علی بن محمد سمری کو حسین بن روح کا جانشین اور نائبِ امام منتخب کیا گیا۔ تین سال تک آپ امامؑ اور لوگوں کے درمیان واسطے کا کردار ادا کرتے رھے آپ کی وفات سے قبل لوگوں نے سوال کیا کہ آپ کے بعد نائب امام اور آپ کا جانشین کون ھوگا؟تو آپ نے فرمایا: خدا کا حکم ھے جو ذمہ داری میری گردن پر ھے میں اسے انجام دوں ۔ اس طرح آپ دنیا سے رحلت فرماگۓ۔
جب غیبت صغریٰ کا زمانہ ختم ھوا تو پھر غیبت کبریٰ کا دور شروع ھوا جو امام ؑکے ظھور تک جاری رھے گا۔

غیبت کبریٰ کے ظاہری اسباب
در حقیقت حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا مخفی رہنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ غیبت کے ضرور ایسے اسباب ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو غیبت بھی نہ ہوتی ، جیسا کہ باقی ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے کسی کی غیبت نہیں ہوئی سب کچھ برداشت کیا مگر نظروں سے مخفی نہیں ہوئے ۔ اگرچہ ان کے اوپر کڑی پہرے لگے ہوئے تھے مگر سلاطین جانتی تھیں کہ یہ انہی دنیوی حکومت بنانے کے لئے کھڑے نہیں ہونگے بلکہ اس کا تعلق مہدی موعود سے ہے جو گیارہ اماموں کے بعد آنے والے ہیں اس لئے حکمرانوں اور سلاطین کی آنکھیں اول ہی سے حضرت امام زمان علیہ السلام کی طرف ایسی لگی ہوئی تھیں کہ قدرت کے انتظامات سے حضرت کی ولادت بھی پوشیدہ طور پر ہوئی وہ یہ تو سمجھے ہوئے تھے کہ بارہویں امامت کے زمانہ میں دنیا کی صورت بدلے گی مگر یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس زمانہ میں یہ سب انقلابات کب ہونگے کس وقت ہونگے اگر انہیں یہ معلوم ہوتی کہ ہماری حکومت ان کے ہاتھ سے نہیں بلکہ پہلے ہی حوادث زمانہ سے ختم ہوجائے گی تو شاید حضرت امام زمان علیہ السلام کے تجسّس میں ایسی کوششیں نہ کرتے جو ہوئیں۔
باقی ائمہ طاہرین علیہم السلام کے واقعات اور امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے حالات میں بڑا فرق تھا ۔ ان حضرات علیہم السلام کی شہادتوں پر سب کے قائم مقام موجود تھے اور ہر امام نے اپنے بعد کے لئے امت کی ذمہ داریاں اپنے جانشین کے سپرد فرمائی ہیں لیکن حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ آخری امام تھے بارہ کے بعد تیرھواں آنے والا نہ تھا آیندہ کے لئے امامت کا دروازہ بند ہوچکا تھا اگر حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ پر دشمنوں کا غلبہ ہوجاتا تو نتیجہ میں زمین حجت خدا سے خالی ہوجاتی ۔ وہ پیش گوئیاں صحیح نہ رہتیں جو روز اوّل سے مہدی موعود علیہ السلام کے بارے میں ہوتی چلی آرہی تھی وعدہ الٰہی غلط ہوجاتا کہ ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ان کے مبارک ہاتھوں سے ظالمین کا خاتمہ ہوگا اور ساری زمین ان ظالم اور فاسق حکمرانوں سے پاک ہوکر عدل وداد سے بھر جائے گی حالانکہ یہ ناممکن ہے کہ خدوند کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان جو آنے والے حالات اور واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ وقوع میں نہ آئیں یہ سب باتیں دنیا کے آخری حصہ میں پوری ہوکر رہیں گی اور اس وقت تک دنیا میں حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ کا موجود رہنا لازمی امر ہے۔
خداوند عالم کی طرف سے بھی مجبور نہیں کئے جاسکتے تھے کیونکہ بندے اپنے افعال میں مختار ہیں اور جبر غلط چیز ہے پس حضرت کی حفاظت صرف صورت غیبت میں منحصر تھی اس لئے عوام کی نظروں سے مخفی ہوئے ہیں ۔
حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی غیبت کبریٰ سے پہلے غیبت صغریٰ رہی چونکہ حضرت کے وجود امامت کا مسئلہ مشتبہ بنایا جانے والا تھا اس لئے ضرورت تھی کہ ایک زمانہ ایسا بھی ہو جو عین دیکھنے والے حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ کو بحیثیت امامت پہچان کر دیکھ لیں تاکہ حضرت کے وجود اقدس سے انکار کرنے والوں کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ جس کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اس کی موجودگی اور امام ہونے پر کیسے ایمان لایا جائے یہ تو خدا ہی کی خصوصیت ہے کہ اس کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ آیندہ کبھی کوئی دیکھ سکتا ہے وہ خود دکھائی نہیں دیتا بلکہ اس کے آثار وجود نظر آتے ہیں ۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت کی ولادت کے بعد پدر بزرگوار نے بقدر ضرورت اپنے فرزند کو دیکھا یا اور بہت سے لوگوں کو اطلاع دیں پھر کافی زمانہ تک خود حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے مومنین کو اپنی ملاقات سے مشرف فرمایا یا ہزاروں انسان مطلع ہوئے اور نائبین کے ذریعہ سے تمام کام پورے ہوتے رہے لیکن جب حالات بدلے اور نائب خاص کی خدمت میں لوگوں کی حاضری نظروں سے کھٹکی اور ان کی مرجعیت بھی حکومت کو ناگوار ہونے لگی اور اس میں بھی مصیبتوں کا مقابلہ ہوا تو غیبت صغریٰ کی صورت ختم ہوئی اور غیبت کبریٰ کا وقت آگیا ۔
غیبت صغریٰ میں یہ صورت بھی پیش آئی کہ نیابت اور سفارت کے جھوڑے مدعی پیدا ہونے لگے جن پر حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ نے اپنے فرمانوں میں لعنت فرمائی ہے اور اظہار برائت کیا ہے ۔
ابو محمد شریعی ، محمد بن نصیر نمیری ، احمد بن ہلال کرخی ، محمد بن علی شلغمانی وغیرہ نے اپنے اپنے لئے غلط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعوئے کرکے فتنہ وفساد پھیلانا شروع کردیا یا خمس وغیرہ کی رقمیں وصول کرنے لگے حضرت پر افتراء اور بہتان ، باطل عقیدے ، بیہودہ مسئلہ تلقین ہونے لگے ، کفر والحاد کی نوبت پہنچ گئی اور ایسی خلاف شریعت باتوں کا سادہ لوح افراد پر بُرا اثر پڑنے لگا ، حکومت کے مظالم تو جھیلے جارہے تھے لیکن عقیدتمندوں کے پردے میں ان دشمنوں کا یہ ظلم وستم طرح طرح کی گمراہیاں پھیلانا مومنین میں تفرقہ اندازی اور ان کو دھوئے دینا حضرت کی طرف سے اپنا تقریر بتا کر رسوخ پیدا کرنا اس جھوٹی نسبت کو اپنی بدکرداریوں میں کامیابی کا ذریعہ بنانا ناقابل عفو جرائم تھے جن کو آسانی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔
اور جن کے انسداد کی یہی صورت تھی کہ سفارت اور وکالت کا وہ سلسلہ ہی ختم کردیا جائے جس کے بہانے سے یہ کاذب وظالم سب کچھ کررہے تھے چنانچہ نیابت کا دروازہ بند ہوگیا ، جس کی اطلاعات مخلص مومنین کو پہنچ گئیں اور وہ ان کی بلاؤں سے محفوظ ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت کا وہ نور ہدایت بھی حجاب میں آگیا جو زمانہ غیبت صغریٰ نائبین کے ذریعہ نفاذ احکام سے مومنین میں پھیلا ہوا تھا اور غیبت کبریٰ واقع ہوگئی ۔
غیبت کبریٰ کا یہ سبب بھی کس قدر روشن اور واضح ہے کہ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو دنیا میں خونریزی کا سلسلہ جاری ہوجاتا کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ آخری امام کا وجود آخری وقت تک رہنے والا ہے جس میں سارے عالم پر آپ کی حکومت ہوگی اس خوف میں ہرزمانہ کی تمام سلطنتیں اپنے اپنے زوال کے خیال سے حضرت کے مقابلہ میں آتیں چاہیے یہ مدافعانہ لڑائیاں ہوتیں لیکن روئے زمین پر خون کی ندیاں بہتی رہتی حالانکہ اسلامی نظریہ ہمیشہ صلح اور امن پسندی رہا ہے مسلمان ہر ایک انسان کی سلامتی کا خواہاں رہتا ہے مومن دنیا میں بقاء امن وامان کا حامی ہوتا ہے اس لئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کسی جنگ کی ابتداء نہیں ہوتی اور تبلیغ اسلام کے واسطے حضرت نے اخلاقی ہتھیاروں کو چھوڑ کر مادی آلات کو استعمال نہیں کیا اور کبھی تلوار نہیں اٹھائی بلکہ جتنی لڑائیاں ہوئیں سب دفاعی اور جوابی کاروائی تھی ۔ حضرت ائمہ طاہرین علیہم السلام کے پیش نظر ہمیشہ دنیا میں امن وامان کے قیام کا مسئلہ رہا ، طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر صبروتحمل سے کام لیا اپنے حقوق پامال ہوتے دیکھئے مگر صبر کیا۔
حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام جن کی تلوار کے جوہر بدر ، احد ، خندق اور خیبر وغیرہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کی لڑائیوں میں یادگار ہیں انہوں نے پچیس برس کی خاموشی سے گزارے اور اپنی حق طلبی کے لئے جنگ پر آمادہ نہ ہوئے کیونکہ جانتے تھے کہ اس سے اسلام کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ حق کا مطالبہ زبانی ہوتا رہا لیکن شمشیر انتقام نیام سے باہر نہ آئی اور کوئی ایسا اقدام نہیں فرمایا جس سے ظاہری امن وامان کو ٹھیس لگے البتہ جب تمام مسلمانوں نے اپنی خوشی سے مملکت کی ذمہ داریاں حضرت کو سپرد کردیں اور کچھ لوگ اپنی ذاتی اغراض ومقاصد کے تحت فتنہ وفساد پر آمادہ ہوئے تو حضرت بھی ان کی شرارتوں کو روکنے اور ان کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے اور جنگ جمل ، صفین اور نہروان میں ہوا جو کچھ ہوا۔
حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے اسی امن وامان کی خاطر معاویہ سے صلح فرمائی باوجودیکہ یہ بات ساتھیوں کو ناگوار ہوئی لیکن حضرت نے اس مخالفت کی کچھ پروا نہ کی اور جنگ کی آگ کو بھڑکنے نہ دیا۔
اسی طرح سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام بھائی کی شہادت کے بعد دس برس خاموش رہے مگر جب یزید پلید نے بیعت کا مطالبہ کیا اور جان کے پیچھے پڑگیا تو حضرت نے بغیر لشکری تیاری کے جس سے امن وامان میں خلل پڑتا تھا فوج یزید کا مقابلہ کیا کربلا کے میدان میں اپنا سارا گھر بار قربان کردیا راہ خدا میں جان دیدی مگر بیعت نہ کی اور اسلام کو موت سے بچالیا۔
حق کبھی باطل کا اتباع نہیں کرسکتا یہ کارنامہ ہے جس سے اسلام زندہ رہا اور حسین علیہ السلام کے نام کا سکّہ ساری دنیا میں چل رہا ہے اور کربلا والوں کی صدائے بازگشت فضاء عالم میں گونچ رہی ہے ،پھر اس قیامت خیز واقعہ کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام سے لیکر امام حسن العسکری علیہم السلام تک سب حضرات کی عمریں مصیبتوں میں گزریں بڑے بڑے مظالم جھیلے مگر کسی وقت لڑائی کا خیال بھی نہ کیا قید خانوں میں رہے مگر صبر کیا ، یہاں تک کہ خفیہ طور پر زہر دے کر شہید کئے گئے ، پس جسطرح ان جملہ حضرات کے پیش نظر امن وامان کا مسئلہ رہا ہے اسی طرح بارہویں امام علیہ السلام کی اس غیبت میں امن وامان کے بقاء کا راز مظہر ہے۔
دشمنوں کا قابو نہیں چلتا خون ریزی کی نوبت نہیں آتی بلکہ جب ظہور ہوگا تب دعوت ایمان کے لئے تلوار نہ اٹھائی جائے گی بلکہ خداوند تعالیٰ کی نشانیاں سامنے آئیں گی اور ان آیاتوبینات سے پوری دنیا روشن ومنوّر ہوں گی ایک ندائے آسمانی بلند ہوگی کہ تمام عالم متوجہ ہوجائے گا کہ حق کیا ہے تو باطل کیا ہے؟

حضرت امام زمان علیہ السلام کے طول عمر
ہر سچے مومن کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ پروردگار عالم ہر زمانے میں اپنی حجت کا وجود واجب قرار دیا ہے جس کے اوپر ایمان رکھنا ضروری ہے دشمنان اسلام اور محمد وآل محمد کے دشمنوں کے طرف سے حضرت امام زمان علیہ السلام کے طول عمر کے بارے میں مختلف قسم کے نظریات اور خیالات اور سوالات کے بوچھاڑ کرکے سادہ لوح مسلمانوں اور مومنین کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود شخص مسلمان اور مؤمن کی ذھن میں یہ سوال ابھرے کہ ایک شخص کیسے اتنی لمبی عمر پاسکتا ہے ؟ بہر حال جو بھی ہو تاریخ کے مطالعہ نہ ہوتے اور تاریخ سے آشنائی اور آگاہی نہ ہونے کے بناء پر یہ سوالات ذھنوں میں پیدا ہوئی ہے یایہ کہ خود اسلام دشمن طاقتوں اور محمد وآل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کی طرف سے یہ سوالات اٹھائے جاتے ہیں اس ضمن میں ہم یہاں پر مختلف زاویوں سے مختصراً کچھ عرائض پیش کردیتے ہیں۔
شیعوں کے ممتاز عالم الدین علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ودوسرے علماء اور دانشوروں نے اپنی کتابوں میں حضرت امام زمان علیہ السلام کی طول عمر کے ذیل میں بہت سے شخصیات کی ایک فہرست بیان کیں ہیں، جن کے مکمل حالات زندگی کتب تواریخ میں نقل کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی عاقل اور انصاف پسند شخص توجہ کریں تو اس کے لئے صرف حضرت خضر علیہ السلام کی ذات کافی ہے جن کے روئے زمین پر موجود ہونے پر کسی کو کوئی اشکال نہیں ہے تو پھر حضرت امام عصر علیہ السلام کے وجود مقدس کی طول عمر پر کیوں اعتراض اور شکایت ہے۔
جو پروردگار عالم کی طرف سے سارے کائنات کی حیات کا باعث ہیں ، دو عظیم پیغمبر حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہم السلام دونوں اب تک زندہ ہیں جن کو خداوند عالم کی طرف سے رزق مل رہا ہے ۔ اصحاب کہف سورہے ہیں زندہ ہیں ان کا کتا بھی زندہ ہے۔
حضرت آدم صفی اللہ کی عمر ۱۳٦ سال حضرت شیث علیہ السلام کی عمر ۹۱۲ سال حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ۲۵۰۰ سال حضرت سام بن نوح کی عمر ٦۰۰ سال حضرت لقمان حکیم کی عمر ۱۰۰۰ سال لقمان بن عاد کی عمر ۳۰۰۰ سال خدا کے دشمن اوج بن عناق کی عمر ۳۰۰۰ ہزار ٦۰۰ (تین ہزار چھے سو سال) شداد کی عمر ۹۰۰ برس ہے ، اسی طرح دوسرے مختلف افراد کی عمریں بھی طولانی ذکر ہوئی ہے مثلاً جمشید نے جو ایران کے پادشاہ تھا ۵۰۰ سال زندگی کی۔
ضحاک نے ایک ہزار سال حیات پائی۔ فریدون عادل نے ایک ہزار سال زندگی کی ، اس کے علاوہ اور بھی افراد موجود ہیں جن کے عمرطولانی ذکر ہوئی ہے۔
پس خدوانﺪ رب العزت کی آخری حجت حضرت امام زمان علیہ السلام کی عمر طویل ہونے سے تعجب نہیں ہونی چاہئے اور حضرت کے وجود اقدس سے انکار نہیں کرنا چاہئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ حضرت امام زمان علیہ السلام کی تصدیق کریں۔
حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم جو ہزاروں برس پہلے دنیا میں موجود ہیں ان کا یہ بقا اور عمر کی طولانی اس کی مقصد اور غرض انکی پیغمبری نہیں ہوسکتی جسکا آیندہ وہ اظہار فرمائیں نہ ان پر کوئی آسمانی کتاب کسی وقت نازل ہونے والی ہے جس کے انتظار میں ان کو زندہ رکھا گیا ہونہ آگے چل کر ان کے پیش نظر کسی شریعت تازہ کی ترویج ہے نہ ان کے متعلق کسی ایسی پیشوائی کسی خبر دی گئی ہے جس پر بندہ گان خدا کے لئے ان کی اقتداء اور اطاعت لازم ہو بلکہ ان کی زندگی کا فلسفہ یہ ہے کہ مخلوق خدا ان کی طول عمر کو دیکھتے ہوئے آخری حجت خدا حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی طولانی عمر ہونے پر تعجب نہ کریں اور حضرت کے وجود اقدس سے انکار نہ کرے اور اس حیثیت سے بھی بندوں پر حجت الٰہی قائم ہوجائے ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کی تصدیق سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر اہل کتاب ایمان لائیں اور ان کی زندگی سے حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ کی زندگی کا ثبوت ہوجائے کیونکہ خاتم الانبیاء صلوات اللہ علیہ کے بعد کسی نبوت ورسالت کا وقت نہیں رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی متابعت کریں گے اور دعوت

اسلام میں ان کے معین ومددگار ہونگے۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں ذکر شدہ احادیث کی تعداد

v وہ احادیث جو آپؑ کے ظہور انور کی بشارت کے حوالہ سے ذکر ہوئی ھیں ان کی تعداد 657ھے وہ احادیث جو آپؑ کو اھل بیت پیغمبر ؐمیں سے ہونے کی خبر دیتے ھیں ان کی تعداد 389ھے۔

v وہ روایات جو آپ ؑکو فرزندان فاطمہ زھرا سلام اللہ علیہا کے عنوان سے معرفی کراتی ھیں ان کی تعداد192ھے ۔روایات میں سے بعض ایسی بھی ھیں جن میں آپؑ کاامام حسین کے نویں فرزند ہونے کی صراحت موجود ھے ان کی تعداد 148ھے۔ آپؑ کے امام حسن ؑعسکری کے فرزند ارجمند ہونے پر ایک سوچھیالیس روایات موجود ھیں ۔

v وہ روایات جو پوری دنیا کو عدالت سے پر کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ھیں ان کی تعداد 122ھے۔

v وہ روایات جن میں آپؑ کی ولادت کا تذکرہ ھے ان کی تعداد 214 ھے۔

v وہ روایات جو آپؑ کے بارھویں امام ہونے کو بیان کرتی ھیں ان کی تعداد126ھے۔

حضرت امام زمان علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر

غیبت صغری میں حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ملاقات کے بارے میں تو کوئی اعتراض اور اشکال نہیں ہے اس زمانے میں مومنین کرام حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے رہے ہیں۔

مگر کچھ افراد کو غیبت کبریٰ میں یہ شکایت رہی ہے کہ حضرت امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف عام طور پر سب کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور کسی شخص سے بھی حضرت کی ملاقات معنی غیبت کے خلاف ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ غیبت کبریٰ کا منشاء یہ ہے کہ غیبت صغریٰ میں خاص خاص افراد سے جو ملاقات کی صورت تھی وہ ختم ہوگئی اور حضرت کی قیام گاہ پر حاضری کا پہلا طریقہ باقی نہیں رہا اب حضرت کا مکان اور مقام نظروں سے پوشیدہ ہے اور اس کا مطلب کہ حضرت نظر خلائق سے غائب ہیں۔

عقل کی رو سے غیبت کا مسئلہ اور ملاقات میں کوئی منافات نہیں ہے مثال کے طور پر ملائکہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں مگر انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کی خدمت میں ان کی آمد ورفت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اگرچہ وہ جن نظروں سے مخفی ہے لیکن بعض لوگ ان کو دیکھتے ہیں ان سے ملاقات ہوتی ہے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کی غیبت ہے مگر کچھ لوگ ان دونوں حضرات سے ملتے رہتے ہیں پس بنا برایں جس طرح ان کے مکان ومقام معلوم نہ ہونے کے ان سے ملاقات ہوسکتی ہے اسی طرح حضرت امام زمان عجل اللہ..... سے ملاقات ہوسکتی ہے۔

حضرت امام زمان عجل.... سے ملاقات کا شرف حاصل ہونا خود اس انسان کی قسمت ہے بہت خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کو حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہو اس خطرناک دور میں بھی ایسی خوش قسمت اور مسرت والے بھی موجود ہوتے ہیں ہر زمانے میں بڑی بڑی ہستیاں گزری ہیں بڑے بڑے صاحبان زہد وتقویٰ ہوتے رہے ہیں ہوسکتا ہے کہ ان کو حضرت کی زیارت نصیب ہوئی ہو اور واقعات کو اس غرض سے پوشیدہ رکھا ہو کہ کہیں ریا اور خود نمائی نہ ہوجائے۔ جو واقع یہاں بیان ہوئے ہیں ان سے مومنین اور مسلمین کی کچھ رہنمائی ہوجائے ایسے قصوں اور واقعہ کا پڑھنا، سننا بھی عبادت ہوتا ہے۔

یہاں پر چند واقعات کا ذکر کریں گے جو امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے ملاقات کے بارے میں نقل کرنے کے ہیں۔ البتہ شیعہ اعتقاد اور عقیدے کے تحت ملاقات سے مراد یہ ہے کہ وہ صاحب جس نے امام علیہ السلام سے ملاقات کی ہو وہ صاحب تقویٰ وپرہیزگار ہو۔ شہرت طلب نہ ہو نہایت ہی متین اور سلجھا ہوا بندہ ہو۔ یہ جو واقعات نمونے کے طور پر یہاں ذکر کر رہے ہیں جن میں سے اکثر ان صاحب کی وفات کے بعد ہی برملا ہوا ہے لہٰذا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر کوئی بندہ یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں امام سے ملاقات کئے ہوئے ہوں۔ بلکہ احادیث میں بھی نقل ہوا ہے کہ امام سے ملاقات کے بارے میں دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے حقیقت بھی یہی ہے ورنہ دین میں فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظھور

حضرت امام رضا ؑنے فرمایا: قائم آل محمد ؐکی مثال قیامت جیسی ھے جس طرح قیامت ناگھانی طورپربر پا ھوگی اسی طرح امام زمان ؑاچانک ظھور فرمائیں گے۔

جیسا که خدا وند عالم نے قرآن مجید میں اشارہ فرمایا ھے کہ لوگ آپؑ سے سوال کرتے ھیں کہ قیامت کب برپا ھو گی؟ آپؐ کھہ دیجئے: کہ اس کا علم صرف خدا کے پاس ھے اس کے علاوہ اس وقت کے بارے میں کوئی نھیں جانتایہ واقعہ و حادثہ زمین و آسمان پر سخت گزرے گا اور یہ واقعہ اچانک رونما ھو گا ۔(1)

اس آیت کی ذیل میں دو مھم نشایاں ، اجمالی طور پر قیامت کے بارے میں ذکر ھوئی ھیں :۔

۱۔ قیامت کا وقت نہایت ھی سنگین اور سخت ترین وقت ھو گا کیونکہ اجرامی فلکی سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ھونگے سورج خاموش، چاندتاریک،ستار ے بے نور ، سیارے بے حرکت اور ایٹم تباہ و برباد ھو جائیں گے۔

۲۔ جس طرح قیامت اچانک برپا ھو گی۔ اسی طرح امام زمان ؑکا ظھور انور بھی پلک جھپکنے میں ھوگا۔ پھر آپؑ سب سے پھلے پوری دنیا کے نظام کی ازسر نو بنیاد گزاری فرمائیں گے۔

۳۔ آپؑ کا ظھور اچانک اور انقلابی طور پر واقع ھو گا۔

....

(1) سورہ اعراف: 187

حضرت امام مھدی ؑکے ظھور کی جگہ:

حضرت امام رضا ؑفرماتے ھیں :۔ ایک منادی غیب سے اس طرح ندا دے گی کہ روئے زمین کے تمام انسان اس ندا کو سن لیں گے، اس آواز کے ذریعے انسانوں کو دعوت دیں گے مزید فرماتے ھیں :۔

آگاہ ھو جاؤ ! اللہ کی حجت نے خدا کے گھر کے کنارے ظھور فرمایا ھے اس کی اطاعت اور پیروی کرو! کیونکہ حق اس کے ساتھ ھے اور قدرت بھی اسی کے ھاتھ میں ھے۔مھدی منتظر تمام ادیان کی زبان اور تمام مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق اور باقی تمام ادیان کے مطابق کعبہ سے ندا دیں گے اور بشریت کو توحید کی دعوت فرمائیں گے۔ کعبہ اور مکہ سے یہ آواز ھر ایک تک پھنچے گی ، لوگوں کو چاۓے کہ اس آواز پر لبیک کھیں اور اس کی پیروی کریں ۔آپؑ کلمہ توحید کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے اور اس مکان مقدس سے آواز آئے گی کہ آج کے بعد ظلم و کفر کی بنیادیں مٹادی جائیں گی اور تمام سیاسی اور بربریتی حکومتیں توڑ دی جائیں گی اور شیاطین کو خصوصاً سب سے بڑے شیطان کو پتھر مارے جائیں گے اور ان چھوٹے اور بڑے شیطانوں کو نیست و نابود کیا جائے گا تاکہ خلیل اللہ و حبیب اللہ اور ولی اللہ مھدی عزیز کی حج بجا لائے جاسکیں گے و ا لّاھمارے لئے کھا گیاھے۔

(ما اکثر الضجیج و اقلَّ الحجیج)

کتنے شور شرابے ھیں اور حج کرنے والے کس قدر کم ھیں ۔ (1)

....

(1) صحیفہ نور؛ ص 18 ،ص 88

ظھور امام مھدی ؑکی حتمی علامات

جب حضرت بقیة اللہ الاعظم امام زمان ؑغیب کے پردہ سے تشریف لائیں گے تو اس وقت کے علائم اور نشانیاں جو ائمۂ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معصومین علیہم السلام کی طرف سے بیان ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔ ان علامات کے ساتھ جو ہم ترتیب وار بیان کریں گے، قدرت ومنشاء الٰہی بھی شامل ہے اور مرضیئ الٰہی یہ ہے کہ جب اس کی مرضی ہوگی انکا ظہور ہوگا۔
بعض علامات اپنے طبیعی مسیر کے مطابق خود بخود واقع ہوئی ہیں جن میں خدا وند متعال کا کوئی دخل نہیں ہے مثلاً انحرافات فکری، انحرافات ثقافتی اور انحرافات عملی وغیرہ ، یہ طبق مرور زمان خود بخود واقع ہوتی ہیں ۔
جو امام زمان ؑکے ظہور کی علامات سمجھی جاتی ہیں ۔ ان میں چاند کا مہینے کی آخری تواریخ میں گرھن لگنا اور سورج کا وسط ماہ میں گرھن لگنا وغیرہ شامل ہیں ۔مگر وہ علائم جو ظہور پر نور کے نزدیک واقع ہوں گی ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
مثال کے طور پر ظہور کے بالکل نزدیک اور ظہور سے متصل قتل نفس ذکیہ کا واقع ہونا۔
دوسری علامات حضرت امام مہدی ؑکے ظہور سے کافی عرصہ پہلے بنی عباس کے درمیان اختلاف وجود میں آنا وغیرہ۔
تیسری تقسیم بندی کچھ اس طرح ہے:۔
وہ علائم جن کا واقع ہو نا حتمی ہے یا جن کے واقع ہونے میں کوئی خدشہ وارد نہیں ہو سکتا ہے یہ وہ حوادث ہیں جو احادیث کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں ممکن ہے کہ بداء حاصل ہو جائے یا بداء حاصل نہ ہو ۔(1)
ہماری بحث ان علائم میں ہو رہی ہے جو حتمی ہیں جو روایات کی روشنی میں پانچ یا چھے علائم میں منحصر ہیں ۔
حضرت امیر المؤمنین ؑنے فرمایا:۔
(قال مولانا امیر المؤمنین علیہ السلام: من المحتوم الذی لا بُدّ منہ ان یکون قبل القائم: خروج السفیانی، وخسف با لبیداء وقتل الذ کیہ والمنادی من السماء و خُرُجُ الیمانی)
مولا امیرالمؤمنین ؑنے فرمایا: وہ نشانیاں جو قائم سے پہلے ظاہر ہوں گی اور جن کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں (یہ وہ بات ہے جو قطع و یقین پر مبنی ہے) وہ یہ ہیں : خروج سفیانی، زمین کا دھنس جانا ، قتل نفس ذکیہ ، نداء آسمانی اور یمانی کا خروج ۔

....

(1) یہ سورہ رعد کی آیۃ 49کی طرف اشارہ ہے

۱۔ خروج سفیانی

سفیانی ان لوگوں میں سے ہے جو حضرت امام زمان ؑکے ظہور کے موقع پر باطل کے طور پر سامنے آئے گا جو خون آشام اور قتل و غارت میں مشہور ہو گا۔ وہ حق و حقیقت کی مکمل طور پر مخالفت کرے گا اس سے خداوند عالم نے قرآن مجید میں لوگوں کو خبردار کیا ہے۔ یہ بات محققین اور محدّثین کے درمیان یقینی ہے کہ اس شخص کا نام اس لئے سفیانی رکھا گیا ہے کہ یہ شقاوت و بدبختی اور پلیدی کے لحاظ سے ابو سفیان جیسا ہو گا۔ سفیانی کی نسبت ابو سفیان ملعون و پلید اور اس کی بیوی ھندہ جگر خوارۂ حضرت حمزہ سید الشہداء سے ہے اسی لئے اس ملعون اور بدبخت انسان کا نام سفیانی رکھا گیا ہے۔حضرت امیر المؤمنین علی ؑفرماتے ہیں : یہ شخص حد سے زیادہ انسانوں کے جگر کھائے گا اوراس کے بعدصحرا کی طرف نکل جائے گا۔
(1)اس کا اصلی نام عثمان اور باپ کا نام عتبہ ہو گا اور وہ ابوسفیان کی اولاد میں سے ہے۔ جب بھی کسی ایسی سرزمین پر پہنچے گاجو ہموار اور اس کا پانی صاف و شفاف ہوگا وہاں پر ٹھہرے گا ۔
یہ ملعون ابتداء میں شہر دمشق ، حمص ، فلسطین ، اردن اور قنسرین کو اپنے قبضہ میں لے لے گا، لوگوں کا قتل عام کرنے کے بعد کوفہ، بغداد، نجف اور مدینہ پر حملہ کرے گا اور یہ ملعون شیعوں کا اس قدر سخت ترین دشمن ہے کہ جو کوئی بھی کسی شیعہ کا سر تن سے جدا کر کے لائے گا اسے بڑے بڑے انعامات سے نوازے گا۔ آخر کار سرزمین بیداء جو (مکہ و مدینہ کے درمیان ہے) میں سفیانی کے لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ اور خود سفیانی حضرت امام زمان ؑکے لشکر کے ہاتھوں بیت المقدس میں قتل ہو جائے گا۔

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) كمال الدين ؛ج2، ص 651 ، اعلام الورى ، ص 421

۲۔ لشکر سفیانی کا سرزمین بیداء میں دھنس جان

۳۔ صیحۂ آسمانی

صیحه اس وقت واقع ھو گی جب پوری دنیا اختلاف اور جھگڑوں میں گھر جائے گی، تفرقه و جدائی نے سایه کیا ھو گا اسوقت ایک آسمانی آواز سب کے کانوں سے ٹکرائے گی اس کے بعد ایک پنجه ظاھر ھوگا۔اس طرح پورے طور پر صیحۂ آسمانی پھیل جائے گي۔
حضرت امیر المؤمنین علی ؑفرماتے ھیں :۔
(ثُمَّ لا یستقم امر الناس علی شیء ولا یکون لھم جماعة، حتیٰ ینادیَ منادٍ من السماء علیکم بغلان وتطلع کفّ تشیر)(1)
....

(1)اللام ولافتن ؛ص 48، روزگار ھائی؛ ج2، ص 867

اس وقت لوگوں کی اصلاح ھر گز نھیں ھو گی اور مسلمان ھر گز ایک مرکز پر جمع نھیں ھو سکیں گے۔ اس وقت منادی آسمان سے آواز دے گی۔ اس کی طرف دوڑئے اس سے د ور نه ھو جائیں اس وقت ایک پنجه آسمان سے ظاھر ھو جائے گا اور امام زمان ؑکی طرف کرے گا اس طرح صیحه کے وقوع کو سب مان لیں گے۔
اس صیحه کا مطلب کیا ھے؟ کیا بے مقصد آواز ھو گی؟
یه ایک ایسا پیغام ھے جس میں حکم الٰھی پوشیده ھے!
حضرت رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم فرماتے ھیں :۔
(اذا کان عنده خروجِ القائمِ ینادی من السماء!)
(ایھاالنّاس، قطع ، عنکم مدّه الجبارین و ولی الامر خیر امّة محمدٍ ، فالحقوا مکّة) (1)
جب قائم کا ظھور ھوگا اس وقت آسمان سے نداء دی جائے گی : اے لوگو! خداوند عالم نے ستمگروں کی مھلت کو آخر تک پھنچا دیا ھے اور امت محمدّ کو بھترین امام عنایت کیا ھے اپنے آپ کو جلد از جلد مکۂ مکرمه میں اس کے پاس پھنچا دو!
یه واقعه شب جمعه، نماز صبح کے بعد ماه مبارک رمضان کی 23تاریخ کو رونما ھو گا۔
....

(1) بحار الانوار جلد 52 ،ص404

٤۔ نفس ذکیه

١۔ نفس ذکیه کا قتل اور حضرت امام مھدی عجل الله فرجه الشریف کے ظھور میں صرف 15دن کا فاصله ھو گا۔
٢۔ نفس ذکیه وھی ھے جو رکن و مقام کے درمیان قتل ھو گا۔
٣۔ نفس ذکیه بعنوان سفیر امام زمان ؑمکه میں جائیں گے۔ تاکه حضرت امام زمان ؑکے پیغام کو مکه والوں تک پھنچائیں مگر انھیں اسی وقت رکن و مقام کے درمیان کو شھید کیا جائے گا۔
٤۔ نفس ذکیه رکن و مقام کے درمیان حضرت امام زمان ؑکے ظھور سے پندره (15)دن پھلے شھید ھو جائیں گے آپ کا نام محمدؑ اور والد گرامی کا اسم گرامی حسنؑ ھو گا آپؑ حضرت امام حسین ؑکی نسل سے ھونگے۔

5. خروج یمانی
حضرت امام صادق ؑخروج یمانی کے بارے میں یوں فرماتے ھیں :۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(خروجُ رجل من ولد عمّی زید با لیمن) (1)
یہ وہ شخص ھو گا جو ھمارے چچا زاد بھائی زید شھید کی اولاد میں سے ھو گا جو یمن میں خروج کریں گے۔
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں :۔
(خروج الثلاثہ:السفیانیّ ُ والخراسانیُّ والیمانیُّ فی سنة واحدة ، فی شهر واحدٍ ، فی یوم واحد ، ولیس فیها من رایة اهدایٰ من رایة الیمانی ، لانّه یدعو الیٰ الحق) (2)
تین جھنڈے ایک ھی سال ایک ھی مھینہ، ایک ھی دن میں خروج کریں گے۔ سفیانی ، خراسانی ، یمانی. ان کے درمیان میں سے صالح اور صحیح تر یمانی کے علاوہ کوئی نھیں ھو گا وہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے گا۔
روایات کھتی ھیں :۔یمانی، سفیانی سے لڑتے ھوئے عراق میں داخل ھو گا یمانی، خراسانی کی فوج کی مدد سے سفیانی کی فوج سے لڑے گا۔
روایات اس بات پر دلالت کرتی ھیں کہ یمانی کا لشکر خراسانی کے لشکر کو اپنی کمانڈ میں رکھے گا ۔
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سپاہ خراسان کی تعریف میں فرماتے ھیں :
(فتخرج رایة هدي من الکوفة، فتلحق ذٰلک الجیش فیقتلونهم لا یفلِتَ منهم مُخبِرُ ویستنقذون مافی ایدیهم من اسّبی ولغنائم) (3)
ھدایت کا پرچم کوفہ سے خارج ھو گا اور اس سپاہ (سفیانی)کا پیچھا کر کے سبھی افراد کو قتل کرے گا۔ یھا ں تک کہ ان کا ایک فرد بھی نھیں بچے گااورجوکچھ بھی ان کے پاس ھوگا غنیمت کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لے گا اور لوگوں کو اسیر بنا لے گا۔
....

(1) نور الابصار؛ ص 179 ، بشارالاسلام ؛ص 175
(2) بحارالانوار؛ ج52، ص210
(3) مجمع البیان ؛ ج 8،ص498

خروج سید حسنی

روایات میں ھے کہ سید حسنی وہ شخص ھے کہ جو شھر ری سے خراج کرے گا اس کا اصل نام شعیب بن صالح ھے اصالتاً قبیلہ بنی تتمیم سے تعلق رکھتا ھو گا۔
یہ شخص گندمی رنگ اور تنومند ھوگا، بنام شعیب بن صالح ،وہ چا رھزار افراد کے ساتھ اس حالت میں نکلیں گے کہ انکے لباس سفید اور جھنڈا سیاہ رنگ کا ھوگا۔ درحقیقت ان کا خروج ظھورِ امام مھدی کے لئے مقدمہ الجیش کی حیثیت رکھتا ھوگا ،جوبھی ان کے سامنے آئے گا مارا جائے گا ۔
شعیب بن صالح کی تعریف میں حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں :
(یخرج علی لواء المهدی غلام حدیث السنّ خفیف الحیه، اصفر ، لو قاتل الجبال لهزَّ ها حتیٰ ینزل ایلیا)(1)
یہ ایک نوجوان ھوگا ھلکی داڑھی ، گندمی رنگ کا حامل ھو گا۔ اگر پھاڑ بھی اس کے مقابل آجائیں تو پاش پاش ھو جائے گا یہ سید حسن آگے بڑھتے ھوئے بیت المقدس تک پھنچ جائیں گے۔
یہ شخص حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا علمبردار ھو گا۔
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بارے فرماتے ھیں :۔
(ورود الرایات السود مِن خراسان ، حتّیٰ تنزل ساحلَ دجله)
اس کا لشکر کا اصل مقصد اور ھدف ارض مقدس کو دشمنوں سے پاک اور صاف کرنا ھے۔
خراسانی لشکر اپنے اصل ھدف سے کبھی غافل نھیں ھوگا۔ یھاں تک کہ وہ بیت المال مقدس کو دشمنوں سے پاک کرنے کے بعد دجلہ اور فرات تک پھنچ جائے گا۔
حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں :۔
سیاہ پرچم خراسان سے برآمد ھو کر دجلہ اور فرات میں داخل ھو گا۔
حضرت امام محمد باقر ؑفرماتے ھیں :۔
اس مقدس لشکر کے ساتھ ایرانی شیعہ اور مستضعف افراد خروج کریں گے اور ھدایت کے پرچم کو لے کر نخیلہ کی طرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جائیں گے، اس دن لوگ حق پر جمع هو ں گے اور تیس لاکھ افراد مارے جائیں گے۔
حضرت امیر المؤمنین اُس وقت کے حالات سے لوگوں کو باخبر کرتے هوئے فرماتے هیں :
(اذا رأیتم الریات السود فالز مواالارض لا تحرکوا ایدیکم ولا ارجلکم ثم یظهر قوم صغارٌ لا یوبه لهم)
جب تم سیاه پرچم دیکھو تو اس وقت زمین پر لیٹ جاؤ اور اپنے هاتھ پاؤں بالکل نه هلاؤ پھر ایک چھوٹا سا گروه ظاهر هوگا جو بالکل مورد اعتماد اور توجه کے قابل نهیں هوگا۔

....

(1) والملاح و الفتن؛ ص 53

حضرت امام مهدی کے ظهور کی غیر حتمی علامتیں

علائم غیر حتمی بهت سارے هیں هم یهاں پر چند ایک کو ذکر کرتے هیں ۔

۱۔ شدید قحط پڑنا
۲۔ نهر فرات کا جاری هونا
۳۔ کوفه خراب هونے کے بعد دوباره آباد هونا
۵۔ دنیا کی اکثر جگهوں پر زلزله اور طاعون کی بیماری پهیلنا
٦۔ قتل عام هونا
۷۔ نجف کے دریا میں طغیانی پیدا هونا
۸۔ مسجد براثا کا خراب هونا
۹۔ دنباله دارستاره کا ظاهر هونا
۱۰۔ قوم عرب کا مطلق ا لعنان هونا جو جهاں چاهے جائے اور جو چاهے کرے۔

حضرت امام رضا کے کلام میں علائم ظهور

۱۔ جهوٹے اماموں کا دعوا کرنا
۲۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں عجیب قسم کے واقعات رونما هونا
۳۔ دوستی اور صله رحمی کا قطع هونا اور معاشرے کے اندر اصول و اخلاص نامی چیز کا باقی نه رهنا
٤۔ حالات اور واقعات کا نا امن هونا
٥۔ دین کے اندر بهت ساری بدعتوں کا ظاهر هونا
٦۔ مسلسل قتل و غارت کا بازار گرم هونا
۷۔ لوگوں کا امن وسلامتی کی تلاش میں سرگرداں رهنا
۸۔ درد دل میں جلنا اور جلان

حضرت ولی الله الاعظم امام مهدی کے وفادار

حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرماتے هیں :-

تین سو تیره (313)یعنی اصحاب بدر کی تعداد کے برابر افراد آپؑ کے اردگرد جمع هوں گے مثل شمشیر در غلاف جب خروج کے وقت نزدیک هوگا تو یه سب آپؑ کے وفادار سپاهی آپؑ سے عرض کریں گے یا ولی الله قیام فرمائےں اور خدا

کے دشمنوں کو ھلاک کریں ۔
حضرت امام رضا ؑفرماتے ھیں :۔
آنحضرت ؑ کے پاس ایسے خزانے موجود ھیں لیکن یہ خزانے سونا چاندی کے نہیں بلکہ بھترین قسم کی سواریاں اور بھترین سپاھی ھیں جن کاایمان اور شجاعت مشخص و معلوم ھے ان کے ھاتھوں میں ایسے پرچے ھونگے جن کے اوپر مھر لگی ھوگی۔ ان کے اوپر ان کی اصحاب کی تعداد اور ان کے شھروں کے اخلاق اور کردار کے بارے میں لکھا ھوا ھوگاان کے چھرے اور شکل و صورت اور کنیت سب درج ھونگے۔ یہ سب کے سب بھترین جنگی سپاھی ھونگے اورامام ؑ کی اطاعت اورپیروی کی تلاش میں ھمہ وقت تیار ھونگے۔ یہ لوگ سخت محنتی اور ھمت کرنے والے اور سب کے سب آپؑ کے فرمانبردار اور مطیع ھونگے۔

حضرت امام مھدی ؑکے پیاروں اور یاروں کو خوش خبری
خوش قسمت وہ ھے جو اس سے ملاقات کرے۔
خوش قسمت وہ ھے جوآپ کو دوست رکھے۔
خوش قسمت وہ ھے جو آپ کی امامت کا قائل ھو۔
امام مھدیؑ اور خدا و رسول ؐپر اعتماد رکھنے کی خاطر اس گروہ کو ھلاکت سے نجات ملے گي۔ خداوند منان کے حکم سے ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جائیں گے ان کی مثال مشک و عنبر کی ھیں مشک و عنبر کی خاصیت یہ ھے کہ یہ اپنے خوشبوسے دوسروں کو معطر کرتے ھیں کسی تغیر و تبدل کےبغیر۔

غیبت کے زمانے میں منتظرین امام ؑکی ذمہ داریاں
غیبت کے دوران شیعوں پر کیا ذمہ داری عائد ھوتی ھے۔اس کے بارے میں بھت سے اقوال موجود ھیں یھاں تک کہ بعض کتابوں میں 80سے اوپر ذمہ داریاں لکھی گئی ھیں جو امام زمان ؑکے منتظرین میں پائی جانی چاھئے۔ ان تمام ذمہ داریوں کو ھم یھاں بیان نھیں کر سکتے ھیں فقط چند مھم و ظائف کی جانب اشارہ کریں گے۔

حجت خدا اور امام مھدی ؑکی معرفت
ھر شیعہ پر یہ ذمہ داری عائد ھوتی ھے کہ وہ اپنے وقت کی حجت خدا اورامام زمان ؑکی معرفت حاصل کرے تاکہ دشمنان اسلام و تشیع مختلف سوالوں کے ذریعے شبھہ پیدا نہ کر سکےں ۔
اگر ھماری معرفت مکمل اور مستحکم ھو تو ھم مؤمن حقیقی ثابت ھونگے اور دشمن کی کوئی طاقت ھمیں کمزور نھیں کر سکتی اور اگر ھماری معرفت مستحکم نہ ھو توھم دنیا کی باطل طاقتوں کے پروپیکنڈوں اور مختلف سوالوں کے سیلاب میں بھہ جائیں گے۔
اس صورت میں ھماری دنیا و آخرت دونوں خراب ھوجائے گی یعنی نہ ھم دنیا کے رھیں گے نہ آخرت کے۔ روایات میں ائمہ معصومین علیھم السلام کی معرفت کے حوالے سے اتنا زور دیا ھے کہ ملحدوں اور منافقوں کے جھوٹے دعووں سے پریشان نہ ھو جائیں اور ولایت و امامت کے حوالے سے بھی ثابت قدمی سے رھنے کی تاکید کی گئی ھے۔
اس حوالے سے امام کی معرفت کے لئے سب سے پھلے نام و نسب و صفات و خصوصیات کی شناخت و معرفت حاصل کرنا واجب ھے خاص طور پر دور جدید میں جھوٹے دعوے کرنے والے بھت نکلیں گے اورمختلف بھانوں اور حیلوں سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لھذا امامؑ کے نسب اور خصوصیات سے آگاھی حاصل کرنا بھت ضروری ھے۔ یھاں اس ضمن میں ایک مھم نکتہ کی طرف اشارہ ضروری سمجھتا ھوں کہ حقیقی امام کی شناخت و معرفت صرف خدا کے لطف و کرم سے ھی ھو سکتی ھے لھذا بارگاہ خداوند میں دعا کی جائے کہ دشمن عناصر اور غلط پروپیکنڈے سے محفوظ رھیں ۔

تزکیہ نفس اور اخلاقی تربیت
ایک مھم وظیفہ اور ذمہ داری امام زمان ؑکے منتظروں پر یہ عائد ھوتی ھے کہ وہ تزکیہ نفس اور اخلاقی تربیت سے آراستہ ھوں ، چنانچہ حضرت امام جعفر صادق ؑسے نعمانی نقل کرتے ھیں ۔جو شخص امام زمانہ ؑکے دوستوں میں سے ھونے کی تمنا رکھتا ھو اور اسی حالت میں مرجائے اوراس کے مرنے کے بعد امام زمان ؑکا ظھور ھو جائے تو اس کا درجہ وھی ھوگا جس نے امام زمان ؑکو درک کیا ھو، پس ھمیں کوشش کرنی چاۂے کہ خداوند عالم ھمیں بھی منتظرین واقعی میں قرار

دے۔ تھذیب نفس ، گناھوں سے دوری ،برے اعمال انجام دینے سے پرھیز ایک ایسا موضوع ھے جو بڑی اھمیت کا حامل ھے ۔حضرت امام عصر و الزمان ؑکی طرف سے جو توقیع مرحوم شیخ مفید کو عنایت ھوئی اس میں سر فھرست یہ ھے کہ میری غیبت کے طولانی ھونے کی ایک وجہ ھمارے شیعوں کا گناھوں سے دور نہ رھنا اور نامناسب اعمال بجا لانا ھے۔ (فما یحْسَبُنا عَنْھُم الّا ما یتصل بنا ممّا نکرھه ، ولا نؤثرہ منھم)

امام ؑسے قلبی محبت رکھنا

حضرت امام عصر(عجل الله فرجه الشریف) سے قلبی لگاؤ اور محبت اس بات کا سبب ھے کہ امام سے کئے گئے عھدو پیمان کے پابندی کریں اور یہ احساس نہ کریں کہ امام تو غائب ھیں لہٰذا ھمارے اوپر کوئی ذمہ داری نھیں ھے اور معاشرہ میں کسی ذمہ داری اور مسؤلیت کے بغیر زندگی کریں ، بلکہ امام ؑ کے ماننے والوں پر دو برابر ذمہ داری عائد ھوتی ھے ۔ اسے دوسرے مسلمانوں سے زیادہ ذمہ دار شخص ھونا چاۂے تا کہ ھمارے اعمال اور کردار کی وجہ سے امام زمان ؑخوش ھو جائیں اور معاشرہ بھی فلاح و بھبود سے آراستہ ھواور امام ؑکے مدد گاروں میں اضافہ ھو۔ اس سلسلے میں ایک مؤمن پر بھاری ذمہ داری عائد ھوتی ھے کہ اسکا ایمان دوسروں کی نسبت زیادہ مضبوط اور مستحکم ھو۔

حضرت امام باقر ؑسے ایک روایت نقل ھوئی ھے کہ خدا وند عالم کی اس آیت (یاایھاالذین آمنوا اصبرو ا وصابروا ورابطوا واتقوی الله لعلکم تفلحون)کی ذیل میں فرما تا ھے:(اصبروا علیٰ اداء الفرائض صابروا عدّوکم و رابطوا اما مکم)

واجب چیزوں کے ادا کرنے میں صبر کرو ،

دشمنوں کے مقابل میں مضبوط و مستحکم رھو ،

اپنے امام کے ساتھ مخلصانہ رابطہ رکھو۔

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق ؑبھی اسی آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ھیں :

(اصبرو علیٰ الفرائض وصابرو ا علی المصائب ورابطوا علی الائمه)

انجام واجبات پر صبر سے کام لو!

مشکلات اور سختیوں میں صابر رھو

امام ؑسے رابطہ اور تعلقات میں مستحکم رھو۔

ھم دیکھتے ھیں کہ بھت سی روایات ایسی ھیں جن میں ھمارے ائمہ معصومین علیھم السلام نے شیعوں کو اپنے امام کے ساتھ کئے ھوئے عھدو پیمان پر وفادار اور پابند رھنے کی بھت تاکید فرمائی ھے اور ھم سے ھر روز بلکہ ھر نماز کے بعد دعائے عھد پڑھنے کی سفارش فرمائی ھے یہ ساری علامات شیعوں کو اپنے زمانے کے امام کے ساتھ مخلص و وفادار اور حجت خدا اور مرتبہ و مقام عظمائے ولایت سے رابطہ قائم و دائم رکھنے کی بھت سفارش کی گئی ھے۔

مشھور ترین دعائے عھد میں سے ایک دعا یہ ھے کہ جو مرحوم سید ابن طاؤوس اپنی بھترین کتاب "مصباح الزائر" میں حضرت امام صادق ؑسے نقل فرمائی ھے :

(من دعا بھذا الدعا اربعین صباحاً کان من انصار قائم)

جو شخص چالیس دن تک اس دعاکو پڑھے تو وہ حضرت قائم ؑکے مدد گاروں میں سے ھو گا۔

اگر حضرت کے ظھور سے پھلے مر جائے تو خداوند عالم اس کو زندہ کرے گا۔ تاکہ وہ حضرت ؑ کے رکاب میں جھاد کرسکے اور ھر کلمہ کے بدلے میں اس کو ھزار حسنہ عنایت فرمائے گا۔ اس دعا کے مضمون کی اھمیت کو مدنظر رکھتے ھوئے کچھ عبارت کو ھم یھاں نقل کریں گے۔

خداوند کریم کا ذکر اور محمد و آل محمد صلی الله علیه وآله وسلم پرصلوٰت اور اپنے امام غائب پر درود و سلام کے بعد عبارت اس طرح سے ھے۔

(اللھم انی اجددله فی صبیحة یومی ھذا وما عشت من ایّام حیاتی عھداً وعقداً وبیعة له فی عنقی لا احول عنھا ولا از ول ابداً اللّھم اجعلنی من النصار واعوانه و الذابین عنه والمسارعین الیه فی قضاء حوائجه والممتثلین لا امرہ و نواھیه والمحامین عنه والسابقین الیٰ اراته والمستشھدین بین یدیه)

خداوندا ! مجھے اس کے یارومددگاروں ، اصحاب و انصار اور اس کے دفاع کرنے والوں میں سے اس کی طرف جلد جانے والوں اور ان کے اوامر پر عمل کرنے والوں ، اس کی طرف سبقت کرنے والوں اور اس کے رکاب میں لڑتے ھوئے شھید ھونے والوں میں سے قرار دے آمین۔

مذکورہ دعا کی عبارت پر توجہ کرنے سے یہ نتیجہ ملتا ھے کہ مفھومِ عھد و پیمان کس قدر اھمیت کے حامل ھے خصوصاً امام زمان ؑاور حجت خدا کے ساتھ عھدو پیمان بڑی قدرو قیمت اور سنگین ذمہ داری ھے امام زمان علی ؑاور حجت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا کی یاری و نصرت مخلصانہ اطاعت چاھتی ھے۔خداوند کریم کے امر و نہی کا لحاظ کرنا اور اس پر عمل پیرا ھونا خود ایک قسم کی نصرت و یاری امام زمان ؑھے۔
اگر شیعیان علی بن ابی طاب ؑھر روز اس دعا کی تلاوت کرتے رھیں اور اس دعا کے مفھوم و معنی پر توجہ دیتے رھیں تو ھر ذلت و رسوائی سے بچ سکتے ھیں ۔ظلم و بے عدالتی سے نجات حاصل کر سکتے ھیں اور کبھی بھی گمراھی و ضلالت کے کنارے سیرو سفر نہیں کریں گے۔

ظھور پُرنور حضرت حجت ؑکے لئے تیاری
حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے منتظرین کی ایک ذمہ داری یہ ھے کہ وہ زمان و مکان کے حالات و واقعات کو پیش نظر رکھتے ھوئے مکمل تیاری کے ساتھ چاھے وہ تیاری ذھنی ، فکری ، علمی ، معاشی ، معاشرتی ، سیاسی ، نظامی غرض یہ کہ جس طرح ممکن طریقہ سے ھو اپنے ؑآپ کو آمادہ کرنا ھے۔ میرا مشاھدہ اور تجربہ یہ ھے کہ شیعوں کے درمیان فکری لحاظ سے جس بلند فکری کی اھمیت ھونی چاھئے، کم نظر آتی ھے اس کی بنیادی وجہ اور علت یہ ھے کہ ایسے علماء اور دانشمندوں کی صحبت میں کم رھے ھیں جن سے فکری اور روحی غذا نصیب ھو جائے اور معرفت امام ؑ کے حوالہ سے اپنے آپ کو تیار کریں ۔

حضرت امام مہدی ؑکے انتظار کی جزاء
حضرت امام باقر ؑفرماتے ھیں : جان لیجئے ! جو بھی امام زمان ؑکے انتظار میں ھے وہ حق و عدالت کی حکومت کے قیام کے درپے ھے اس کی مثال یوں ھے جس نے تمام عمر عبادت میں گزاری ھو اورپوری زندگی روزے رکھے ھوں ۔
حضرت امیرالمؤمنین علی ؑنے فرمایا:۔ ھمیشہ ظھور کے انتظار میں رھو۔ خدا کی طرف سے رحمت اور فرج حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے مایوس نہیں ھونا چاھئے ،کیونکہ خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل امام زمان ؑکے ظھور کے انتظار میں رھنا ھے اس کے بعد مزید ارشاد فرمایا:جو بھی ھمارے فرزند کے فرج کے انتظار میں رھے گا۔ گویا وہ خدا کی راہ میں خون میں لت پت ھے۔
حضرت امام صادق ؑنے فرمایا:۔ اے ابا بصیر ! خوش قسمت ھیں ھمارے شیعہ جو ھمارے قائم کی غیبت کے ظھور کا انتظار کرتے رھے امام زمان ؑکی اطاعت اور پیروی کو اپنی گردنوں پر واجب جانا۔ یھی لوگ اولیاء خدا ھیں اور ان کے لئے قیامت میں کوئی حزن و غم نہیں ھوگا۔

حضرت امام مہدی ؑکے ظھور کی تعجیل کے لئے دعا:
حضرت امام زمان ؑکے ظھور کی دعا اور ان کی زیارت کرنا شیعوں کابھترین عمل سمجھا جاتا ھے اتنے بڑے پیمانے پر دعا و زیارت کی تاکید یقیناً خدا کی آخری حجت امام زمان ؑکے ظھور انور میں خاص اھمیت کی حامل ھے اور ایک ایسی حکومت کی امید دلاتی ھے جو مکمل طور پر عدل وانصاف پر مبنی ھے۔ جس میں ظلم و ستم نابود ھو جائے گا۔ اس حوالہ سے بہت سی دعائیں نقل ھوئی ھیں جن میں سے چند ایک کا نام یہ ھیں :۔
دعائے ندبہ ، دعائے عھد ، دعائے سلامتی امام زمان ، زیارت آل یٰسین ، نماز صبح کے بعد حضرت کے لئے زیارت ، روز جمعہ حضرت امام زمان ؑکی زیار ت اور دعا ، دعائے نیمہ شعبان ۔

دعا کے لئے مناسب مقامات:
مسجد کوفہ ،مسجدسھلہ، حرم حضرت امام حسین ؑ، مسجد حرام ، میدان عرفات، سرداب حضرت امام زمان ؑ، حرم ائمہ معصومین علیھم السلام ...۔

حضرت امام مہدی ؑکیسے قیام فرمائیں گے؟
مفضّل نے حضرت امام صادق ؑسے پوچھا ! اے میرے آقا !
حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کھاں اور کیسے ظھور فرمائیں گے؟
حضرت امام صادق ؑنے فرمایا:۔ اے مفضّل ! وہ تنھا ظھور کریں گے اور تنھا خانہ کعبہ کے پاس بیٹھیں گے اور تنھا رات وھاں گزاریں گے۔ جب سب لوگ سو جائیں گے ،صبح کے وقت جبرئیل ، میکائل اور فرشتوں کے گروہ آپ ؑکی خدمت میں حاضر ھوں گے، جبرئیل کھیں گے اے میرے سید و سرور! آپؑ کی بات قبول ھے آپؑ کا امر و حکم جائز ھے اس وقت آپؑ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دست مبارک کو اپنے چهره انور پر پهیر یں گے اور فرمائیں گے: ساری تعریف اور حمد پروردگار علام کے لئے سزاوار هے که جس نے اپنے وعده کو پورا فرمایا اور همیں روئے زمین کا وارث بنایا اور خدا وند عالم بهترین جزا دینے والا هے (1)br> اے گروه نقباو خاصان ! خدا نے لوگوں کو میرے لئے ظهور سے پهلے ذخیره فرمایا هے ابهی میں تم لوگوں کو حکم کرتا هوں که میرے حکم کی تعمیل کرو اور اس صیحهٔ آسمانی کو سن لو جو پورے شرق و غرب عالم سے لوگ کهاں (کنار کعبه) جمع هو جائیں گے اور پلک جهپکنے کے اندر رکن و مقام کے درمیان جمع هو جائیں گے ۔(2)

....

(1) سوره زمر؛ آیت74
(2) بحارلانوار؛ ج 53 ، ص 7

سب سے پهلے حضرت ؑ کے هاتھ بیعت کرنے والے

قال ابو عبد الله علیه السلام: (انّ اوّل من یبا یع القائم(عج) ینزل فی صوره طیر اَبیض فیبا یعه ثمّ یضع رجلاً علی بیت الله الحرام ورجلاً علی بیت المقدس ثمّ ینادی بصوت طلق ذلق تسمعه الخلائق)

(اتی امر الله فلا تستعجلون) (1)

حضرت امام صادق ؑنے فرمایا:۔ حضرت قائم ؑکے مبارک هاتهوں میں سب سے پهلے جو بیعت کرے گا وه حضرت جبرئیل ؑهو گا۔ جو سفید مرغ کی شکل میں نازل هو جائیں گے اور حضرت قائم ؑکے مبارک هاتهوں میں بیعت کریں گے اس وقت آپؑ اپنے قدم مبارک کو کعبه میں رکهیں گے اور دوسرے قدم کو بیت المقدس میں رکهیں گے اور بلند آواز میں فرمائیں گے۔

(اتیٰ امر الله فلا تستعجلون)

یه آواز پوری دنیا کو سنائی جائے گی۔

....

(1) سوره زمر؛ آیت 76

حضرت ؑکے پروگرام

تلوار کے سایه میں :

حضرت امام باقر ؑفرماتے هیں :۔

قائم آل محمد علیهم السلام پانچ پیغمبروں سے شباهت رکهتے هیں ، سب سے پهلی شباهت اپنے جد گرامی حضرت محمدمصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم سے تلوار کے حواله سے قیام فرمائیں گے تاکه خدا کے دشمن پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے دشمن ، ظالم ، جبار اور سرکش افراد کو قتل کریں (1)

حضرت امام زمان ؑکے حتمی کاموں میں سے ایک یه هے که تمام ظالموں اور جابروں سے جنگ کریں گے۔ تاریخ بشریت کا مطالعه کرنے سے یه بات واضح هو تی هے جب تک خون ریزی اور فساد کے تمام اسباب کو راستے سے نه هٹائے جائیں اس وقت تک ترقی کرنا ممکن نهیں هے اخلاقی تعلیم اور اصولوں کی تربیت اگرچه اچهے نتیجه کے حامل هے لیکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هم اس نتیجه پر پهنچ چکے هیں اچهے افرادکی موجودگی کے باوجود جب طاقت کے زور پر ، دنیاپرست اور ظالم جب ان کے سیاسی م اقتصادی ، نظامی معاشره میں خطره میں پڑجائیں تو اس وقت ان صالح افراد کی نصیحت اور وعظ سے ان کے اوپر کوئی اثر نهیں پڑتا هے لهٰذا ان کوراستے سے هٹانے کے لئے دوسرا راسته اختیار کرنا پڑ ے گا تا که معاشره امن و سلامتی اور آزاد طریقے سے ترقی هو سکے۔اسی دلیل کے بناء پر مسئله جنگ کو به عنوان ایک هدف اور ضرورت کے طور پر استعمال کریں گے۔تاکه ظلم و ظالم ، جابر ، دهشت گرد ، استکبار اور طاغوت کو اپنی جگه بٹهائیں اور معاشره کے اقتصادی ، سیاسی ، سماجی ، امنیت ، صلح و صفائی اپنی جگه برقرار رهیں اور معاشره کے لئے آزاد انه طور طریقوں سے معاشره کی خدمت کرنے والے اور امن و سلامتی کے حواله سے اپنی سعی و کوشش کو جاری و ساری رکھ سکیں ۔
تاریخ انبیاء علیهم السلام کو بهی هم دیکهتے هیں جنگ و جدل سے پُرهے ظالم اور ستمگروں اور طاغوت زمان فرعون ، نمرود ، هامان ، وغیره سے جنگ هوتی رهی اسی لئے علامه اقبال ؒکهتے هیں :۔

موسیٰ ؑو فرعون و شبیر ؑو یذید
این دو قوت از حیات آمد پدید
پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآلی وسلم مرکز رحمت اور معلم اخلاق هونے کے ساتھ ساتھ کفر و طاغوت سے 83جنگیں لڑیں ،حضرت علی ؑ، حضرت امام حسن مجتبیٰ ؑاور حضرت ابا عبد الله الحسین ؑنے بهی ظلم و ستم کے خلاف خدا کی راه میں اور معاشره کو ظلم و بربریت سے نجات دلانے کے لئے ظالم اور طاغوتیوں سے جنگ کیں ۔
حضرت امام مهدی ؑبهی اسی طرح انبیاء علیم السلام کی سیرت و صورت کو جاری و ساری رکهنے کے لئے پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم اور ائمه معصومین علیهم السلام کی راه و روش کو قائم و دائم اور معاشره میں نافذ کرنے کے لئے عالمی استکبار اور ظلم و ستم کرنے والے ظالموں اور دهشت گردوں کو نابود کرنے کےلئے جنگ فرمائیں گے۔
....

(1) کمال الدین ، ج 7، ص 427

مساوات و برابری

حضرت امام باقر ؑفرماتے هیں :حضرت امام زمان ؑمال کو برابر تقسیم کریں گے ، نیک اور برے لوگوں کے درمیان عدالت سے پیش آئیں گے، حضرت امام زمان ؑکے پروگراموں میں سے ایک پروگرام مساوات کا اجراء هے اسلام دین مساوات و برابری کا نام هے حضرت امام مهدی ؑروئے زمین پر عدل و مساوات اس طرح اجراء فرمائیں گے که انسان تو انسان، چرند، پرند ، حیوانات ، نباتات اور دنیا کے تمام ذی روح امام مهدی ؑکے مساوات سے فائده اٹهائیں گے ایسا فائده جس کا تصور تک انسان نهیں کرسکتا هے قانون سب کےلئے یکساں هو گا فقیر هو یا امیر ، طاقتور هو یا کمزور اسی طرح سیاه هو یا سفید، ملازم هو یا آفسیر ، نوکر هو یا آقا سب ایک هی زمرے میں آئیں گے۔
ایک اهم بات بیت المال کی تقسیم هے ۔بیت المال میں قومی صنعت و تجارت ، قومی معدنیات وغیره هیں غرض هر وه مال جو قومی سطح پر حکومتوں کے پاس موجود هے یه سب لوگوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں گے حضرت امام مهدی ؑکی حکومت کوئی امتیازی عهده نهیں هو گا مثلاً یه صدر ،وه وزیر اعظم ، یه وزیر خارجه ،وه وزیر داخله وغیره بلکه بڑے بڑے وزیر و وزراء عام لوگوں کی سطح سے نیچے زندگی کریں گے اور لوگوں کی خدمت گزار هو ں گے۔ وزیر و وزراء عقل اور ایمان کی بنیاد پر هوں گے جس کا ایمان اور عقل سب سے کامل تر هو۔ امام مهدی ؑکے ظهور کے بعد کوئی جنگ و جدل ، اختلافات ، فساد اور چور ی نهیں هوگی۔ سارے انسان بهائیوں کی طرح رهیں گے ایک دوسرے کی محبت اور مدد کرنے کی فکر میں رهیں گے طاقت ور ، کمزوروں کی مدد کریں گے اور ان کی مشکلات کو حل کریں گے ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کریں گے اس عرصے میں تمام انسان ایک هی گهر کے افراد کی طرح رهیں گے ۔لوگوں کے رابطے اور تعلقات، محبت اور دوستی کی بنیاد پر هوں گے۔ یه بات معاشره اور انسانی سماج کے لئے بڑی اهمیت کے حامل هوں گی۔ لوگوں کے چهروں سے دوستی ، محبت اور اخلاص نظر آئیں گے اور یه سب کچھ حکومت امام مهدی ؑکے ذریعے انجام پائیں گے۔

مستضعفین کی حکومت

ٍٍؒؒ حضرت امیر المؤمنین علی بن طالب ؑفرماتے ھیں :-

یہ روئے زمین پر مستضعفین کی میراث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیه وآله وسلم کے خاندان میں سے ھیں کہ خداوندعالم سختیوں اور مشکلات کے بعد مھدی ؑکو ظھور فرمائیں گے اور ان کمزورں کو عزت بخشیں گے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و خوار فرمائیں گے۔ زمین پر مستضعفین اور محروموں کی حکومت قا ئم کریں گے۔ آپؑ کے ظھور پُر نور کے بعد ظالموں اور ستمگروں کو ٹھکانے لگانے کے بعد جو کمزوروں کے راہ میں ھمیشہ روڑے اٹکاتے رھتے تھے تمام حکومتی ذمہ داریاں اور عھدوں کو ان کمزوروں اور مستضعفین کو دیئے جائیں گے گویا کہ غریب اور فقیر لوگ اس معاشرہ پر حکومت کریں گے دیگر ظالم و ستمگر نامی کوئی چیز باقی نھیں رھے گی۔ یہ وہ اعلیٰ اھداف تھے جن کے لئے تمام انبیاء علیھم السلام اور مرسلین نے سختیاں برداشت کیں ، صبرو تحمل سے کام لیا ، سارے ائمہ معصومین علیھم السلام اسی مقصد کے لئے جد وجھد کرتے رھے یھاں تک وہ اس مقدس راہ میں شھید ھو گئے۔

انسانوں کی ذھنی اور فکری تربیت

حضرت امام باقر ؑفرماتے ھیں :-

جب قائم ؑ قیام فرمائیں گے اس وقت خدا وند عالم لوگوں کی فکری قوت کو بڑھائیں گے اور ان کے اخلاق کو کامل کریں گے ، حضرت امام زمان ؑکے پروگراموں میں ایک پروگرام انسانی فکر کی تربیت کرنا ھے تاکہ ان کی رشد فکری و عقلی کامل ھو جائیں ۔ صالح معاشرہ کی تشکیل کے لئے اچھے انسانوں کی ضرورت ھوتی ھے لھٰذا تمام اچھے اقتصادی ، سیاسی ، جنگ ، صلح ، نظم ، بد نظمی ، نیکی و بدی وغیرہ سب انسانوں سے مربوط ھیں لھٰذا حضرت امام زمان ؑمعاشرے کا سارا نظام اچھے اور نیک بندوں کے سپرد کریں گے۔

منجیٔ عالم مھدئ آخر زمان(عج)

بیس احادیث امام زمان ؑکے بارے میں :

مجھے اس بات پر خوشی ھے کہ بیس احادیث کو بھی جو امام زمان ؑسے متعلق ھیں یھاں پر نقل کرتا ھوں تاکہ مؤمنین زیادہ سے زیادہ آگاھی اور نفع حاصل کرسکے ۔ کتاب کے آخر میں تنوع کے طور پر کچھ اشعار آقا ومولا حضرت حجة ابن الحسن روحی وارواح العالمین له الفداء کے بارے میں درج کیا ھے خداوند منان اس سعی قلیل کو قبول ومقبول فرمائے۔

حدیث نمبر ۱:

عن سلیمان الجعفری؛ قال: سألت ابالحسن الرضا ؑفقلت: أتخلوالأرضُ من حجة ؟فقال:لو خلت من حجة طرفة عینٍ لساخت بأھلھا ۔ (1)

سلیمان جعفری کھتے ھیں : میں نے حضرت ابوالحسن الرضا ؑکی خدمت میں عرض کیا:

کیا زمین حجت خدا سے خالی ھو سکتی ھے؟

آپ ؑ نے فرمایا: اگر زمین پلک جھپکنے کی مدت تک کے لئے بھی حجت خدا سے خالی ھو جائے تو وہ اپنے مکینوں کو نگل جائے گی۔

* کسی قسم کے شک و شبہ کے بغیر اس زمانہ میں زمین پر اللہ کی حجت ،حضرت ابا صالح المھدی عجل اللہ تعالیٰ فرجھہ الشریف، بارھویں امام، قائم آل محمدؐ ھیں ۔ حضرت امام ھشتم ؑکے فرمان کے مطابق زمین پر زندگی بسر کرنے والی تمام مخلوق خدا(انسان ھو حیوانات، نباتات ھوں یا جمادات) حجت خدا کے وجود مبارک کی برکت سے زندگی بسر کر رھے ھیں ۔ انھیں کے طفیل میں خداوند عالم ھم کو روزی دیتا ھے اور ھم لوگ اس کے مقدس سایہ میں اللہ کے لطف و کرم سے بھرہ مند ھو رھے ھیں ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) كمال الدين صدوق، ص ٢٠٤

حديث نمبر ٢:

عن صفوان بن يحيٰ قال: سمعت الرضا ؑيقول: انّ الأرض لا تدخلو من اَن يكون فيها امامٌ منّا ۔ (1)
صفوان بن يحيٰ کہتے هيں : ميں نے حضرت امام رضا ؑسے سنا کہ آپ ؑنے فرمايا:
زمين همارے خاندان کے امام کے وجود سے خالی نهيں ره سکتی۔
* امامؑ کے وجود مبارک سے زمين کاخالی نه رهنا اس بات کی دليل هے که کائنات ميں حجت خدا کا وجود کس قدر اهميت کا حامل هے۔
* خداوند عزوجل کبهی بهی اپنے بندوں کو امام کے بغير نهيں چهوڑتا اور يه سنت کبهی بهی بدل نهيں سکتی ۔
....

(1) كمال الدين صدوق:ص ٢٢٨

حديث نمبر ٣:

عن الفضل بن يسار، عن ابی جعفر ؑقال:
من مات وليس له امامٌ ،مات ميتة جاهليّة ، ولايعزر النّاس حتّیٰ يعرفوا امامهم (1)
فضيل بن يسار کہتے هيں : ابو جعفر حضرت امام باقر ؑفرماتے هيں : امام معصومؑ جسے خداوند عالم نے لوگوں کی هدايت کے لئے خلق فرمايا هے جو بهی ان کی پيروی اور اطاعت کے بغير مرجائے تو وه جاهليت اور مشرک کی موت مرتا هے ۔
اس سلسلے ميں لوگوں کا کوئی بهی عذر اور بهانه امام ؑکو درک نه کرنے کے حوالے سے کبهی بهی قابل قبول نهيں هے۔
موحد اور يکتا پرست وه شخص هے جس کے تمام اعمال اور کردار خالق زمين و آسمان کے حکم کے مطابق هوں ۔ خداوند عالم کے فرامين، پيغمبران الٰهی اور امام معصومؑ کے علاوه کوئی اور لوگوں کو ابلاغ نهيں کرتا هے۔
* هواوهوس کی پيروی اور غير حجت خدا کی اطاعت شرک اور بت پرستی هے۔
* حضرت آدم ؑسے لے کر خاتم الانبياء محمد مصطفیٰ صلی الله عليه وآله وسلم تک تمام انبياء ؑخدا کی طرف سے بار نبوت کے حامل تهے۔ رسالت و نبوت کی سنگين ذمه دا رياں رکهتے تهے تا که خدا کی امانت و رسالت کو لوگوں تک پهنچانے ميں کوئی غلطی نه هونے پائے۔ اور امامؑ کی معرفت اور پهچان ميں ان کا نام،لقب اور مدت عمر تک بيان فرمائی۔
* حضرت بقيه الله الاعظم ، حجت ابن الحسن العسکری ؑکو تمام پيغمبروں اور اماموں نے ان کی تمام خصوصيات کے ساتھ لوگوں کو متعارف کرايا۔
* مذکوره حديث کے معنیٰ و مفهوم سے يه بات روشن هو جاتی هے که امام زمان ؑکی پهچان اور معرفت سب پر واجب هے کيونکه مسلمانوں کی عبادت ولايت کو قبول کئے بغير بارگاه خداوندی ميں قبول نهيں ۔
....

(1) كمال الدين صدوق:ص٤١٢

حديث نمبر ٤:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن الحسین بن ابی العلاء، عن ابی عبد اللہ ؑقال:
قلت لہ: تکون الأرض بغیر امام؟ قال: لا ،
قلت، اَفَیکون امامان فی وقتٍ واحدٍ؟قال: لا ، الّا واحدُھما صامت۔
قلت: فالامامُ یُعرف الامام الّذی من بعد؟
قال: نعم۔ قال: قلت: القائم امامٌ ؟
قال: نعم ، امام بن امام ، قداوتم بہ قبلَ ذٰلک (1)
حسین بن ابی العلا ء کہتے ھیں : میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑکی خدمت میں عرض کیا :
کیا زمین بغیر امام کے رہ سکتی ھے؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں !
عرض کیا ؟ کیا ایک وقت میں دو امام ھو سکتے ھیں ؟
آپؑ نے فرمایا: نہیں ! مگر یہ کہ ان دو میں سے ایک خاموش رھے۔
عرض کیا ؟ کیا امام اپنے بعد والے امام کی لوگوں کے سامنے معرفی کرتا ھے ؟
آپؑ نے فرمایا: جی ھاں !
عرض کیا گیا؟ کیا قائم آل محمد(عج) امام ھیں ؟
آپؑ نے فرمایا: جی ھاں ! امام ھیں اور امام کے بیٹے ھیں ۔
* ھر زمانے میں کسی ایک معصوم کی زندگی میں معمولاً دوسرے معصوم بھی زندگی کرتے رھے،ایک ھی وقت میں حضرت امیر المو، منین علی ؑ، امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیھم السلام بھی زندگی کرتے تھے اورسب کے سب ائمہ حق تھے اور زمان پیغمبر اکرم ؐمیں موجود تھے لیکن پیغمبر اکرمؐ کی موجودگی میں یہ تینوں امام، خاموش (ساکت و صامت)رھتے تھے اس سے یہ ھرگز مراد نہیں ھے کہ یہ لوگ امام معصوم نہیں تھے، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ھے دو سو بیس(220 ھجری قمری) سے آج تک قرآن ناطق حضرت حجت ابن الحسن العسکری،امام زمان ؑامامت کے عظیم عھدے پر فائز ھیں آپؑ کے آنے سے پھلے بھی تمام پیغمبران الٰھی اور ائمہ معصومین علیھم السلام نے آپؑ کی تائید فرمائی ھے۔
....

(1) کمال الدین صدوق:ص ۲۲۳

حدیث نمبر ٥:

عن محمد بن مسلم قال:
قلت لأ بی عبداللہ ؑفی قول اللہ عزّول: انّما أنت منذرٌ ولکلٍّ قوم ھادٍ فقال: کلّ امامٍ ھادٍ لکلّ قومٍ فی زمانھم؟ (1)
محمد ابن مسلم کہتے ھیں : حضرت امام صادق ؑکی خدمت میں عرض کیا ؟
خداوند متعال کا فرمان کہ ھر قوم کے لئے ایک ھادی ھے کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ھیں ؟
تو آپؑ نے فرمایا: ھر امام اپنے زمانے کے لوگوں کا ھادی ورھبر ھوتا ھے۔
* خداوند عالم جس کو چاھتا ھے ھدایت دیتا ھے۔
* امام زمان ؑجو کہ خدا کے خلیفہ برحق ھیں وہ بھی اللہ کی دی ھوئی قدرت سے جس کو چاھیں ، ھدایت کرسکتے ھیں ۔
* حضرت امام زمان ؑکے شیعوں اور دوستوں کو تمام امور میں آپؑ سے متوسل رھنا چاۓے، گناھوں اور خطاؤں سے دوری اور گمراھی سے نجات حاصل کرنے کے لئے حضرت امام زمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف سے ھدایت اور مدد کی درخواست کرنی چاۓے۔
....

(1) قرآن مجید:(سورہ رعد آیۃ ۷) ۲(کمال الدین صدوق ٦٦۷)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حدیث نمبر ٦:

عن أبی ا لجا رود، عن جابر بن عبد الله الانصاری قال:
دخلت علیٰ فاطمة علیها السلام و بین یدیها لوحٌ فیه اسماءُ الأوصیاء من وُلدها ، فعددت اثنیٰ عشر ، آخرُهم القائم ثَلاثة منهن محمد و ثلاثة علی (1)
ابو جارود نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ھے کہ انھوں نے کہا : میں حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کی خدمت میں حاضر ھوا۔ ایک لوح آپؑ کی خدمت میں موجود تھی جس پر پیغمبر اکرم ؐ کے جانشینوں کے نام درج تھے میں نے انھیں گنا تو وہ بارہ(12) نفر تھے ان کے آخری حضرت قائم ؑتھے ان میں سے تین کا نام محمدؑ تھے اور تین کا نام علیؑ تھا۔
* معصوم امام خدا کے منتخب بندے ھیں جو حضرت آدم ؑکی تخلیق سے پھلے وجود میں آئے ھیں ۔
* چونکہ گیارہ نفر پیغمبر اکرم ؐ کے اوصیاء حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کے فرزندوں میں سے ھیں تو کھا جاتا ھے کہ پیغمبر اکرم ؐ کےجانشین حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کے اولاد میں سے ھیں ۔
* جیسا کہ حدیث میں کھا گیا تین علی سے مراد ؛ امیر المو‌منین علی ؑچونکہ حضرت فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کی اولاد میں سے نھیں ھیں اس لئے انھیں حساب نھیں کیا ھے وگرنہ چار علی ھوتے۔
....

(1) اصول کافی، ج ۱ ص۲۳۵

حدیث نمبر ۷:

عن مسعدة بن صدقة، عن ابی عبد الله ، عن آبائه ، عن علیّ ؑانّه قال له علیٰ منبر الکوفة:
اللهم انّه لا بُدّ لأرضک من حجة لک علیٰ خلقک ، یهدیهم الیٰ دینک ، ویعلّمهم علمک لئلّا تبکطُل حجتُک ، ولا یضلّ أتباعُ اولیائک بعد اذ هدایتهم به ، امّا ظاهرٌ لیس بالمطاع ،أومکُتَتَمٌ مترقّبٌ ان غاب عن النّاس شخصه فی حالٍ هدایتهم، فأنَّ علمه و آدابه فی قلب المومنین مبثبتة ، فهم بها عاملون (1)
مسعدہ بن صدقہ کھتے ھیں : حضرت امام صادق ؑاپنے اجداد طاھرین حضرت امیر المؤمنین علی ؑسے نقل فرماتے ھیں :
حضرت امیرالمؤمنین علی ؑنے مسجد کوفہ کے منبر سے ارشاد فرمایا:
پروردگارا! تیری ، زمین تیری حجّت سے خالی نھیں اور امام تیری طرف سے لوگوں کی ھدایت کرتا ھے تاکہ آپ کی دلیل اور برھان باطل نہ ھو جائے اور تیرے ولی کی اطاعت کرنے والے ایسے ھدایت یافتہ ھیں جو کبھی بھی گمراہ نھیں ھونگے۔
* معارف اور احکام کا علم دین خدا کے علوم میں سے ھے جو خدا کے فرستادہ بندوں کے ذریعے لوگوں تک پھنچایا جاتا ھے۔
* خداوند عالم قیامت کے دن اپنے بندوں سے سوال نھیں کرے گا مگر یہ کہ ان تعلیمات کو حجت خدا کے ذریعے واضح اور روشن طریقے سے ان تک پھنچا یا ھو۔
* قرآن مجید اور تاریخ بشریت اس بات کی گواہ ھے کہ ھر زمانے میں لوگوں کی قلیل تعداد نے پیغمبروں اور اماموں کی اطاعت اور پیروی کی ھے۔
* حضرت امام عجل اللہ تعلیٰ فرجھہ الشریف(انّا هدیناه السّبیل امّا شاکراً وامّا کفوراً)کی بنیاد پر خدا کی طرف سے لوگوں کی ھدایت کے لئے مأمور ھیں اس دوران اگر کوئی ھدایت یافتہ ھو گیا تو بقول حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام" بنا اهتدیتم " ھمارے توسط سے ھدایت یافتہ ھوا ھے، یقیناً ھادی اور رھنما(نوراً الله الذی لا یطفؤا) ھیں جوکہ خاتم الاوصیاء، حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجھہ الشریف کی ذات گرامی ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) کمالالدین صدوق ۳۰۲

حدیث نمبر ۸:

عن ابی الحسن اللّیثی قال: حدّثنی جعفر بن محمد ، عن آبائه علیهم السلام أن النّبیّ(صلی الله علیه وآله وسلّم) قال:
انّ فی کلّ خلفٍ من اُمّتی عد لاً من أهل بیتی ینفی عن هذا الذین تحریف العالمین و أنتعالَ المبطلین و تأویل المجاهلین ، وانّ أئمّتکم قادتکم الی الله عزّوجلّ ، فانظروا بهنّ تقتدون فی دینکم وصلاتکم ۔(1)
ابو الحسن لیثی کهتے هیں : حضرت امام صادق ؑاپنے اجداد طاهرین ؑسے فرداً فرداً نقل فرماتے هیں :که پیغمبر اکرم ؐنے فرمایا:
میری امت کے هر آنے والی نسل میں هم اهلبیتؑ میں سے ایک امام عادل ضرور هو گا تحریف کرنے والوں نے اهل باطل اور غلط لوگوں سے مختلف غلط اقوال اور جهوٹی باتیں دین میں شامل کر لی هیں ۔
* ادیان الهی همیشه دنیا پرستوں کے ذریعے تحریف کا شکار هو تے رهے هیں دنیا پرست اپنے خیال خام میں دین کی هر روز ایک نئی تعبیر و تشریح کرتے رهتے هیں اور اسی عنوان کے تحت اپنے مقصد اور هدف کے لئے آیات قرآن کی تفسیر کرتے هیں (تفسیر بالرائے) بحر حال آیات الٰهی کا علم صرف اور صرف امام زمان ؑکے پاس هے۔
....

(1) کمال الدین صدوق۲۲۱

حدیث نمبر ۹:

عن غیاث بن ابراهیم ، عن الصادق جعفر بن محمد عن أبیه محمد بن علی ، عن ابیه علی بن الحسین ، عن أبیه الحسین بن علی علیهم السلام قال:
سئل امیر المؤمنین صلوٰت الله علیه ، عن معنیٰ قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انّی نخلّفٌ فیکم الثّقلین کتاب الله وعترتی؛ من العترة؟
فقال: أنا والحسن والحسین والأئمّة التسعة من وُلد الحسین ، تاسعهم مهدیّهم وقائمهم ، لا یُفارقون کتاب الله ، ولا یُفارقهم حتّیٰ یردُوا علیٰ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حوضه ۔ (1)
غیاث بن ابراهیم کهتے هیں : حضرت امام جعفر صادق ؑاپنے آباء و اجداد طاهرین سے نقل فرماتے هیں :
حضرت امیر المؤمنین ؑسے حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم کے فرمان :
(انّی تارکم فیکم الثقلین......)میں تمهارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چهوڑے جارها هوں الله کی کتاب اورعترت" کے بارے میں پوچها گیا،عترت کون لوگ هیں ؟
حضرت امیر المؤمنین ؑنے فرمایا" میں ،حسنؑ ، حسین ؑ نو(۹)امام معصوم علیهم السلام جو امام حسین ؑکی نسل سے هیں که ان میں نویں ان کے مهدی اور قائم هیں یه لوگ کتاب خداسے اور کتاب خداان سے هرگز جدا نهیں هونگے یهاں تک که پیغمبر اکرم ؐکے پاس حوض کوثر تک پهنچ جائیں ۔
* حضرت امام زمان مهدی عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف پیغمبر اکرم ؐکی باقی مانده عترت میں سے هیں ۔
* یه عظیم شخصیت قرآن سے هرگز جدا نهیں هو گی اور نه هی قرآن ان سے جدا هوگا۔ وه در حقیقت قرآن ناطق هیں ۔
* خداوند منان نے همارے لئے جو کچھ امر فرمایا هے وه یه هے که قرآن کی پیروی کریں حضرت امام زمان عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف کی امامت کے ساتھ ،تنها قرآن کی پیروی کا حکم نهیں دیا۔
* قرآن هرگز امام زمان عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف سے جدا نهیں هے پس وه لوگ جو امام زمان ؑکے بغیر قرآن کی

پیروی کرتے ھیں وہ ھدایت کے راستے سے ھٹ چکے ھیں اور ایک قسم کی گمراھی میں گرفتار ھیں ۔

....

(1) کمال الدین صدوق ۲٤۰

حدیث نمبر ۱۰:

عن أبی بصیر ، عن الصّادق جعفر بن محمد آبائه علیهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: المهدیُّ من وُلدی ، اسمه اسمی ، وکنیته کنیتی ، أشبه النّاس بی خلقاً ، وخلقاً ، تکون له غیبة و حیرة حتّیٰ تضلّ الخلق عن أدیانهم ، فعن ذٰ لک یقبل کالشّهابِ الثّاقب فیملأها قسطاً وعد لاً کما ملئت ظلماً وجوراً ۔ (1)

ابو بصیر کھتے ھیں :حضرت امام جعفر صادق ؑنے اپنے والد گرامی سے نقل کیا ھے حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا:مھدی منتظر میرے فرزندوں میں سے ھیں ان کا نام میرا نام اور انکی کنیت میری کنیت ھو گی وہ خَلق وخُلق میں تمام لوگوں کی نسبت مجھ سے زیادہ مشابه ھیں۔ اس کی غیبت اس قدر حیرت آور ھو گی که لوگ دین سے باھر نکل جائیں گے اس وقت مھدیؑ چمکتے ھوئے ستارے کی طرح ظھور فرمائیں گے ، پھر وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پُر کریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ھو گی۔

....

(1) کمال الدین صدوق

حدیث نمبر ۱۱:

عن اسحاق بن عمّار قال: قال ابو عبدالله علیهم السلام: للقائم غیبتان: احدهما قصیرة الأخریٰ طویلة:الغیبة الأولیٰ لا یعلمُ بمکانه فیها الّا خاصّة شیعته،
ولأخریٰ لا یعلم بمکانه فیها الّا خاصّة موالیه ۔(1)

اسحاق بن عمّار نے کھا: حضرت امام جعفر صادق ؑنے فرمایا:
حضرت قائم آل محمد عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف کے لئے دو غیبتیں ھیں . ۱۔ غیبت صغریٰ
۲۔ غیبت کبریٰ
ایک مختصر،دوسری طولانی ۔پھلی غیبت میں ان کے خاص شیعوں کے علاوہ لوگ ان کی جگه اور قیام گاہ کو نھیں جانتے تھے، اور دوسری غیبت میں ان کی قیام گاہ کو کوئی نھیں جانتا ھے۔
* خوش قسمت ھیں وہ حضرات جو حضرت قائم امام زمان ؑکی قیام گاہ ،وحی کے نزول کی جگه اور فرشتوں کے آمدورفت کے مقام سے آگاہ ھیں ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خدائ بخشنده

....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) اصول کافی ج۱ ، ص ۳٤۰

حدیث نمبر ۱۲:

عن أبی هاشم داؤد بن القاسم الجعفری قال: سمعت أبا الحسن صاحب العسکری یُقول:الخلف من بعدی ، أبنیّ الحسن ، فکیف لکم بالخلف من بعد الخلف؟
فقلت: ولِمَ ، جعلنی الله فداک؟
فقال: لأنّکم لا ترون شخصه ولا یحلُّ لکم ذکرُه باسمه ،
قلت: فکیف تذکره؟
قال: قولوا: الحجّة من آل محمد صلی الله علیه وآله وسلم-(1)
داؤد بن قاسم کهتے هیں : حضرت ابو الحسن الهادی ؑسے سنا که آپ ؑنے فرمایا میرا جانشین میرے بعد میرے بیٹے حسنؑ هیں میرے جانشین کے جانشین کے ساتھ کیا کریں گے؟
میں نے عرض کیا ! میری جان آپؑ پر قربان هو جائے ! یه کیسا سوال هے؟
آپؑ نے فرمایا ! تم ان کو نهیں دیکھ سکو گے اور تمهارے لئے ان کے خاص نام لیکر یاد کرنا جائز نهیں !
عرض کی! مولا ! پهر کیسے ان کو یاد کریں ؟
آپؑ نے فرمایا: کهو ! حجّت آل محمدّ۔
* هم آج حضرت امام زمان ، حجت ابن الحسن المهدی عجل الله تعالیٰ فرجهه الشریف کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھیں ، جبکه هم آپؑ کو نهیں دیکھتے اور همیں حق حاصل نهیں هے که هم انهیں ان کے مقدس نام جو پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے همنام هیں سےپکاریں ۔
....

(1) کمال الدین صدوق۳۸۱

حدیث نمبر ۱۳:

عن عبد السلام بن صالح هروی قال:سمعت دعبل بن علی الخزاعی یقول: أنشدت مولای الرضا علی بن موسیٰ ؑقصیدتی الّتی أوّلها:
مدارس آیاتٍ خلّت من تلاوة
ومنزل و حیٍ مقفر العرصات
فلمّا انتهیت الیٰ قولی !
خروج امام لا محالة خارجٌ
یقوم علی اسم الله ولبرکات
یمیّز فینا کلّ حقٍّ و باطلٌ
ویجزی علی النّعماء ولنّقمات
بکی الرّضا بُکاءً شدیداً، ثمّ رفع رأسه الیّ فقال لی:
یا خزاعیُّ نطق روح القدس علیٰ لسانک بهذین البیتین ، فهل تدری من هذا الأمام ومتیٰ یقوم ؟ فقلت:لا یا مولای الّا انّی سمعت بخروج امامٍ منکم یطهر الأرض من الفساد و یملأها عدلاً(کما ملئت جوراً)
فقال: یاً دعبل الأمام بعدی محمدٌ ابن ، وبعد محمدٍ ابنه علیّ ؑ ، وبعد علیٍّ ابنه الحسن ، وبعدالحسن ابنه الحجة القائم المنتظر فی غیبته ، المطاع فی ظهوره ، لو لم یبق من الدّنیا الّا یومٌ واحدٌ لطوّ ل الله عزّوجل ذٰالک الیوم حتّیٰ یخرج فیملأ الأرض عدلاًکما ملئت جوراً - (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عبد اللہ بن صالح ھروی کھتے ھیں : میں نے دعبل خزاعی سے سنا کہ انھوں نے کھا :میں نے مولا و آقا حضرت ابولحسن الرضا علیہ آلاف التحیة والثنا کی شان میں ایک قصیدہ کھا ھے جس کا پھلا مصرع یہ تھا:۔

مدارس آیاتٍ خلَت من تلاوة
ومنزل و حيٍ مقفر العرصات
" اھل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر جو محل تدریس آیات الٰھی تھا۔ ابھی تلاوت سے خالی پڑا ھوا ھے۔ جھاں پر مرکز وحی تھا ابھی وہ عبادت و ھدایت سے خالی ھے۔
جب ان دو مصرعوں پر پھنچا۔
خروج امام لا محالة خارجٌ
یقوم علی اسم اللہ ولبرکات
یمیّز فینا کلّ حقٍّ و باطل
ویجزی علی النّعماء ولنّقمات
جو کچھ میرے لئے سرمایہ امیدھے وہ اس امام کا قیام ھے جو حتماً قیام کریں گے۔ خدا کے نام کے ساتھ بھت سی خیر وبرکت لائیں گے۔ لوگوں کے درمیان سے حق کو باطل سے جدا کریں گے اورلوگوں کو نعمت و نقمت کے تحت جزا و سزا دیں گے۔
حضرت امام رضا ؑشدت سے گریہ کرنے لگے اس کے بعد آپؑ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور میری طرف دیکھ کر فرمایا:
اے دعبل خزاعی ان دو ابیات کو روح قدس نے تمھاری زبان پر جاری کیاھے۔ کیا جس امام کے بارے میں شعر کھاگیاھے اسے جانتے ھووہ کون ھیں اور کس وقت قیام فرمائیں گے؟
عرض کیا: نھیں مولا! میں نے آپ لوگوں کی زبان مبارک سے سنا ھے کہ وہ قیام کریں گے، زمین کو تباھی و بربادی سے بچائیں گے اور اسے یوں عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح سے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ھو گی۔
حضرت امام رضا ؑنے فرمایا:
اے دعبل! میرے بعد میرے فرزند محمد ؑ امام ھیں اور محمدؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ، علیؑ کے بعد ان کے فرزند حسنؑ اور حسنؑ کے بعد ان کے فرزند حجت قائمؑ ھیں کہ ان کی غیبت کے دوران لوگ ان کا انتظار کریں گے اور انکے ظھور پر ان کی اطاعت کریں گے۔
اگر دنیا کی عمر ایک دن کے برابر باقی رھے تو اس دن کو خداوند عالم اس قدر طولانی کرے گا کہ حضرت حجتؑ ظھور فرمائیں گے، زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کریں گے جس طرح سے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ھو گی۔
* قیام قائم آل محمد خداوند عالم کے حتمی وعدوں میں سے ھے اور خداوند رب العزت کبھی وعدہ خلافی نھیں کرتا۔
....

(1) کمال الدین باب ۳۵ حدیث ٦

حدیث نمبر ١٤:

عن محمد بن عثمان العمری قال:سمعته یقول:واللہ انّ صاحب ھذا الأمر لیحضر الموسم کلّ سنة فیر ی النّاس ویعرفھم ویرونه ۔ (1)
محمد بن عثمان عمری کھتے ھیں : میں نے امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجه الشریف کے نائب خاص محمد بن عثمان عمری سے سنا کہ فرمایا:
خدا کی قسم! یہ صاحب الامر ھر سال حج کے موسم میں حج کے مراسم میں شریک ھوتے ھیں اور لوگوں کو دیکھتے ھیں مگر لوگ آپؑ کو نھیں دیکھتے ھیں اور نھیں پھچانتے ھیں ۔
* وجود نازنین امام زمان ؑحجت خدا ھیں اور روئے زمین پر خلق خدا کے درمیان موجود ھیں لیکن لوگ ان کی شناخت و پھچان کی قدرت نھیں رکھتے ۔ البتہ جو نشانیاں اور علامات کتابوں میں درج ھیں ان کے مطابق وہ امام کو اپنے نزدیک حس کریں گے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(1) كمال الدين صدوق ٤٤٠

حدیث نمبر١٥:

عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا عبد اللهؑيقول:انّ بلغكم عن صاحب هذا الأمر غيبة فلا تنكروها ۔ (1)
محمد بن مسلم کہتے ہیں : حضرت امام صادقؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر صاحب الامر کی غیبت پہنچ جائے تو تم لوگ اس کاانکار مت کرنا.
* ابھی وھی زمانہ ہے اور ہم غیبت امام زمان حضرت مھدیؑ میں زندگی گزار رھے ہیں آپؑ کی طولانی غیبت سے ہمارے عقیدوں میں کوئی لغزش پیدا نہ ہوجائے۔
* غیبت کے زمانے میں کسی کو اجاذت نہیں ہے کہ وہ آپؑ کی امامت اور ولایت سے انکار کر بیٹھے۔
....

(1) اصول کافی ج ١ ،ص ٣٣٨

حدیث نمبر١٦:

عن ابان بن تغلب قال:قال ابو عبد اللهؑ: اذا قام القائمؑلم يقم بين يديه احدٌ من خلق الرّحمٰن الّا عرفه صالحٌ هو أم طالحٌ ؟ لأنّ فيه آية للمتوسّمين وهی بسبيلٍ مقيمٌ ۔ (1)
ابان بن تغلب کہتے ہیں : حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں :
جب قائم قیام فرمائیں گے تو مخلوقات خدا میں سے کوئی بھی ایسا آپ کے سامنے نہ ہوگا جس کو آپ نہ پہچانتے ہونگے کہ ان میں سے کون اچھے ہیں اور کون بُرے؟ کیونکہ خداوند متعال فرماتاھے:
یہ علامتیں ہوشیار لوگوں کے لئے ہیں اور وہ سیدھے راستے پر ثابت اور استوار ہیں ۔
* حضرت امام زمانؑ خدا کے خلیفہ اور تمام مخلوقات کے درمیان امین اللہ ہیں وہ خدا کے علاوہ تمام چیزوں پر احاطہ رکھتے ہیں اور تمام مخلوقات کو اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں ۔ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ وہ دوسرے حکمرانوں کے طرح ایک حکمران ہیں جو اپنے اطرافیوں کو پہچاننے سے عاجز ہیں ۔ وہ کسی سے فریب نہیں کھائیں گے۔ وہ خداوند عالم کے عطا کردہ علم پر عمل کریں گے۔
....

(1) كمال الدين صدوق٦٧١(قرآن سورہ حجر آیۃ ، ٧٥ ، ٧٦)

حدیث نمبر١٧:

عن ابان بن تغلب قال: قال ابوعبد الله عليه السلام:
أوّل من يبايع القائمؑجبرئيل ، ينزل فی صورة الطير أبيض فيبايعه ، ثمّ يضع رجلاً علىٰ بيت الله الحرام ورجلاً علىٰ بيت المقدس ثمّ ينادی بصوت طلقٍ تسمعه الخلائق: أتىٰ امر الله فلا تستعجلوه ۔ (1)
ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں :
سب سے پہلے قائم آل محمد کے مبارک ہاتھوں میں بیعت کرنے والا جبریلؑ امین ہو گا جو سفید پرندے کی شکل میں آسمان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے نازل ہو کر حضرت کے دست مبارک پر بیعت کریں گے اس کے بعد جبریلؑ اپنا ایک پاؤں بیت اللہ پر اور دوسرا پاؤں بیت المقدس پر رکھتے ہوئے آواز دیں گے جو تمام مخلوق خداوندی سن لے گی۔اللہ کا حکم آیا ھے پس اس کی طرف دوڑیں
۔

....

(1) قرآن :سورۃ نمل، آیۃ ۱(کمال الدین صدوق ؛ ص ٦٧١)

حدیث نمبر۱۸:

عن ھشام بن سالم ، عن أبی عبد اللہ ؑقال:
یقوم القائم ولیس لأحدٍ فی عنقه أحدٌ ولا عقدٌ ولا بیعة ۔ (1)
ھشام بن سالم کہتے ھیں : حضرت امام جعفر صادق ؑفرماتے ھیں :
قائم قیام فرمائیں گے جبکہ اس کے گردن پر نہ کوئی قرارداد ہوگی ، نہ عھد و پیمان اور نہ ھی کوئی بیعت ھوگی۔
* حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالیٰ ظھورہ کے ظھور کے موقع پر کوئی بھی عدل وانصاف کو لاگو کرنے میں رکاوٹ نھیں ھوگا وہ مشرکوں ،کافروں ،منافقوں اور ستم گروں کو مکمل طور پر سرکوب اور نابود کریں گے۔
....

(1) اصول کافی، ج ۱ ، ص ٣٤٢

حدیث نمبر۱۹:

عن أبی بصیر ، عن أبی عبد اللہ ؑقال:
تنکسف الشمس لخمسٍ مضَین من شھر رمضان قبل قیام القائم ۔ (1)
ابو بصیر کہتے ھیں : حضرت امام جعفر صادق ؑفرماتے ھیں :
قائم آل محمد کے قیام سے پھلے ماہ رمضان کی پانچ تاریخ کو سورج گرھن ھوگا۔
....

(1) کمال الدین صدوق٦٥٥

حدیث نمبر۲۰:

عن غیاث بن ابراھیم ، عن الصادق جعفر بن محمد ، عن أبیه ، عن آبائه علیھم السلام قال: مَن انکر القائمَ مِن وُلدی فقد انکرنی (1)۔
غیاث بن ابراھیم کہتے ھیں : حضرت امام جعفر صادق ؑاپنے آباء واجداد سے یکے بعد دیگرے یہ حدیث نقل کرتے ھیں کہ:حضرت رسول خدا صلی اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا:
جو کوئی میرے فرزند قائم کا انکار کرے گا گویا اس نے میرا انکار کیا ھے۔
* امام زمان ؑکا انکار کرنا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیه وآله وسلم کا انکار کرنے کے برابر ھے۔ امامت اور ولایت کے منکر درحقیقت اسلام و قرآن و نبوت کے منکر ھیں ۔
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) كمال الدين صدوق، ص۴۱۲

منجئ عالم مهدئ آخر زمان(عج)

امام مهدی ؑکے بارے میں کچھ اشعار

خورشیدو زھرہ
مرھم بر زخم ھجران ، بین که دل ویرانه شد
از غم ہجر تو ای لیلای من دیوانه شد
باد ہ ی حزن فراحت، بند بندم را گرفت
آتشم بر دل زد ودل ، شعله ی مستانه شد
بہترین معنی ی عشق ای سراپا سرو ناز
ناز تو دُردِ ھلاکِ پیر ہر میخانه شد
زہرہ در آغوش خورشید آمدای جان جهان!
نقطه ای خالِ رخ مه پارہ ی افسانه شد
ذرہ ای هستم و تو سراپا جام نور
دل اسیر نرگسِ خورشید آن یک دانه شد
خاطرات تو دُرون لحظه لحظه بودنم
لعل دروّیشم ربود و شهد در پیمانه شد (1)
....

(1) حضرت آیت اللہ سید ناصر حسین درویش میبدی کرمان شاہی (اسیر عشق)

آثار انقلاب
ھے کون جس کی دونوں جھان کو ھے جستجو
ھے کس کا نام مہرِ نبوّ ت کی آبرو
کس کے وجود سے ھے دو عالم میں ھا و ھو
بھتی ھے کس کے اذن سے سانسوں آب جو
غیبت کسے ملی ھے خدا سے قریب کی ؟
خیرات کون بانٹ رھا ھے نصیب کی؟
یہ رات ھے نجاتِ بشر کی نوید بھی
یہ رات ھے بھشت بریں کی کلید بھی
یہ رات سعد بھی ھے ، سراج سعید بھی
یہ رات رات بھی ھےمگر" صبح عید بھی"
اس رات میں رواں ھے سمندر خیال کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آ تذکرہ کریں ذرا نرگس کے لعل کا

اے فخر ابن مریم و سلطان فقر خو
تیرے کرم کا اَبر برستا ہے چار سو
تیرے لئے ہوائیں بھٹکتی ہیں کو بہ کو
تیرے لئے ہی چاند اترتا ہے جو بہ جو
پانی تیرے لئے ہے صدا ارتعاش میں
سورج ہے تیرے نقش قدم کی تلاش میں

اے آسمان فکر بشر ، وجہ ذو الجلال
اے منزل خرد کا نشان ، سرحد خیال
اے حسن لا یزال کی تزئین لا زوال
رکھتا ہے مضطرب مجھے اکثر یہی سوال
جب تو زمین و اہل زمین کا نکھار ہے
عیسٰیؑ کو کیوں فلک پہ تیرا انتظار ہے
تو مرکز جہاں بھی شہہ جبرئیل بھی
دنیا کا محتسب بھی ہمارا وکیل بھی
تو عقل بھی ، جنوں بھی ، جمال و جمیل بھی
پردے میں ہے وجودِ خدا کی دلیل بھی
دنیا تیری مزاجِ سماعت کا نام ہے
محشر تیرے ظہور کی ساعت کا نام ہے

اے باغ عسکری کےمقدس ترین پھول
اے کعبۂ فروعِ نظر ، قبلۂ اصول
آ ہم سے کر خراجِ دل و جاں کبھی وصول
تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا ، نہ مال و زر ، نہ وزارت کے واسطے!
ہم جی رہےہیں،تیری زیارت کے واسطے!
اے آفتاب مطلع ہستی اُبھر کبھی
اے چہرۂ مزاجِ دو عالم نکھر کبھی
اے عکس حق ، فلک سے ادھر بھی اتر کبھی
اے رونقِ نمو ، لے ہماری خبر کبھی
قسمت کی سر نوش کو ٹوکے ہوئے ہیں ہم
تیرے لئے تو موت کو روکے ہوئے ہیں ہم

اب بڑھ چلاہےذہن ودل وجان میں اضطراب
پیدا ہیں شش جہات میں آثارِ انقلاب
اب ماند پڑ رہی ہے زمانے کی آب و تاب
اپنے رخِ حسین سے اٹھا تو بھی اب نقاب
ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولاً تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نسل ستم ھے در پہ آزار ، اب تو آ
پھر رھیں ھیں ظلم کے دربار ، اب تو آ
پھر آگ پھر وھی در و دیوار ، اب تو آ
کعبے پہ پھر ھے ظلم کی یلغار ، اب تو آ
دن ڈھل رھا ھے ، وقت کو تازہ اڑان دے
آ ، "اے امام عصر " حرم میں "آذان" دے (1)
....

(1) شہید محسن نقویؒ فرات فکر؛ ص، 112تا120

چراغ الفت

ظھور کا وقت آ گیا ھے امامؑ سے "لو" لگائے رکھنا
ظھور کا وقت آ گیا ھے حرم پہ نظریں جمائے رکھنا
ظھور کا وقت آ گیا ھے چراغ الفت جلائے رکھنا
نہ نیند آئے، نہ اونگھ آئے رکھو ھر ایک پر نظر جمائے!
دل و نظرسے کہ سامرہ سے نہ جانے کس راستے سے آئے
ظھور کا وقت آ گیا ھے ھر ایک رستہ سجائے رکھنا
نہ حبّ دنیا سے کچھ لانا ، نہ غیر سے راہ و رسم رکھنا!
تمھاری دولت ھے علم و تقویٰ ،کرے گا دجال اس پہ حملہ
ظھور کا وقت آ گیا ھے تم اپنی پونجھی بچائے رکھنا
یھیں کھیں ، آس پاس ھو گا، وہ آنے والا آ چکا ھے
حواری عیسیٰ کے ساتھ ھونگے ،موالی مولا کے ساتھ ھونگے
ظھور کا وقت آ گیا ھےموالیوں سے بنائے رکھنا
ھے انتقام ِحسینؑ باقی وہ آنے والا حساب ھو گا
عقیدہ اپنا درست رکھناجو ان کے نصرت کی ھے تمنا
ظھور کا وقت آ گیا ھے عمل کو بھی آزمائے رکھنا
سوائے چند دن ظھور کی سب علامتیں پوری ھو چکی ھیں
بصیرت و معرفت تمھاری عدوئے حق کو کٹھک رھی ھے
ظھور کا وقت آ گیا ھے دل و نظر کو بچائے رکھنا
نئے نئے نغمھائے الفت جو روز کھہ کھہ کے لا رھے ھو
پڑھے ذیارت جو سبطہ جعفر ؔ امام ؑ کے در پَرا پڑے ھو
ظھور کا وقت آ گیا ھے تم اپنا بستر لگائے رکھنا (1)
....

(1) پروفیسر سبط جعفر زیدیؒ

نور فروزان
اے شمع دل و دیدۂ احرار کھاں ھو
اے نور فروزانِ شبِ تار کھاں ھو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے باغ رسالت کے حسین پھولوں کا دستہ
اے وارث پیغمبر مختار ؐ کہا ں ہو
مظلوم و ستم دیدہ و بے چارہ ہوئے ہم
اے حامی و اے مونس وغمخوار کہاں ہو
اس دور میں ہے جان ہتھیلی پہ ہماری
مشکل میں ہے جینا میرے دلدار کہاں ہو
ہے عشق کے ہونٹوں پہ سدا نام تمہارا
ہم سب ہیں تیرے طالب دیدار کہاں ہو
چھائی ہے گھٹا ظلم کے تاریک ہے دنیا
اے شمع عدالت کے نگہدار کہاں ہو
آمادۂ حرکت ہے تیرے قافلہ والے
بس یہ ہے صدا قافلہ سالار کہاں ہو
اے منتقم خون شہیدان رۂ حق
اے نوحہ گر زینب ؑ غمخوار کہاں ہو
اے مہدی موعود ؑ امم ، حاکم برحق
اے زمزمۂ عالمِ افکار کہاں ہو
مرجاؤں تو رجعت کی ہے امید اے آقا
اطہرؔ کو عطا ہو تیرا دیدار کہاں ہو؟(1)
....

(1) از کلام سید سجاد اطہرؔ موسوی

مہدیؑ کا انقلاب

ظلم و ستم مٹائے گا مہدیؑ کا ا نقلاب
امن و امان لائے گامہدیؑ کا انقلاب
خوشبو دھر میں پھیلے گی نرگس کے پھول کی
بن کر بھار آئے گا مہدیؑ کا انقلاب
طوفاں ھیں ظلم و جور کے اپنے عروج پر
طوفاں میں مسکرائے گامہدیؑ کا انقلاب
ھر داغدیدہ ھے ابھی شدت سے منتظر
داغ جگر مٹائے گا مہدیؑ کا انقلاب
جو آتش سقیفہ سے روشن ھوئے دئے
ان سب کو آبجھائے گا مہدیؑ کا انقلاب
جتنی عمارتیں ھیں بقیع کے نواح میں
سب خاک میں ملائے گا مہدیؑ کا انقلاب
عدل و صفا کی ھو گی حکومت جہان پر
مظلوم کو بسائے گا مہدیؑ کا انقلاب
گردن کشو نہ بھولنا تم انتقام کو
یہ گردنیں جھکائے گا مہدیؑ کا انقلاب
آمادہ رھنا شیعو! تم نصرت کے واسطے
شیعوں کو آزمائے گا مہدیؑ کا انقلاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکه سے ا بتداء ھے اسی انقلاب کی
سارے جھاں پہ چھائے گا مھدیؑ کا انقلاب
خوش ھو کے سیدہؑ تجھے نقویؒ کریں دعا
محفل میں جب سنائے گا مھدیؑ کا انقلاب (1)
....

(1) حجۃ الاسلام سید تحریر علی نقوی صاحب

میرا امامؑ

میری بےچارگی کا تیری ماتم مدام ھے
اظھار عشق کیا کروں عشق خام ھے
اس نے تو اپنے حسن کا جادو دکھا دیا
میری طرف سے اس کو درود و سلام ھے
وہ توچلے گئے ھیں بڑی خاموشی کے ساتھ
دل میں میرے جدائی کا ماتم مدام ھے
کتنی حسین شمع کی محفل تھی جب وہ تھے
جب وہ گئے تو اب نہ سحر ھے نہ شام ھے
جانے سے اس کے گھر کا نقشہ ھی بدل گیا
ایک لحظہ مجھ کو آنکھ جھپکنا حرام ھے
اس کے ھی دم سے ھے یہ چراغوں میں روشنی
جب وہ نہ ھو تو زندگی کا کیا نظام ھے
شام و سحر ھے میری نگاھوں میں سامرا
میں جس کا منتظر ھوں وہ میرا امامؑ ھے (1)
....

(1) شیخ محمد حسین بہشتیؒ (۲۸رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مشہد مقدس)

کون و مکاں

امام عصر مھدیؑ جھاں ھے
انھیں کے نام یہ کون و مکاں ھے
انھیں کے دم سے ھے تابندہ عالم
انھیں کے نام یہ ارض و سماں ھے
یھی تو باب رحمت باب حق ھے
یھی تو رحمتوں کا آستاں ھے
نھیں پوشیدہ کوئی راز ان سے
یھی ارض و سماء کا رازداں ھے
درِ مھدیؑ بھی جنت ھی کا در ھے
فرشتوں کا بھی تو یہ ھی مکاں ھے

ھے جب تک دم تیرا ھی ذکر ھو گا
تیرے ھی نام بس وردِ زباں ھے
زمانہ اب بدلتا جا رھا ھے
نہ گلشن ھے نہ کوئی باغباں ھے
ھے عالم منتظر مھدیؑ زماں کا
ظھور اپنا دکھا آ ! تو کھاں ھے
منافق پھر سے سر گرم عمل ھے
مسلماں وقتِ شمشیر و سناں ھے
دھماکے ھو رھے ھیں ھر جگہ پر
مسلماں ڈھوب مرنے کا مکاں ھے
کبھی ان کو نہ تو اپنا سمجھنا
لگانا مت گلے آتش فشاں ھے
مٹانے کو تُلے ھیں تجھ کو یہ سب
تیری جرأت تیری غیرت کھاں ھے
اٹھایا سر ھے پھر سے کوفیوں نے
تیرا آنا ضروری اب یھاں ھے
عجب منظر فقط میری نظر میں
اگر ھے تو تیرا ھی آستاں ھے
میرے مولا میری جان تمنا
بہ جز تیرے مجھے جانا کھاں ھے
میری کشتی میرا طوفاں ھے تو
تو ھی تو میرا بحرِ بیکراں ھے
بیاں ان کا کریں کیا ھم بھشتیؔ
بھت رنگین ان کی داستاں ھے
ذرا فریاد کر دل سے بھشتیؔ
بدلتا کیوں نھیں طرزِ فغاں ھے (1)
....

(1) نتیجہ فکر: شیخ محمد حسین بہشتیؔ (۱۹رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مشہد مقدس)

میر کارواں

سلگتا ھوں میں ایسے جس طرح آتش فشاں اے دوست
رھا ھوں میں ھمیشہ غم کا تیرے پاسباں اے دوست
تیرے ھی نام سے وابستہ ھے یہ زندگی میری
تجھے میں چھوڑ کر جاؤں بھی تو جاؤں کھاں اے دوست
بڑی مدت سے تیری کھوج میں سرگرداں ھے یہ دل
تیرا ھی فکر ھے دل میں تجھے پاؤں کھاں اے دوست
کھاں تو اور کھاں میں در بدر ، آوارہ، بےچارہ
میں ھوں خار مغیلا تو ھی ھے گل ستاں اے دوست
بھشتیؔ چھوڑ کر چوکھٹ تیری جائیں کھاں بتلا
کھاں پیدا کرے گا تیرے جیسا مھرباں اے دوست

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں ایک بھٹکا ہوا راھی ھوں رستہ سے ھوں بیگانہ
نمایاں کر میری آنکھوں کو منزل کے نشاں اے دوست
کرم کرنا تیری خُو ھے تو ھی تو بابِ رحمت ھے
مجھے بھی ساتھ لے لے تو ھے میر کارواں اے دوست
میرا مقصدھے تو تیرا ھی ھر دم نام ھے لب پر
تو ھی ھے زندگی میری تو ھے روح رواں اے دوست
تیرے دامن سے میں لپٹا ر ھوں گا تو بتا کیسے؟
گریں گی کس طرح آکر کہ مجھ پر بجلیاں اے دوست
تیرے قدموں میں رھنے سے مجھے مل جائے گا رتبہ
میں ھوں شبنم کا قطرہ تو ھے بحر بیکراں اے دوست
ہزاروں داغ دل میں یوں چھپائے ھیں بھشتیؔ نے
تڑپتا ھی رھا پھر بھی نہ کی آہ و فغاں اے دوست (1)
....

(1) نتیجہ فکر: شیخ محمد حسین بہشتیؔ (۱٤شعبان المعظم ۱٤۳۱ھ مشہد مقدس)

اے گل نرجس

"صدف غیبت کا کھل جائے ھویدا ھو رخِ انور"
بڑی مدّت سے ھیں بیتاب نظر آ ا ب تو اے اختر
کھاں شمس و قمر او ر تو کھاں اے نور یزدانی
تیرے ھی نام کےچرچے ھیں اس عالم میں سرتا سر
تیرا آنا زمانے کے لئے ایک ابر رحمت ھے
تو ھی رحمت کا سر چشمہ تو ھی ھے مخزن گوھر
تیر ا آنا خدا کی رحمتوں کا سا تھ لانا ھے
خلائق کو دکھا دیں اب ذ را آ کر تیرے جو ھر
یہ بارش ھو رھی ھے ھر طرف تیری محبت کی
تیرا ھی جلو ۂ عالم میں نظر آتا ھے سر تا سر
ترستے پھر رھے ھیں عالم کون ومکاں میں سب
تیری ھی جستجو ، تیرا تصوّر ساتھ میں لے کر
تیرا ھو نا یھا ں پر اے شہ والا ضروری ھے
عجب حالت ھے اب اس خاک داں کی اے میرے دلبر
تیرے ھی منتظر ھیں سب تو ھی تو مظھر حق ھے
تو ھی شمشیرِ یزداں ھے تو ھی ھے نعرۂ حیدر
سبھی تشنہ لبوں کو جا م دے خود اپنے ھا تھوں سے
شرابِ ناب سے سیراب کر اے سا قیئ کوثر
فقط چھرہ دکھا دیں آپؑ اپنا اے گلِ نرجس
شمع گل ھو ھی نہ جائے بھشتیؔ کو یھی ھے ڈر (1)
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1) نتیجہ فکر: شیخ محمد حسین بہشتیؔ (۰۹شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ مشہد مقدس)

منجئ عالم مہدئ آخر زمان(عج)

فہرست منابع مآخذ

1. قرآن مجید
2. کمال الدین وتمام النعمۃ محمد ابن علی ابن بابویہ
3. کلمۃ الامام المہدیؑ سید حسین شیرازی
4. اثبات الرجعۃ فضل ابن شاذان
5. دارالسلام شیخ محمود میثمی عراقی
6. نجم الثاقب نوری طبرسی
7. عصر غیبت مسعود پوسید آقائی
8. مکیال المکارم موسوی اصفہانی
9. مہدی موعود باقر مجلسیؒ
10. اثبات ہداۃ حر عاملی
11. ارشاد العوام کریم خان کرمانی
12. اصالۃ المہدویۃ فی الاسلام مہدی فقیہ ایمانی
13. الامام المہدی عند اہل السنۃ مہدی فقیہ ایمانی
14. تاریخ غیبت کبریٰ شہید سید محمد صدر
15. بحار الانوار علامہ مجلسی
16. منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر صافی گلپائیگانی
17. حیاۃ الامام محمد المہدی باقر شریف قرشی
18. الامام المہدی علی محمد دخیل
19. خورشید مغرب محمد رضا حکیمی
20. صحیفۃ المہدی جواد قیومی اصفہانی
21. شیعہ در اسلام علامہ محمد حسین طباطبائی
22. ملل ونحل علامہ جعفر سبحانی
23. امام مہدیؑ و آئینہ زنگی مہدی حکیمی
24. امام زمانؑ(سورہ ولعصر) عباس راسخی نجفی
25. آشنائی با امام زمانؑ علامہ سید محسن امین
26. انتظار در آئینہ شعری محمد علی سفری
27. یوسف زہرا مہدی صاحب زمانؑ حبیب اللہ کاظمی
28. پاسدار اسلام (مجلہ) دفتر تبلیغات اسلامی
29. چہل حدیث در شناخت امام زمانؑ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

30. حکومت مهدی ً نجم الدین طبسی
31. فروغ تابان ولایت محمد محمدی اشتهاردی
32. خور شید تابناک جواد عقیلی پور
33. در انتظار مهدی موعود ً ابراهیم شفیعی سروستانی
34. داغ شقائق علی مهدوی
35. سیمائے امام زمان ً محمد مهدی تاج لنگرودی
36. سفیران امامؑ عباس راسخی نجفی
37. علامات ظهور مهدی ً علامه طالب جوهری
38. ظهور نور سید محمد جواد وزیری فرد
39. بعثت ،غدیر ، عاشوره ، مهدیؑ محمد رضا حکیمی
40. مهدی منتظر اور اسلامی فکر محمد تقی
41. موعود ادیان آیت الله منتظری
42. مهدی ترح برائے فرداه حسن پور ازغدی
43. نقش امام زمان ًدر زندگیئ من شیخ مهدی محقق
44. مهدویت و دانشمندان عامه بیان معرفت
45. مجلۂ ظهور (2007، 2008) شیخ محمد حسین بهشتی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com